هو الكريم

مقالات سعدی

یعنے

گلستان کے ان فقرات اور اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں

مرتبہ

ہنمنت راؤ راجیشور راؤ

مددگار خزانہ عامرہ

Checked
1987

مطبوعہ

عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پریس

۱۳۳۳ھ

(مطابق ۱۹۱۵ء)

هو الكريم

مقالاتِ سعدیؔ

یعنے

گلستان کے اُن فقرات اور اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زدِ عام اور واجب العمل ہیں

1610
9

مرتبہ
ہنمنت راؤ راجیشور راؤ
مددگار خزانۂ عامرہ

مطبوعۂ
عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پریس
سنہ ۱۳۳۳ھ
نمبر طبع (۱۸)

EXCELSIOR PRESS SECUNDERABAD.

قیمت علاوہ محصول ڈاک .... جملہ حقوق محفوظ .... عا عثمانیہ

فہرست مضامین

نمبر	مضامین	صفحہ از	صفحہ تا
۱	تصویر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ و ابوبکر سعد بن زنگی (بادشاہ شیراز)	۰	۰
۱	دیباچہ	۱	۴
۳	وجہ حصر کتاب گلستاں بہ ہشت باب	۵	۸
۴	روابط حکایات	۹	۲۲
۵	سوانح عمری شیخ سعدی علیہ الرحمہ	۱	۲۱
۶	فہرست اقوال بہ ترتیب حروف تہجی	۱	۶۰
۷	اقوال معہ ترجمہ یا ماحصل	۱	۱۸۱

حامداً و مصلیاً و مسلماً

تاریخ اس کی شاہد ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے سلطان محمود غزنوی کے وقت تک قوانین اور دفاتر و امثلہ و مناشیر عربی میں لکھے جاتے تھے اُس کے بعد عمید الملک ابو نصر وزیر الپ ارسلان بن چقر بیگ سلجوقی کے حکم سے کل احکام و امثلہ وغیرہ فارسی میں تحریر ہونے لگے جب سلاطین اسلام نے ہندوستان کو فتح کیا تو تا قیام حکومت شاہان اسلامیہ اور اُس کے بعد تیرھویں صدی ہجری کے آخر تک یہاں بھی فارسی زبان ہی کل دفاتر سرکاری میں مروج رہی ہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جس زبان کو بادشاہ وقت کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے عام لوگ بھی خواہ ملازمت کی ضرورت یا کاروبار کی مجبوری یا طبعی شوق سے اُسی زبان کی تحصیل کے طرف متوجہ رہا کرتے ہیں اسی بنا پر تخمیناً تیس بتیس سال پیشتر تک اس ریاست حیدرآباد دکن میں بہت کم لوگ ایسے پائے جاتے تھے جو فارسی پڑھے ہوئے نہوں یا جنکو تحصیل زبان فارسی کا شوق نہ رہا ہو کیونکہ اس زمانہ میں یہاں کوئی

دفتر الیسا نہ تھا جس میں کوئی خدمت خواہ وہ کسی حیثیت کی کیوں نہو بدون فارسی
جاننے کے مل سکتی ہو۔ تجارت پیشہ لوگوں کو بھی حسب ضرورت فارسی کے سیاق و
سباق سے واقف ہونا ضروری ہوا کرتا تھا حتیٰ کہ کل خانگی خط وکتابت بھی اکثر فارسی
ہی میں ہوا کرتی تھی اگر کوئی شخص اپنی ملکی زبان میں کوئی خط وغیرہ لکھتا بھی تھا تو اس
میں اکثر الفاظ فارسی ہی کے مستعمل ہوا کرتے تھے۔ غرض جبتک کہ یہاں کی دفتری
زبان فارسی رہی ہر ادنٰے و اعلیٰ شخص فارسی کے چند ابتدائی درسی کتابوں کے
ختم کرنے کے بعد حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی گلستاں و بوستاں کو بھی تبرکاً یا
علمی استعداد بڑھانے کی غرض سے ضرور پڑھا کرتا تھا اور اس میں جو نصائح اور
اقوال لکھے گئے ہیں انکو ازبر کرکے موقع بموقع اپنی تحریر و تقریریں ان سے کام لیا کرتا تھا۔

۱۳۰۱ھ ہجری میں جب سے کہ دفاتر سرکاری کی زبان ہمکار اردو قرار دیگئی
عام طور پر تحصیل فارسی کا شوق روز بروز کم ہو جانے سے اب اُسکی حالت یہ ہوگئی ہے
کہ فارسی کلام کی خوبیوں کو جاننا اور اُس میں خط وکتابت کرنا تو کجا فارسی عبارت
کا پڑھنا تک دشوار ہوگیا اور نتیجہ اس کا یہ دیکھا جا رہا ہے کہ فارسی کا مذاق باقی
نرہنے سے یہاں کے لکھے پڑھے لوگوں نے اپنی تحریر و تقریریں بالعموم علمائے مغرب و
مشرق کے اقوال کا ترجمہ پیش کرنا شروع کردیا ہے لیکن اس سے اُن میں وہ اثر
پیدا نہیں ہوسکتا جو مصنف کے اصل قول میں ہوا کرتا ہے خواہ کتنا ہی اچھا اور
باقاعدہ ترجمہ کیوں نہ ہو۔

اس حالت کو دیکھکر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ جو لوگ کہ شیخ کا کلام
اپنی تحریر و تقریر میں لانے کا شوق رکھتے ہیں یا اُن پر عمل کرکے اپنے اخلاق کی

اصلاح کرنی چاہتی ہیں ان کیلئے ایک مجموعہ شیخ کے اقوال کا مرتب کروں جس کے مطالعہ سے وہ اپنا شوق پورا کر سکیں اور ہر ایک قول کا مطلب و ماحصل بھی اردو میں بیان کر دوں تاکہ اس کے پڑھنے کے بعد فارسی کلام کے تحصیل کی تحریک اُنہیں پیدا ہو۔ الحمد للہ کہ میرے اس دلی خیال کو کچھ عرصہ کی محنت اور کوشش کے بعد کتاب کی صورت میں ظاہر ہونے کا موقع ملا۔

یہ کتاب درحقیقت گلستاں کے اُن اقوال کا مجموعہ ہے جو از قسم نصائح یا ضرب الامثال ہیں اور اکثر تقریر و تحریر میں ہمیشہ کارآمد ہوتے ہیں۔ ہر انسان کو چاہئیے کہ ان نصائح پر ہر روز غور کرے۔ اُن پر کاربند رہے۔ اپنی زندگی کو بہتر کرنے کیلئے ہر قسم کے افعال کے نتائج کو نظر میں رکھے۔ بزرگوں کے مقولوں اور نصائح کی تلاش میں رہے۔ جب کوئی بات سمجھائی جائے تو یہ کہکر نہ ٹالدے کہ ہم تو اس سے واقف ہیں اس لئے تو واقف تو صدہا باتوں سے ہیں مگر اِن سے فائدہ اٹھانا نہیں جانتے اس قسم کے لوگوں پر (چارپایہ برو کتابے چند) کی مثل صادق آتی ہے۔

اس غرض سے کہ مطلوبہ قول کے ملنے میں وقت نہ ہو ایک بااواری فہرست بھی بہ ثبت نشان قول و صفحہ حروف تہجی کے ترتیب سے اصل اقوال کے شروع میں لگا دیگئی ہے۔

اس میں کلام نہیں کہ شیخ سعدی کے نام نامی سے ہر فارسی داں واقف ہے مگر بہت کم لوگ ہونگے جو اُنکی زندگی کے عام حالات سے بھی آگاہ ہوں اس لئے شیخ کی ایک مختصر سوانح عمری کتب ذیل سے ماخوذ کر کے مع تصویر اس کے ساتھ شامل کردیگئی ہے۔

(۱) حیات سعدی مولفہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مرحوم۔

(۲) سوانح عمری شیخ سعدی مولفہ مرزا حیرت دہلوی۔

(۳) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔

(۴) انگریزی ترجمہ گلستان مترجمہ جیمس راس صاحب۔

جب یہ کتاب مرتب ہو چکی اور اوس کو مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ اعزہ نے ملاحظہ فرمایا تو مولوی صاحب ممدوح کی یہ رائے ہوئی کہ شیخ نے گلستان کو آٹھ ابواب پر ہی کیوں حصر کیا اور ہر ایک باب کے حکایتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے اس کا ذکر بھی دیباچہ کتاب کے بعد کر دیا جائے کیونکہ عموماً یہاں کے لوگ ان خوبیوں سے واقف نہیں ہیں اور اس کے متعلق ایک مضمون بھی عنایت فرمایا جو مولوی محمد حسین صاحب انصاری کے طبع کرائی ہوئی کتاب گلستان طبع اول میں چھپا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے اُس عنایتی اور قابل قدر فارسی مضمون کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ اس کے بعد درج کر دیا جاتا ہے۔

میں جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری کا تہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے ترجمہ و ماحصل اقوال و سوانح عمری کی اصلاح و نظرثانی کرنے میں اپنا گرانمایہ وقت صرف فرمایا اور قیمتی مدد دی۔

اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا کوئی سقم پایا جائے تو معزز ناظرین سے امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ غرہ رجب سنہ ۱۳۳۴ ہجری

ہنمنت راو
(حیدرآباد دکن)

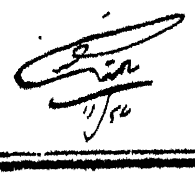

شبنت راو

خلاصۂ مضمون

وجہ حصرِ کتابِ گلستان بہشت باب

(۱) گلستان کی کتاب علم اخلاق میں لکھی گئی ہے۔ اور اخلاق سے مراد ہے خصائل حمیدہ کا حاصل کرنا اور رذایل ناپسندیدہ سے باز رہنا۔ جن کا حسن وقبح شرعاً وطبعاً ہے۔ لہٰذا شیخ سعدیؒ علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تین حصوں میں (یعنی۔ دیباچہ۔ آٹھ باب۔ خاتمہ) پر منقسم کیا۔ تین حصوں پر حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ یا تو مقدمات ہیں یا مضامین مقصود بالذات یا ذکر کتاب وطلب دعا۔

(الف) مقدمات کا ذکر مضامین مقصود بالذات پر مقدم ہوتا ہے اس لئے مصنف نے ان کا ذکر دیباچہ میں کیا۔

(ب) مضامین مقصود بالذات کا بیان ملحقات کتاب اور طلب دعا سے پیشتر ہوا کرتا ہے اس لئے ان کو دیباچہ کے بعد لکھا۔

(ج) ملحقات کتاب اور طلب دعا کا ذکر آخر پر لکھا جاتا ہے اس لئے اُن کو مضامین مقصود بالذات کے بعد خاتمہ میں درج کیا۔

(یہ تو مضامین کتاب کی عام تقسیم ہوئی اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مضامین حصہ دوم یعنی مقصود بالذات کو آٹھ ابواب پر حصر کرنے کی وجہ کیا ہے)

(۲) اخلاق دو حال سے خالی نہ ہونگے یعنے وہ یا تو شخص واحد سے متعلق ہونگے یا جماعت متعدد سے

جبتک شخص واحد اپنے کو اخلاق حسنہ سے درست نہ کرے وہ جماعت کو مہذب نہیں کر سکتا اس لئے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے بمقتضائے مناسبت نصائح متعلق بہ جماعت متعددہ کو شروع کے ساتوان ابواب کے بعد (جن میں اخلاق متعلق بہ شخص واحد سے بحث کی گئی ہے) باب ہشتم میں بیان کیا جو اداب صحبت و موعظت و حکمت پر شامل ہے۔

(۳) اخلاق متعلق بہ شخص واحد میں جو مواعظ و نصائح بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک متعلق بہ ذات خود۔ دوسرے متعلق بہ ذات دیگراں۔ جو اخلاق کہ دوسروں کے واسطے ہیں اُن کو اول کے چھ باب کے بعد باب ہفتم میں بیان کیا۔ اس لئے کہ تا وقتیکہ خود کوئی شخص اخلاق سے درست نہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے سکیگا۔

(۴) اخلاق متعلق بہ شخص واحد جو ذات کے لئے ہیں وہ یا تو مقید بہ سن ہونگے یا بلا قید سن۔

(۵) جو اخلاق کہ مقید بہ سن ہیں اس کو دو زمانوں پر منقسم کیا۔ ایک بہ سن شباب دوسرے بہ سن پیری وضعیفی۔ اس لئے کہ سن طفلی زمانۂ لہو ولعب ہوتا ہے اور جداگانہ قابل تخلق نہیں ہوتا۔ اور اخلاق متعلق بہ سن شباب کو باب پنجم میں بیان کیا اور اخلاق متعلق بہ سن پیری وضعیفی کو باب ششم میں۔ اس وجہ سے کہ سن شباب مقدم ہوتا ہے سن پیری وضعیفی پر۔ اور یہ دونوں باب (یعنے باب پنجم و ششم) اس لحاظ سے ابواب متعلق بہ اخلاق بلا قید سن کے بعد رکھے گئے ہیں کہ مطلق عام مقدم ہوتا ہے مقید خاص پر۔

(۶) جو اخلاق کہ متعلق بلا قید سن (یعنی وہ مواعظ ونصائح جو مطلقاً شخص واحد سے متعلق ہیں یعنی کسی خاص عمر کے شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں) وہ عام ہیں سلاطین ومساکین دونوں کے لئے یا دونوں میں کسی خاص ایک طبقہ سلاطین یا مساکین کے لئے۔

بہترین اخلاق وہ ہیں جو خواہش واردات نفسانی سے ہوں یا خاص عضو لسانی سے اور

ان دونوں کی (یعنے نفسانی ولسانی کی) تہذیب اہم ہے اس لئے اخلاق نفسانی کو باب سوم میں اور اخلاق لسانی کو باب چہارم میں بیان کیا۔ کیونکہ تہذیب نفس مقدم ہے تہذیب زبان پر۔

قطع نظر اس کے چونکہ قناعت وخاموشی ہر ایک فرع ہے تخلق بہ اخلاق درویشاں۔ درویشوں کے لئے اور تخلق بہ اختیار سیرت بادشاہاں۔ بادشاہوں کے لئے لہذا باب سوم در قناعت اور باب چہارم در خاموشی۔ ان دونوں ابواب کو ترتیباً باب اول ودوم کے بعد رکھا ہے۔

(۷) جو اخلاق کہ مقید بہ سن نہیں ہیں اور خاص سلاطین یا مساکین کے لئے ہیں ان کو بالترتیب باب اول ودوم میں ذکر کیا اور ان میں بھی چونکہ سلاطین کی صلاح ودرستی درحقیقت تمام عالم کی صلاح وبہتری ہے اس لئے باب اول کو باب دوم پر مقدم کرنا مناسب سمجھا اور سب سے پہلے باب اول کو رکھا جو متعلق ہے بادشاہوں کی سیرت سے۔

نوٹ

اس شجرہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گلستان کے مضامین کی تقسیم و ترتیب کس طرح کی گئی ہے ناظرین اس تقسیم مضامین پر خوب غور کریں اور فقرات حوالہ کے ساتھ مطابقت کریں تاکہ مضمون ہر ایک مطالب جلد اور بہ آسانی معلوم ہو جائیں۔

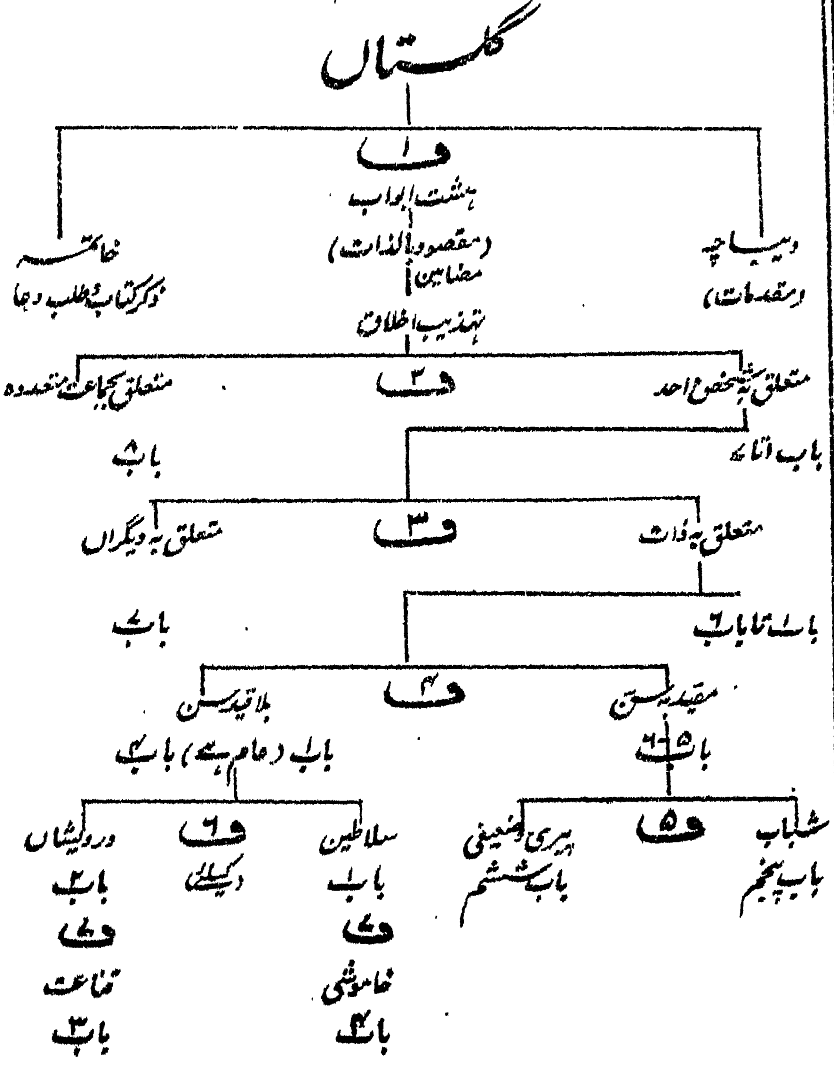

روابط حکایات

باب اوّل

در سیرتِ بادشاہان

(سیرت سے یہاں بادشاہوں کے خصائل عادات اور طریقے مراد ہیں)

حکایت اوّل۔ بادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کے اخلاق میں سب سے اہم اور اصل اخلاق یہ ہے کہ وہ رعایا کے بیہودہ باتوں پر نظر نہ ڈالیں اور ان کے واہی تباہی باتوں سے چشم پوشی کیا کریں۔ چونکہ کلمات نازیبا سے چشم پوشی کرنا اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ موت کا خیال ہر لحظہ اور ہر آن نہ رہے اس لئے حکایت (۲) سلطان محمود۔ کو اس کا ضمیمہ بنایا تاکہ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ خاص بادشاہوں کے لئے سب سے عمدہ عبادت یہ ہے کہ وہ موت کو اپنے دل سے نہ بھولیں۔ اس باب میں اس حکایت کو لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۲) یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید۔ الخ

اس کے ربط کا ذکر حکایت اول میں آگیا ہے۔

حکایت (۳) ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر۔ الخ

اس حکایت میں عجیب و غریب نصائح مضمر ہیں مگر اس کا تعلق عنوان باب کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کے جملہ خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ ہونی چاہئے کہ

وہ کسی کو محض اس وجہ سے بہ نگاہ نفرت نہ دیکھیں کہ اُس کا جسم چھوٹا سا ہے یا وہ ضعیف ہے۔ اس لئے کہ معلوم نہیں کہ کس شخص میں کیا جوہر ہے۔ اسی مناسبت سے حکایت (۴) طائفہ دزدان عرب کو اس کے بعد بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دشمنوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں جیسا کہ وزیر سے بادشاہ نے فرمایا اور وزیر نے اس پر عمل نہ کرنے سے نقصان اٹھایا

حکایت (۴) طائفہ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت کا تعلق اس سے پہلی حکایت کے ساتھ کیا ہے اور یہ حکایت کیوں اس باب میں لائی گئی ہے وہ حکایت سابقہ کی کیفیت سے ظاہر ہو چکی۔

حکایت (۵) سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاست۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کے طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ بادشاہوں کو نہ چاہئے کہ اگر کوئی شخص کسی کے نسبت کسی کام میں خیانت کرنے کی شکایت کرے تو معاً غضب میں آجائیں اور اس کو ذلیل و معزول کر دیں بلکہ پوری پوری تحقیقات کر کے اس کی اصلیت کو دریافت کیا کریں جیسا کہ اس حکایت میں بادشاہ نے بعد دریافت حقیقت و ثبوت لغویت پوچھا کہ اس کے ساتھ تیری عداوت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ الخ۔ حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا تعلق ہونے کی وجہ مشترک ہے۔ دونوں اپنے ہمجنس بیگناہ کے مارنے میں ساعی رہے مگر پہلے فتح پائے اور بعد میں ذلیل و بے عزت ہوئے۔

حکایت (۶) یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بدتر خصلت ظلم ہے جس سے دنیا میں تو سلطنت ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ دشمن ایسے شخص پر غالب نہیں آسکتا جس کا دامن

فریب اور ظلم سے صاف ہو اور جس شخص کا ہاتھ ظلم کے خس وخاشاک سے آلودہ ہو اس کی حمایت کرنے پر کوئی شخص آمادہ نہیں ہوتا۔

حکایت (۷) بادشاہے با غلامے عجمی درکشتی نشستہ وغلام دیگر دریا را ندیدہ بود۔ الخ

اس حکایت کی ابتدا اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کا مزاج بہت نازک ہوا کرتا ہے اور ہر شخص ان کے مصاحبت کے لائق نہیں ہوتا اس لئے غلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا۔ اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طریق پر ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ زمانہ حالت سلامتی میں راحت و عافیت کی قدر کرے اور اس حالت میں نعمت حقیقی کے بخشنے والے کا شکر بجالائے۔ دیکھو اگر بادشاہ عجم اپنے ملک و مال کی قدر جانتا ظلم نہ کرتا اور شکر خدا بجالاتا تو کیوں اس کا ملک دوسروں کے ہاتھ جاتا۔ اسی طرح اگر غلام کشتی کی قدر جانتا اور بیہودہ شوروغل نہ مچاتا تو دریا میں ڈوبنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا اور کیوں موجوں کے طمانچے کھاتا۔

حکایت (۸) یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری وامید زندگانی قطع کردہ۔ الخ

اس حکایت کی ابتدا اس بات پر ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک ومال اور قلعہ جات کے فتح پر غرور نہ کریں اور نازک مزاجی سے کام نہ لیں کیونکہ حاکم مرگ سامنے اور داعی اجل پیچھے ہے پس اس بیان سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔

حکایت (۹) ہرمز را گفتند کہ از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی کو اپنا شیوہ بنائیں اور حکما کے قول پر کاربند رہیں۔ ظاہراً اس کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ یہ ہے کہ سلطنت کے اہلکاران سابق پر اعتماد نہ کرے۔ پس جو خوشخبری سنائی گئی تھی کہ جملہ سپاہ اور رعیت اس کی مطیع اور فرماں بردار ہو گئی ہے ان کی اطاعت قابل اعتماد نہیں تھی۔

جیسا کہ ہرمز نے اپنے باپ کے وزیروں کی اطاعت پر اعتماد نہیں کیا۔

حکایت (۱۰) بر بالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق۔ الخ

یہ اور اس کے بعد کے ہر دو حکایتیں (۱۱ و ۱۲) کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا مقبول ہونا منحصر ہے مظالم کے رفع کرنے پر۔ پس جب تک کہ سلاطین مظالم کے رفع کرنے پر ہمت نہ باندھیں مقبولیت دعا کے متوقع نہ ہوں کیونکہ دعائے خیر ظالموں کے حق میں موت ہوتی ہے۔ چاروں حکایتوں کا اشتراک اخیر بیت کے اس مضمون سے ظاہر ہے کہ (تو کز محنت دیگراں بیغمی)

حکایت (۱۳) یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بادشاہوں کو چاہیئے کہ فقیروں کے مانگنے پر بددل نہ ہوں اور انکو سختی کے ساتھ نہ نکالدیں۔ کیونکہ بادشاہ مثل چشمۂ شیریں کے ہے جہاں چیونٹیاں اور چڑیاں وغیرہ جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا ربط اس طرح پر ہے کہ وہ ظلم کے بیان میں ہے اور فقیروں کا نکلوا دینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از بادشاہان پیشین در رعایت مملکت سستی کردے۔ الخ

اس حکایت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو امور مملکت میں رعایت کرنا اور فوج کو روپیہ سے مدد دینا واجب ہے۔ ورنہ بوقت ضرورت غنیم سے مقابلہ نہ کرے گی اور اس سے شکست فاحش اٹھانی پڑیگی۔ اور سپاہ و رعیت کو اپنے روبرو سے بہ قہر و غضب نہ نکالدیں اور آپ عیش و عشرت میں مشغول نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے۔

حکایت (۱۵) یکے از وزرا معزول شدہ بحلقہ درویشاں آمد۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتظام امور مملکت میں مشغول رہنے سے ہمیشہ خدا کی یاد کرتے ہوئے گوشہ عافیت میں بیٹھنا بہتر ہے کیونکہ رعایا کی خبرگیری نہ کرنے اور ان کو پیسہ نہ دینے کے سبب سے سلاطین اور وزراء ہمیشہ مورد طعن و تشنیع رہا کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اُس نے حرف گیروں کے زبان و قلم سے نجات پائی۔ اس تقریر سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ کیا ہے ظاہر ہے۔

حکایت (۱۶) سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار اُفتاد

اس حکایت کا خلاصہ اس کے اخیر فقرات میں ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ (جیسا کہ اس حکایت میں لکھا ہے) خلعت عنایت کرتے ہیں۔ یہ اور اس سے کے بعد کے حکایت کو اس باب میں لانے سے دوسروں کو اس امر کی نصیحت کرنا مدنظر ہے کہ بادشاہوں کی تلون مزاجی سے ڈرتے رہیں اور ان کی قربت اختیار نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کس وقت سر کٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر نے (جس کا ذکر حکایت سابق میں ہوا) معزولی کے بعد بخیال تلون مزاجی بادشاہ عہدۂ وزارت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور رفیق مصنف (جس کا ذکر بعد میں آئے گا) جب امراء و سلاطین کا تقرب اختیار کیا تو ان کی تلون مزاجی سے نقصان اٹھایا۔ حکایت سابق کے ساتھ اس کا تعلق یہی ہے۔

حکایت (۱۷) یکے از رفیقاں شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد

یہ حکایت اس باب میں کیوں لائی گئی اور اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے اس کی وجہ سابق میں بیان کیگئی۔

حکایت (۱۸) تنی چند از روندگان در صحبت من بودند۔

اس حکایت کو اس باب میں بیان کرنے کی وجہ (در مہر و وزیر سلطان الخ۔ اس قطعہ کے مطلب سے ظاہر ہے اور حکایت سابق کے ساتھ اس کا ربط اس طرح پر ہے کہ دونوں کو بارگاہ امارت میں پہونچانے کے باعث شیخ سعدی تھے۔

حکایت (۱۹) ملک زادہ گنج فراوان داشت از پدر میراث یافت۔

اس حکایت کو اس باب میں لانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ سخاوت اور بخشش کیا کریں نہ کہ جو کچھ ملے اس کو جمع کریں اور کسی کو ندیں اور دوسروں کے لئے چھوڑ جائیں غریبوں کو فیض نہ پہونچانا ایک بری خصلت ہے جیسا کہ ایک بزرگ کے حال سے معلوم ہوا ہوگا جس نے غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اس بیان سے اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صید کباب کردند

اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بادشاہوں کو معمولی تھوڑے سے ظلم سے بھی احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ مال بیت المال مستحقین کا حق ہوتا ہے اس کو جمع کرکے آپ خزانہ کا سانپ نہ بنے جیسا کہ ملک زادہ نے کیا بلکہ مستحقین کو دیا کریں کیونکہ مستحقین کو ندینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ اس سے اس حکایت کا ربط بھی حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۱) عاملے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے۔

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کہ بادشاہوں کی خوشنودی وخیرخواہی کیلئے خلائق کی دل آزاری کو جائز رکھتا ہے وہ اس کا ثمرہ بہت برا دیکھتا ہے کیونکہ ظلم کا ثمرہ

بہت ہی بدمزا کرتا ہے اسی لئے نوشیرواں نے اُسے منع کیا اگرچہ ظلم تھوڑا ہی کیوں نہو۔ اس بیان سے اس حکایت کا ربط حکایت سابق سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۲) مردم آزاری حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالح زد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اہلکاروں کو چاہئے کہ بادشاہوں کے دئے ہوئے خدمات اور حکومت پر مغرور ہوکر مردم آزاری اختیار نہ کریں اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ ایکساں نہیں رہتا۔ جب وہ بادشاہوں کے عتاب میں معتوب اور خدمات سے معزول ہو جاتے ہیں تو ظلم رسیدہ لوگ اپنا بدلہ لیتے ہیں اور بہت ہی رسوا کرتے ہیں۔ دونوں حکایتوں کا ربط ظلم اور ظالم کے ذکر سے ہے۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود۔ الخ

حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ اپنی سلامتی کے لئے دوسروں پر ظلم نہ کرنا چاہئے اور یہی امر باعث سلامتی کا ہے کیونکہ ظلم کرنے سے کبھی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ حکایات سابقہ سے ظلم کرنے کا حال ظاہر ہے۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود۔ الخ

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز رکھنا آخر پر ندامت اٹھانا ہے اسی لئے بادشاہ مریض نے دوسرے پر ظلم کرنا جائز نہیں رکھا۔ اس بیان سے دو حکایتوں میں باہم ربط ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ اس بات سے ظاہر ہے کہ وعدہ کا ایفاء اور حقوق

سابق کی محافظت کرتا خاصکر بادشاہوں کے حضور میں ایک شیوہ پسندیدہ اور خصلت حمیدہ ہے کیونکہ بادشاہوں کے مہربانی میں اکثر لوگوں کی بہتری ہوتی ہے اور ان کے غضب میں عالم کی تباہی۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ رضا وتسلیم میں ہے جن کا ذکر دونوں حکایتوں میں ہوا ہے۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان میگفت۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے باہمی معاملات سے خصوصًا ایسے اُمور سے جو بادشاہوں سے (کہ ظل اللہ کہلاتے ہیں) متعلق ہیں ان کو خدا کے طرف منسوب کرے اور ان کارخانوں کو مجاز محض سمجھے۔ اتنے ہی پر حصر نہ کرے بلکہ جسطرح کہ سلاطین بہت سے خدمات کے بجالانے سے خوش ہوکر اپنے ملازموں کو سرفراز کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں کو ان کی اطاعت سے راضی اور خوش ہوکر بڑے بڑے رتبوں پر پہونچاتا ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بادشاہ نے اُس قیدی کے حُسن عقیدت سے خوش ہوکر اس کو قید سے رہا کردیا۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے۔ الخ

ظاہر ہے کہ یہ ظالم کوئی امیر تھا نہ بادشاہ۔ اس لئے کہ لکڑیاں خریدتا اور اُن کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کرتا۔ اور یہ امر بادشاہوں کے شان سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ پس اس حکایت کو اس باب میں (جو بادشاہوں کے خصلت سے متعلق ہے) لانے کی وجہ وہ لطیفہ ہے جو اس حکایت کے آخر میں ہے یعنی (بر تاج کیخسرو نوشتہ بود) اور اس صورت میں حکایت اور لطیفہ کا ماحصل یہ ہوگا کہ بادشاہوں کو مال وملک دنیا پر غرور نہ کرنا چاہئے

کیونکہ موت ہر ایک کے لئے درپیش ہے اور نہ ظلم کرنا چاہئے۔ اور اہل خدمات کے ساتھ احسان وحسن سلوک سے اغماض نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہی باتیں باعث بقائے سلطنت ہیں ورنہ دنیا کے مال و دولت کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس اس مضمون سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کشتی گرفتن سرآمدہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ شیخی بگھارنے والوں اور بیہودہ بکنے والوں کو سزا دیں تاکہ وہ لوگ دروغ گوئی وبیہودہ سرائی کرنا چھوڑ دیں۔ چونکہ پند ونصیحت کرنا صاحبدلوں کا کام ہے لہذا جو تاریک دل اور ظالم شخص کہ صاحبدلوں کے نصیحت کو نہیں سنتا آخر وہ بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ بادشاہوں کے تادیب پر کاربند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی وجہ سے یہ حکایت۔ حکایت ظالم کے بعد لائی گئی۔

حکایت (۲۹) درویشے مجرد بگوشہ صحرائے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہ فقیروں کا نگہبان ہوا کرتا ہے اس کو نہ چاہئے کہ ان لوگوں سے اپنی تواضع وتکریم کا خواہاں ہو بلکہ ہمیشہ ان کی حالت اور تربیت کی اصلاح کرتا ہے اور رعایا کو لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے اشخاص ذیل واجب التعظیم ہوتے ہیں۔

(۱) بادشاہ (۲) والدین۔ (۳) عالم۔ (۴) استاد۔ (۵) مرشد۔ پس مناسبت ہر دو حکایات۔ بزرگان واجب التعظیم کی اطاعت سے ہے۔

حکایت (۳۰) یکے از وزرا پیش ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ ۔ الخ

اس حکایت کے ایراد سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کے کارخانے (اس وجہ سے کہ وہ ظل اللہ ہوتے ہیں) کارخانہ ہائے الٰہی کے نمونے ہیں لہذا انکو چاہیئے کہ بجائے ان کے ۔ کارخانجات کے اللہ جل شانہ کے طرف دل لگائیں جیسا کہ ذوالنون علیہ الرحمہ وزیر کے حالت کو دیکھکر متنبہ ہوئے ۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ وزیر کے لئے سزاوار یہ تھا کہ خدمت کو ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی عبادت کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرنا جیسا کہ فقیر گوشہ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ سلطان کے ہیبت سے نجات پاتا ۔

حکایت (۳۱) بادشاہے بہ کشتن بیگناہے اشارت کرد ۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہیئے کہ اگر حیاناً بمقتضائے قوت غضبانی کوئی صریح ظلم سرزد ہو جائے تو نصیحت آمیز باتوں کو اچھی طرح سُنکر اس ظلم سے درگذر کرے بلکہ بندگان خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آئے تاکہ ہر شخص اس کے رحمت کا امیدوار رہے کوئی ایسا کام نہ کرے کہ مخلوق خدا اُس کے عقوبت سے ترساں
(۲۹)
ولرزاں رہے جیسا کہ حکایت سابق میں وزیر کی حالت سے ظاہر ہوا ۔

حکایت (۳۲) وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند ۔ الخ

اس حکایت میں اشارہ ہے اس بات پر کہ بادشاہ جب کسی امر میں رائے طلب کرے یا مشورہ چاہے تو جسقدر ممکن ہو بادشاہ کے رائے سے ہی اتفاق کرنا چاہیئے تاکہ اگر نتیجہ خلاف نکلے تو عتاب شاہی سے محفوظ رہیں ۔ اُس وقت یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا راستی یا حق کے خلاف ہوگا ۔ (کیونکہ رائے صائب کا اظہار ہونا چاہیئے نہ کہ اپنے نجات کے لئے بادشاہ کے

رائے نا صواب کو بھی درست اور بُری بات کو بھی نیک تسلیم کرلیں اور کہدیں کہ یہی عین صواب ہے) چنانچہ طرز عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی رائے نیک یا کتنی ہی ضعیف کیوں نہو اس کو اوروں کی رائے پر ترجیح دینی چاہئے۔ اس حکایت کو حکایت بے گناہ کے بعد لانے کا مطلب یہ پایا جاتا ہے کہ اگر رائے میں کوئی خطائے فاحش پائی جائے تو اس کو سرزنش نکریں کیونکہ وہ بالکل بیگناہ ہے اُس کے سمجھ میں جو بات آئی اس کو اس نے ظاہر کردیا۔

حکایت (۳۳) شیادے گیسو بافتہ باقافلہ حجاز بشہر در آمد۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اس لئے ہر جگہ سچائی ہی اختیار کرنی چاہئے۔ خصوصًا بادشاہوں کے پاس۔ اس لئے کہ وہاں نفع ونقصان جلد پہونچتا ہے۔ اسی طرح مشورہ کے دینے میں بھی اُن ہی کی رائے کے تابع رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگرچہ یہاں نفع ونقصان تو جلد نہیں پہونچتا مگر اُس کے عتاب میں آجاتا ہے۔ غالبًا اسی وجہ سے ہر دو کا ربط ثابت ہوا ہوگا۔

حکایت (۳۴) یکے از پسر ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا عدل وانصاف ہے جو خاصکر بادشاہوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے اس کا ربط حکایت سابق کے ساتھ حکایت ہذا کے اس مصرع اخیر کے مطلب سے ظاہر ہے کہ (کہ چون خشم آیدش باطل نگوید) یعنی جس طرح پر کہ حکایت شیادے گیسو بافتہ میں بادشاہ غصّہ کے وقت کلمات سخت وسست زبان پر نہیں لایا بلکہ لطیفہ پر خوش ہوکر انعام واکرام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سرہنگ زادہ کو چاہئے تھا کہ کلام

ناشایستہ زبان پر نہ لاتا۔

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر ممکن ہے (یکے از بزرگان سے مراد شاید بادشاہ ہو یا عنوان باب میں لفظ بادشاہان عام ہو بادشاہ اور امیر دونوں سے) لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ سلطان کا ذکر اس حکایت میں نہیں ہے لیکن یہ نصیحت بادشاہوں کے لئے زیادہ تر ضروری ہے اس لئے کہ بادشاہوں کے پاس معاملات ملک کثرت سے رجوع رہنے سے اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ کسی کو نفع پہونچتا ہے کسی کو ضرر۔ اس لئے انکو چاہئے کہ کسیکو ضرر نہ پہونچائیں کیونکہ شاید کبھی ایسا بھی اتفاق پڑجائے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہوجائے اور اس کے ہاتھ سے جان چلی جائے۔ اس حکایت کا ربط اس مصرعہ سے ظاہر ہے کہ (تاتوانی درون کس مخراش) مطلب ان دونوں حکایتوں کا گویا یہی مصرعہ ہے۔

حکایت (۳۶) دو برادر یکے خدمت سلطان کردے ودیگر بسعی بازو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کی صحبت وخدمت مثل سانپ کے زہر کے ہے حتی الامکان اُن سے علیحدہ رہنا چاہئے اس واسطے کہ ان کی صحبت مثل بھنور کے ہے کہ وہاں سے صحیح وسلامت نکل آنا بدوں تائید ایزدی نہیں ہوسکتا۔ اس حکایت کو حکایت دوبیرادر مغروق کے بعد لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۳۷) کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد وگفت۔ الخ

اس میں اس بات کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے موت سے غافل نہیں تاکہ بادشاہت میں رہکر اولیا کے رتبہ کو پہونچیں اور ان کی خدمت

کرتے رہیں کیونکہ ان کی خدمت میں رہنا ہی جملہ عبادتوں سے ایک عبادت ہے نہ کہ مثل زہر قاتل ہوں۔ اس حکایت کا حکایت سابق کے ساتھ ربط و تعلق رہنے کی یہی وجہ ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بمصلحتے در سخن ہمی گفتند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ لغو باتوں میں زبان نہ کھولیں اور بلا ضرورت بات نہ کریں خاصکر بادشاہوں کے پاس۔ دیکھو کہ خوشخبری کے پہونچانیوالے نے بلا استفسار نوشیروان کو خبر سنا کر کیسا جواب سُنا ہر دو حکایتوں کے ربط کی یہی وجہ ہے یا اشتمال ہر دو کا نوشیروان کے ذکر میں ہو سکتا ہے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب رزاق مطلق نادانوں اور بے وقوفوں کو رزق دینا چاہتا ہے تو ان کے رزق کے لئے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ خصیب حبشی کو سلطنت عطا کرے تو ویسا ہی خیال ہارون الرشید کے دل میں پیدا کیا ورنہ حقیقت میں یہ رائے مبنی بر صواب نہ تھی کیونکہ حاکم نادان کے وجہ سے رعایا تکلیف و اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس حکایت کا ربط حکایت سابق کے ساتھ شاید اس طرح پر ہوگا کہ ہارون کو چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا۔

حکایت (۴۰) یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں جلدی کو کام میں نہ لائیں کیونکہ جب تیر کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اور ہر دو کا اتفاق۔ اس طرح پر ہے کہ بادشاہ کو

بلا مشورت اپنے وزراء کے جلدی کرنے سے کیا نتیجہ ہوا۔

حکایت (۱۴) اسکندر رومی را پرسیدند۔ الخ

یہ حکایت جو باب کے خاتمہ پر ہے اس میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کے خصائل میں سب سے اعلےٰ خصلت یہ ہے کہ عدل کریں۔ رعایا کو نہ ستائیں کیونکہ اس سے ملک کی آبادی ہوتی ہے اور خیر و بخشش بھی کیا کریں جو موجب نجات آخرت ہے۔ اس کا ربط حکایت سابقہ کے ساتھ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے دلوں کو آزردہ نکرنا بھی سلطنت ہفت اقلیم کے دستیابی کا باعث ہے پس اگر کنیزک چینی کے دل کو آزردہ نہ کیا جاتا تو وہ کیوں ہاتھ سے نکلجاتی اور کیوں اس کے قبضہ میں نہ آتی۔

نوٹ

نمونتًا صرف اس ایک باب کے روابط کا ماحصل یہاں اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جنکو گلستان کے کل حکایات کے روابط کے مطالعہ کا شوق ہو وہ اُن کو نسخہ گلستان مطبوعہ مطبع محمدی۔ طبع اول یا (۱۲۶۳ھ ہجری) میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکۂ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان مکّی کہلاتا ہے جب فتوحاتِ عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن مالوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کیطرف رہی اُن کا تموّل بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم وعزت کیا کرتا تھا ایران کے پُرفضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب وہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض ادائے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشائخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرزِ معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے۔ حال وقال کے مجلسوں میں شریک ہوکر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول اور جمعہ کے روز وعظ بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کی وعظ گوئی کا طریقہ ایسا با اثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سُنکر سر دُھنتے تھے۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

جیب خاص سے مقرر کر دیا تھا تاکہ اُن کا کنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبداللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبداللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین تکلہ بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صائب اور کارگر ہوتی تھی ہر چند بادشاہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنائے او خلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبداللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبداللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نونہال بچہ کے لئے تھی جو اُن کے خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفحہ ہستی پر قایم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۵۷۱ھ ہجری میں شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اُس وقت شیراز کا فرماں روا اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبداللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کہی نہیں جا سکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید بار ور ہوا تھا۔

آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اس نونہال بچہ میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بالیاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے ضروری باتیں آپ کو آگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم یا اتالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے لخت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال وقال کے مجلسوں اور مشائخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن چھ یا سات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے مشرف کرایا جو دینی اور دنیوی علوم میں علما کے سرتاج۔صوفی منش۔حافظ۔شیخ زماں اور مفتی اول۔عالم باعمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پہ کی تھی شیخ مصلح الدین۔سعدی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔اپنے گود میں بٹھالیا اور دعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔سعدی نے قران شریف۔مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں سے کرایا تھا۔جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوی اسی وقت مصلح الدین کا انتقال ہوگیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔سعدی کے والد عبداللہ بھی اسی زمانہ میں بعارضہ مرض القلب رحلت کر گئے۔عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے۔پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوی وہ حسب ذیل تھے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قران شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پہ بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور درد انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف و نحو سیکھی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(د) گفتگو میں متانت و سنجیدگی و حاضر جوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سننے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود اُن کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدیؒ کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضد الدولہ دیلمی نے قایم کیا تھا اس مدرسہ میں اوّل اوّل آپ کا اُستاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اُس میں سعدیؒ نے دو عیب پائے ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہکلاتی ہوئی زبان سے طلبا کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدیؒ نے اُس سے عربی پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اُس سے متنفر ہو کر وہاں سے علٰحدگی اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر البتہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا ضرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اوّل اوّل

اس مدرسہ میں کیسے وہ عہد میں رہتے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلّص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عضدیہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پھیلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عضدیہ کا انتظام ملّاؤں کے ہاتھ میں دے دینے سے ان لوگوں نے فلسفہ، ریاضی اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک لخت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی یا شہزادہ اندلس پروفیسر طبعیات وغیرہ اُن کو یا تو زہر دیکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جا سکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملّاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے اتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیر زادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدیؔ کو محبّت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کی عالیشان عمارتیں ڈھا دی گئیں تھیں۔ ہر شخص خستہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعدیؔ کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اُس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اُسی پُر آشوب زمانہ میں آپ کے والد مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہر چند کہ حالاتِ وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔ اگرچہ اُس زمانہ میں بیشمار مدرسے بلاد اسلام میں جا بجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور دور سے طالبعلم آ کر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات۔ نیشاپور۔ اصفہان۔ بصرہ اور بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان کے بنائے ہوئے مدرسے آباد اور معمور تھے ان کے سوا شام۔ عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جا بجا مدرسے جاری تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسۂ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو خواجہ نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر مشہور تھا کہ جو علما یہاں سے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے اُن کے مستند اور ذی علم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہموطن شیخ ابو اسحاق شیرازی جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدی نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔

سعدی کی شیریں کلامی۔ ہردلعزیزی اور مروت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ کے لوگوں کو کیا امرا کیا صوفی کیا فقرا اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انھوں نے سعدی کو اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدی بڑے ضبط استقلال کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی	ماحصل در اردو
دِلم از صحبتِ شیراز بکلّی بگرفت ۔	میرا دل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب
وقت آنست کہ پرسی خبر از بغدادم ۔	وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو
گرچہ حبِّ وطنِ خویش حدیث است صحیح	اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے
نتواں مُرد بہ سختی کہ من اینجا زادم	مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں سختی میں مرنا نہیں چاہتا ۔

اپنے دوستوں سے رخصت ہوکر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے ۔ آپ کے ہمراہ صرف ایک قرآن شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصلح الدین نے یہ وصیّت کرکے دیا تھا کہ اسکو اپنے پاس سے جُدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے ۔ باقی تمام کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجاتِ سفر کے لئے بھی کفتی تھی یا نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کردیا اور منزلیں طے کرتے ہوئے چند دنوں کے بعد بغداد کے قریب ایک سرا میں ٹھہرے جو دریائے تیگرس کے مغربی کنارے دو تین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسرے روز ایک کشتی پر سوار ہوکر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے ۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اُس شہر کی رونق ویسی تو نہ تھی جیسی کہ ہارون الرشید کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناؤ کنارے آلگی تھی اور اس کا چراغ ٹمٹما رہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ کا اخیر خلیفہ مستعصم باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان وشوکت

ہارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور ارباب حرفت وصنعت مدینۃ السلام بغداد میں جمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیراز کے مشہور مشہور لوگوں سے سعدیؒ کی جان پہچان تھی مگر اُن کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسہ نظامیہ اُس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اُس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزارہا طلبا بآسانی بیٹھکر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرایش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پہ پھیرا گیا تھا۔ فرش و فروش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پاکر نکلے تھے جن کے تصنیفات ابتک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اُس وقت یہ مدرسہ اسقدر نامور تھا کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر اُن کے مستند اور ذی علم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبدالقادر سہروردی استاد الایمہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدیؒ اس مدرسہ میں داخل ہوئے ہیں اُس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے۔ وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالبعلم تہذیب

اور شائستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبا کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی۔ بھالا ہلانا۔ تلوار چلانا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر ممالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اوّل اوّل سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں اُن طلبا سے جو سالہا سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تکلف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیمتی نوٹس لکھ دئے پھر عبرانی پڑھی اور اس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے فزکس (طبیعات) اسٹرانومی (ہیئات) اسٹرالوجی (نجوم) فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

منجملہ اور اُستادوں کے سعدیؒ کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور اُستاد

علامہ ابو الفرح عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین سے تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدیؒ کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز صحبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنیکے شایق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بیحد شوق رکھتے تھے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۱۲۳۴ء ۶۳۲ ہجری میں انتقال کئے مرید ہوئے اور اُن سے علم تصوف اور طریق معرفت وسلوک حاصل کئے۔

سعدیؒ کو بچپن ہی سے سفر وسیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اُس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی قلقاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پا پیادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے؛ ونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود صغر سنی کے وہ نہ تو اقتاب کی تمازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھ میں لیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سخت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ کبھی کسلمندی غالب نہ ہو اور تکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ خنگل کے

ناقابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دوپہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پپڑیاں جمادیتی تھی لیکن شوق کے دُھن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سفر سے واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے انتقال کر گئے۔

دوسرا سفر وہ تھا جب سعدی شیراز سے نکلکر بغداد گئے۔

تیسرا سفر بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدیؒ نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا یا این ہمہ اول ہی اول جوں ہی آپ نے ناؤ میں قدم رکھا آپ کو بحری تر و تازہ ہواؤں کے جھوکوں سے زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہ ہوتی تو آپ بڑے دلیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہ ہوتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدیؒ اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدیؒ نے وہاں تقریباً ڈیڑھ برس قیام کرکے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کرکے وہاں سے شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹلی۔ آرمینیہ۔ ہندوستان ($\frac{1224}{1225}$ ء) چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک کونہ دیکھ ڈالا

متعدد بار پاپیادہ حج کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرز معاشرت بود و باش ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے ضخیم سفرنامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہادی جنگی کو بھی آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے اُن حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت مہذب کہلاتے تھے۔ ہندوستان بھی دو دو ایکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۶۲۲ھ سے ۶۵۵ھ تک) جو سیاحت میں گذارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامانی اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں بہت سے صحرائے لق و دق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ اُن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیابان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی ٹریپولی میں شہر کے استحکام و حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے (جن کو یورپ کے عیسائی بلگیریا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے) مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ شیخ نے کچھ درد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں بھاگتا تھا وہ آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس حلب کو اُن کے حال پر رحم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑایا اور اپنے ساتھ حلب میں لے گیا اُس کی ایک بیٹی ناکتخدا تھی شیخ کا نکاح سو دینار مہر مقرر کرکے اُس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گذری مگر بیوی کی بدمزاجی اور زباں درازی سے شیخ کا دم ناک میں آگیا ایکبار اُس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بیچا۔ شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تخت نشین اور ۶۲۳؁ ہجری میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اُس وقت آپ نے شیراز کی حالت نہایت ابتر و خراب دیکھی تھی یعنی اتابک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا تاخت و تاراج ہوتا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قتلغ خاں ابو بکر (۱۲۲۶ء / ۶۲۳ھ۔ ۱۲۶۰ء / ۶۵۸ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اُس نے فارس کو جو دو سو برس سے مورد آفات و حوادث تھا چند روز میں سرسبز و شاداب کر دیا اور اُس کے خوبیوں اور نیکنامیوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق حد سے گذر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہوگیا تب سعدیؒ (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور عجم ہوتے ہوے اور اصفہان ٹھہرتے ہوئے شیراز میں (۱۲۵۵ء / ۶۵۳ھ) واپس

مگر ابوبکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل شاعری۔ لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے کہ ان کے سبب سے انکا مرجع خلائق بننا ایک ضروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے چال چلن پر خورده گیری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں! اور اسی طرح کے اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابوبکر اہل علم کے مرجع خلائق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت و عقیدت تھی جس کے نام گلستاں لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرثیہ شیخ کے کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اس وقت متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۷۲۶ھ / ۱۳۲۶ء - ۱۳۴۴ء / ۷۴۴ھ) شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) نثر میں چند مختصر رسالے۔ جن میں سلوک اور تصوف کے مضامین اور مشائخوں وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

(۲) گلستاں جو ۱۲۵۶ء / ۶۵۶ھ میں تصنیف ہوئی۔

(۳) بوستاں جو ۱۲۵۷ء / ۶۵۵ھ میں تصنیف ہوئی۔

(۴) پندنامہ (جس کو عرف عام میں کریما کہتے ہیں)

(۵) قصائد فارسی جن میں مرثیے۔ ملمعات۔ مثلثات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔

(۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طیبات۔

(۸) ،، دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع۔

(۹) ،، تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم۔

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں۔

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

(۱۲) مطائبات و ہزلیات۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھکر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اسوجہ سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مصنّفہ ہیں۔

(۱) تاریخ ششصد سالہ حکومت سلاطین عباسیہ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک اُن کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ماموں کے سلطنت و انتظامی معاملات اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے اس تاریخ کا ترجمہ ۱۶۸۱ء میں بزبان لاطینی پہلے دیوڈ ہولی نے کیا تھا اسکے بعد لینیڈن نے بمقام پیرس ۱۷۱۱ء میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔

(۲) حالات جزائر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں۔

(۳) ایک لاجواب کتاب اُن ہیأتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

سکتے تھے۔

(۴) رسائل تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے شائع گئیں اور اکثروں کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام ونشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نورجہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرا دیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے اُن کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ صرف زرخطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا معتمد خانگی تھا اس نے نورجہاں کے اُن خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے:

"میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سُنّی علما جو دراصل خارجی ہیں اپنی عظمت کا ہمارے علما کے نسبت زیادہ ڈنکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی خود نمائی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنک کا ٹیکا لگے کہ دُنیا میں ہمیشہ اُن کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں۔"

شیخ کے تصنیفات میں گلستاں اور بوستاں کو اُن کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب

مانا گیا ہے اسلئے اِن دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔
شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرّہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور رجاد پیدا کرنا اور اُس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور تول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعات نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا ہو اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انھی پر اس کا خاتمہ بھی ہوگیا۔ ظاہرا کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستاں اور بوستاں سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران، ترکستان، تاتار، افغانستان اور ہندوستان میں اِن دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھہ سو برس سے برابر جاری ہے، بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انھیں پڑھایا اور کڑوڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشمار نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن ٹوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اور علما نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور اُن کی تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ انکا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہے اسی طرح یورپ میں عزت سے لیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حُسنِ قبول۔ فصاحت۔ بلاغت۔ تہذیب اخلاق پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہمدگر ایسی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیجاوے تو کچھ بیجا نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہرا کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور اُن کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند و موعظت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب۔ اُس کے فقروں کی برجستگی۔ اُس کے الفاظ کی شُستگی۔ اُس کے استعارات کی خوبی۔ اُس کے تمثیلات تشبیہات کی طرفگی۔ اور پھر باوجود اِن تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اُس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اُس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اسلئے جس سلیقے سے اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت دقّت اٹھانی پڑی ہوگی۔ اُس میں آپ نے زیادہ تروہ واقعات لکھے ہیں جو خود اُن پر گذرے ہیں یا اُن کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑھیں تمثیلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل۔

(۱) سنے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ باب سوم حکایت ۳ و ۲۲ و ۲۸ باب چہارم حکایت ۷ باب ششم حکایت ۹ باب ہفتم حکایت ۷۔

(۲) دیکھے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳۲ باب سوم

حکایت ۱۲ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔

(۳) ذات پر گذرے ہوے واقعات۔ باب اوّل حکایت ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۵ باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۴ باب سوم حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ باب ہفتم حکایت ۱۱ و ۱۷ و ۱۹۔

اس تمام مجموعہ کو مصنّف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اُس کے مناسب حکایتیں درج کی ہیں بلحاظ ہو وجہ حصر کتاب بر یک دیباچہ و فاتحہ و ہشت باب و ربط و تعلق حکایات متعلق ہر ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔

ظاہرا علم اخلاق کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت اُن میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس ترتیب کی قدر اُس وقت معلوم ہوسکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کرکے ہر ایک حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ اُن میں درج نہ کئے جائیں اور پھر تمام مجموعۂ حکایات کو جدا جدا بابوں پر تقسیم کردیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب ہے۔

گلستاں کا ترجمہ اِسوقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی	جینٹس	اسٹرڈم	۰	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	۰	۰	صرف دوہی قطعوں کا ترجمہ

٢ عربی	جبریل	مصر	•	نظم کا نظم نثر کا نثر میں ترجمہ
ترکی	رشاد بادشاہ برادر سلطان عبدالحمید خاں	•	•	•
٣ فرینچ	ڈیوورائیر	پیرس	١٦٣٤ء	•
،،	گاڈین	•	١٧٨٩ء	•
،،	سیمالیٹ	•	١٨٣٤ء	•
،،	ڈیفریمری	•	١٨٥٨ء	•
٥ جرمن	اوبی ایرس	سلیزوک	١٦٥٤ء	معہ تصاویر
،،	گراف	•	١٨٦٤ء	•
٦ ڈچ	•	امسٹرڈم	١٦٥٤ء	•
انگریزی	گلیڈون	لنڈن	١٨٠٨ء	•
،،	جیمس راس	،،	١٨٣٢ء	•
،،	ایسٹوک	ہرٹ فورڈ	١٨٥٢ء	نظم کا نظم نثر کا نثر میں۔
،،	پلاٹس	•	١٨٧٣ء	
،،	جیس ڈیمولین	کلکتہ	١٨٠٧ء	
٨ اردو	میر شیر علی افسوس	ہندوستان	بزمانہ مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل ہند	،،
٩ بھاشا	پنڈت مہر چند داس مہاجن	دہلی	١٨٨٨	موسوم بہ پہپ باٹیکا۔
١٠ مرہٹی	تادہوراؤ ونکٹس نے لئے۔	بمبئی	١٨٩١ء	،، پشپ ون

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشۂ شمال ومغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپیہ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لیے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی منت و سماجت کے ساتھ راضی کر کے دیئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزلت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی اُن کے تمام اخراجات اور خانقاہ کے مصارف کے متکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین رہے شیخ کو دو بیبیاں ہونا اُن کے تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو حلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا (گلستان باب ۲ حکایت ۳۰) دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رنج سعدی نے بوستاں کے باب ۹ حکایت ۵۹ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانانِ تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اسطرح کہی ہے۔

دُرِّ بحرِ معارف شیخ سعدیؒ ۔ کہ در دریائے معنی بود غوّاص ۔ مہِ شوال روزِ جمعہ رحلت ۔ بدان درگاہ رفت از روئے اخلاص

یکے پرسید سالِ فوت گفتم ۔ ز خاصان بود ازاں تاریخ شد خاص ۔
۶۹۱ سنہ ہجری

شیخ کا مزار مقام دلکشا سے ایک میل جانب شرق پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر سنگین بنی ہوئی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم نسخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا اور اُن کے تصنیفات کا حال درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چوبی قبرپوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو ہفت تن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبیہیں نصف قد کے لگی ہوئی ہیں۔ کپتان کلارک نے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹوگراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبیہ میں ایک کشکول اُن کے ہاتھ میں ہے اور تبر اُن کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

الف

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر مطلب	نشان صفحہ
۱	اتفاق باہمی زبردست طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے۔	۳۵۸ و ۳۵۹	۸۲
۲	احسان مان خداوند کریم کا جس نے بادشاہ کی خدمت عطا کی۔	۵۱۶	۱۲۶
۳	احسان نہ لینا ہی اچھا ہے دربانوں کی سختی اٹھانے سے۔	۲۹۲	۶۶
۴	اخلاق اور سخاوت سے بعید ہے مسکینوں کی محبت سے منہ پھیرنا اور اُن کو فائدہ نہ پہنچانا۔	۱۹۷	۴۲
۵	ادب اگر بچپن میں نہ سکھایا جائے تو بڑا ہونے پر بھی آدمی بدخصلت ہوگا۔	۴۵۱ و ۴۵۲	۱۰۸
۶	آدمی بچپن میں تندخو ہوتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔	۳۹۸	۹۳
۷	آدمی جتنے ہیں سب ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔	۹۲	۱۸
۸	آدمی کا مرتبہ فرشتہ سے بھی بڑھ جاتا اگر وہ اپنے دل کو روزی پیدا کرنے میں مشغول نہ کرتا اور روزی دینے والے سے لگاتا۔	۴۶۴	۱۱۱
۹	آدمی کہنا زیبا نہیں اس شخص کو جسے دوسروں کی تکلیف کا خیال نہ ہو۔	۹۳	۱۹
۱۰	آزادوں کے ہاتھ میں پیسہ اور عاشقوں کے دل میں	۹۶	۱۹

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نشان صفحہ
	صبر نہیں رہتا۔		
۱۱	آزار اور تکلیف نہ پہنچانے کیوجہ سے ہما کو دوسرے جانوروں پر شرف ہے۔	۱۰۹	۲۲
۱۲	آسان ہے زندہ کو مردہ کرنا مگر مردہ کو زندہ نہیں کرسکتے۔	۶۳۳	۱۵۳
۱۳	اُستاد اگر بچوں کی تادیب نہ کریگا تو لڑکے کھیل کود میں خراب ہوجائیں گے۔	۴۵۴	۱۰۸
۱۴	اُستاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	۴۵۵	۱۰۹
۱۵	آفتاب کی عظمت نہیں گھٹتی اگر چکاڈروں میں آفتاب کو نہ دیکھے۔	۳۹۵	۹۳
۱۶	اقبالمندوں کی تعریف کیجاتی ہے مگر جب زوال آجاتا ہے تو اُن کی ہجو کرتے ہیں۔	۱۲۷	۲۶
۱۷	آگ آتش پرست کو بھی جلائے بغیر نہیں چھوڑتی۔	۱۱۰	۲۳
۱۸	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو وہ اور دیوار کا نقش دونوں برابر ہے۔	۴۷۴	۱۱۴
۱۹	آگ کو بجھا سکتا ہے تو بھڑکنے کے قبل بجھا دے۔	۵۳۹	۱۳۲
۲۰	اللہ تعالے اپنے بندوں کے گناہوں کو ظاہر نہیں کرتا اور قصور کرنے پر بھی روزی دئے جاتا ہے۔	۳	۱
۲۱	اللہ تعالے کا حکم بجا نہ لانا انصاف سے بعید ہے۔	۵	۲

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر مضمون
	جبکہ چاند اور سورج وغیرہ تیرا رزق مہیا کرنے کیلئے سرگرداں ہیں۔		
۲۲	اللہ تعالیٰ کا شکریہ کسی سے ادا نہیں ہو سکتا۔	۱	۱
۲۳	اللہ تعالیٰ کی بخششوں کو دیکھو کہ بندہ تو گناہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	۲	۲
۲۴	اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کریمی سزاوار ہے کہ قصوروار کا رزق برقرار رکھتا ہے۔	۱۳۱	۲۸
۲۵	اللہ تعالیٰ (بندوں کا) قصور دیکھکر بھی خطا پوشی کرتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا اور شور مچاتا ہے۔	۷۲۰	۱۲۵
۲۶	اللہ تعالیٰ کی حقیقت جن کو معلوم ہو چکی پھر ان کا کوئی حال معلوم نہ ہوا۔	۷	۲
۲۷	آمدنی کا کچھ حصہ بطور زکوٰۃ دیا کر۔	۲۷۷	۶۲
۲۸	امید دلا کر ناامید نہ کر دینا چاہیئے۔	۱۰۱	۲۰
۲۹	امیروں کے گھر بے وسیلے کے مت جا۔	۱۳۰	۲۷
۳۰	امیر کو جنگل میں بھی گھر کا آرام ملتا ہے۔	۳۳۳	۷۶
۳۱	اندھا خود نہ دیکھ سکے تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور ہے	۷۱	۱۴
۳۲	اندھیری رات عبادت کرنے والوں کے حق میں مثل روز روشن کے ہوا کرتی ہے۔	۷۱۶	۱۲۴

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
٣٣	انسان نہیں جس میں آدمیت نہ ہو خواہ کیسا ہی وہ جوانمرد کیوں نہ ہو۔	٢٦٦	٥٩
٣٤	انسان نہیں جس میں خاکساری نہ ہو۔	٢٦٣	٥٨
٣٥	انسان نہ کہنا چاہیے اگر اس میں عقل و ادب نہ ہو گو بیالیس سال کا کیوں نہ ہو۔	٤٧١	١١٣
٣٦	انسانیت اور اسکے علاوہ جوانمردی احسان کرنے [illegible]	٤٦٢	١١٣
٣٧	انصاف کر اور داد خواہوں کی داد رس [illegible] کا ایک دن تو مقرر ہی ہے۔	٩١	١٨
٣٨	اولے اگر موتی ہو جائیں تو موتی کی قدر نہیں رہے گی	٥٠٦	١٣٣
٣٩	اہم کاموں پر تجربہ کار آدمی کو بھیجنا چاہیے۔	[illegible] ٤٨٣	١٢٦
	ب		
٤٠	باپ کی میراث اگر چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ۔	٤٤٤	١٠٢
٤١	بات اچھی نہ لگے تو افسوس ہے جب بادشاہ [illegible] کی بابت سنتا ہو۔	[illegible]	[illegible]
٤٢	بات اس وقت کرنا چاہیے جب کہ چپ بیٹھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو۔	٢٨٤	٦٣
٤٣	بات اگر اچھی بھی ہو تو ایکبار سے زیادہ نہ کہنا چاہیے۔	٣٢٨	٨٢

نمبر سلسلہ	خلاصۂ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
۴۴	بات اگر دیوار کے سامنے بھی کرو تو سوچ سمجھکر کرو۔	۵۴۵	۱۳۳
۴۵	بات اُس وقت تک نہ کرنا چاہیئے جب تک کہ سب لوگ خاموش نہ ہوں۔	۳۸۰	۸۸
۴۶	بات جو عام طور پر سب کہنے کی نہ ہو اسکو پوشیدہ بھی نہ کہو۔	۵۳۶	۱۳۱
۴۷	بات چیت کی اصلاح اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جبتک کوئی شخص عیب ظاہر نہ کرے۔	۵۸۳	۱۴۱
۴۸	بات چیت میں شیریں کلامی خوش خلقی اور کبھی کبھی خفگی بھی ضرور ہے۔	۵۳۷	۱۲۹
۴۹	بات دو دشمنوں میں ایسی کر کہ اگر وہ دوست بنجائیں تو تجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔	۵۴۱	۱۳۲
۵۰	بات (دوستوں کے ساتھ کیوں نہ ہو) آہستہ کر تاکہ دشمن نہ سن سکے۔	۵۴۴	۱۳۳
۵۱	بات سوچ سمجھکر اور حرکت پسندیدہ کرنی چاہیئے خصوصاً بادشاہوں کو۔	۴۴۹	۱۰۷
۵۲	بات کرنے سے پہلے سوچنا اور اچھی بات کرنی چاہیئے۔	۲۳ تا ۲۵ و ۲۷	۵ و ۶
۵۳	بات کرنے کا جب موقع ہو تو خاموش نہ رہنا چاہیئے	۱۶/۱۷	۴/۵
۵۴	بات کرنے کی قدرت جب تک ہے ہنسی خوشی سے بات کر	۱۴	۴

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر نصیحت	صفحہ کتاب
۵۵	بات کرنا ہو تو کسی دلیل کے ساتھ کر ورنہ چپ رہ۔	۳۷۴	۸۶
۵۶	بات کہنے کا ارادہ اُس وقت کر کہ جب اثر پذیر ہو۔	۵۷۸	۱۴۰
۵۷	بات کہنے کی قدرت جو انسان میں ہے وہ ایک اعلیٰ صفت ہے اُس کو بیکار نہ کر۔	״	״
۵۸	بات کرو تو سمجھدار آدمی کی طرح ورنہ حیوان کی طرح خاموش رہو۔	۶۰۲	۱۴۶
۵۹	بات کو نہ سمجھنے والا جواب سے رنجیدہ ہوا کرتا ہے۔	۷۰۴	۱۷۱
۶۰	بات کئے بغیر آدمی کی لیاقت ظاہر نہیں ہوتی۔	۴۲	۹
۶۱	بات نہ کیا کر اگر تو سخت کلامی سننا نہ چاہتا ہو۔	۱۵۴	۳۲
۶۲	بات ہی نہ کر جب تک کہ تجھکو اپنی بات کے اچھے ہونیکا اطمینان نہ ہو۔	۷۰۵	۱۷۱
۶۳	باتوں میں دوسرے کے دخل نہ دینا چاہئیے۔	۳۷۹	۸۸
۶۴	بادشاہ اگر سات اقلیم کا بھی مالک ہوگا تو بھی اور ملکوں کے لینے کی حرص کریگا۔	۵۰	۱۰
۶۵	بادشاہ اگر ظلم و زیادتی کرتا ہو تو وہ بادشاہت نہیں کر سکتا۔	۷۶	۱۵
۶۶	بادشاہ اگر اپنی رعیت سے ایک سیب لیگا تو اُس کے ملازم درخت ہی کو جڑ پیڑ سے اُکھیڑ ڈالیں گے۔	۱۳۶	۲۸

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
۶۷	بادشاہ اگر دن کو رات کہے تو کہنا چاہیئے کہ چاند اور تارے بھی نکلے ہیں۔	۱۶۲	۳۶
۶۸	بادشاہ اگر دوسرے ملک میں جائیگا تو بھوکا رہیگا بے ہنری کے باعث)	۳۴۱	۷۸
۶۹	بادشاہ اگر ظلم کرکے آدھا بھی انڈا لیگا تو اُس کی فوج ہزاروں مرغوں کو بھون ڈالیگی۔	۱۳۷	۲۸
۷۰	بادشاہ بدخصلت سے نیک خصلت فقیر اچھا۔	۷۱۸	۱۶۴
۷۱	بادشاہت کیا چاہتا ہے تو لشکر کو اپنے جان کے برابر پرورش کر۔	۶۴	۱۵
۷۲	بادشاہ جس پر مہربان رہتا ہے اُس کے بُرے حرکات بھی بھلے سمجھے جاتے ہیں۔	۳۸۵	۹۰
۷۳	بادشاہ رعیت کی حفاظت کے لئے ہے رعیت بادشاہ کی حفاظت کے لئے نہیں۔	۱۲۴	۳۴
۷۴	بادشاہ جو زیردستوں پر ظلم کرتا ہو اُس کا دوست بھی مصیبت کے زمانے میں زبردست دشمن بنجائیگا۔	۶۵/۶۹	۱۵ و ۱۶
۷۵	بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے زیادہ تر محتاج ہوتے ہیں۔	۵۲۴	۱۲۸
۷۶	بادشاہ ۔ قاضی اور کوتوال کس لئے ہوتے ہیں ۔ ؟	۶۳۲	۱۴۸

صفحہ نمبر	نمبر حکایت	خلاصہ مضمون	نمبر شمار
۹۰	۳۸۵ الف	بادشاہ کا عتاب جس پر ہوتا ہے اس کو اس کے گھر کے لوگ بھی نہیں پوچھتے۔	۷۷
۲۸	۱۳۸	بادشاہ کے خوش کرنے کے لئے خلق اللہ کو نہ ستانا چاہئیے۔	۷۸
۱۰۷	۴۴۹	بادشاہ کی معمولی بات بھی مشتہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے بادشاہوں کو بات سوچ سمجھکر کرنی چاہیئے۔	۷۹
۳۶	۱۷۱	بادشاہ کی مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنی جان کھونا ہے۔	۸۰
۳۳	۱۵۷	بادشاہ کی خدمت ـــ اگر کوئی شخص دو دن بھی کریگا تو تیسرے دن ضرور وہ بنظر عنایت اس پر توجہ کریگا۔	۸۱
۲۹	۱۴۲	بادشاہ کی خوشنودی خلق اللہ کو خوش رکھنے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔	۸۲
۱۴۰	۵۷۷	بادشاہ کو کسی کی چوری سے اس وقت تک آگاہ نکر جب تک کہ تجھکو اس کا یقین نہ ہو جائے۔	۸۳
۱۳۷	۵۶۷	بادشاہ کو رعایا پر اس حد تک غصہ کرنا جائز ہے کہ دوستوں پر اس کا اعتماد رہے۔	۸۴
۱۵	۷۵	بادشاہ کو رحم و کرم ضرور ہے تاکہ رعیت اس کے سایہ میں	۸۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
	بے فکر رہے۔	٦٥	١٥
٨٦	بادشاہ نہ بنایا جائے ایسے شخص کو جو خدا کا فرماں بردار نہ ہو۔	٥٦٦	١٣٧
٨٧	بادشاہوں کے مزاج سے خوفناک رہنا چاہیئے۔	٩٧	١٩
٨٨	بادشاہوں کے فرصت کے وقت کو نہ پہچاننے والے پر نعمت عطا شدہ حرام ہے۔	٩٨	٢٠
٨٩	بادشاہوں کی خدمت کرنے میں ردولی کی امید اور جان کا خوف لگا ہوا ہے۔	١١٣	٢٣
٩٠	بادشاہوں کی خدمت کرنا مثل سفر دریا کے فایدہ مند اور خوفناک ہے	١٢٨	٢٦
٩١	بادشاہوں کی زبان سے نکلے ہوے راز کی باتوں کو دوسروں کے روبرو ظاہر نکرنا چاہیئے۔	٣٨١	٨٨
٩٢	بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی خوش آوازی پر بھروسہ نکرے۔	٥٣٠	١٣٠
٩٣	بادشاہوں کو نصیحت کرنا اُسی کے لئے سزاوار ہے جس کو امید زر اور خوف جان نہ ہو۔	٧٣٠	١٢٨
٩٤	باطن کا حال برسوں میں بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔	٦١٥	١٤٨
٩٥	بالغ وہی ہے جو اللہ تعالی کو رضامند رکھنے میں سعی کرے۔	٤٧٠	١١٣
٩٦	بچھو کے سوراخ میں اُنگلی نہ کرے۔	١٢٩	٢٧
٩٧	بحث ہر بات میں اچھی نہیں۔	٣١٧	٩٨

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ
۹۸	بچپنے کا موقع جب نہیں ملتا تو سرِ شمشیر کے پکڑلینے کو بھی نہیں ڈرتا	۳۱	۷
۹۹	بچے اگر اُستاد کی سختی نہ دیکھیں گے تو آئندہ اُن کو زمانہ کی سختی دیکھنی پڑے گی۔	۴۵۳	۱۰۸
۱۰۰	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں پیسہ اور دولتمندوں کو بخشش کا خیال نہیں ہوتا۔	۴۸۴	۱۱۸
۱۰۱	بخشش کو زور بازو پر ترجیح ہے۔	۲۷۸	۶۲
۱۰۲	بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مرجاتا ہے	۴۹۵	۱۲۰
۱۰۳	بخیل اُمید میں رہنا بہتر سمجھتے ہیں مال کے کھاجانے سے	۷۲۳	۱۷۶
۱۰۴	(بخیل سے) پیسہ مانگو تو اُس گدھے کی طرح رہجائیگا جو کیچڑ میں پھنسا ہو اور اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کو کہو تو سو بار پڑھے گا۔	۴۳۱	۱۰۴
۱۰۵	بخیل (اگر فاضل بھی ہے تو اُس کے) عیوب ظاہر کئے جاتے ہیں۔	۷۳۲	۱۸۱
۱۰۶	بدبخت نیکبختوں کی بُرائی چاہتے ہیں۔	۷۰	۱۳
۱۰۷	بدخصلت آدمی کے ساتھ نرم اور ملائم گفتگو نکر۔	۷۰۱	۱۷۰
۱۰۸	بدخو ہر جگہ مبتلاء عذاب رہتا ہے۔	۵۶۹/۵۷۰	۱۳۸
۱۰۹	بدشکل عورت کے لئے اندھا شوہر ہونا اچھا ہے۔	۲۷۳	۶۰
۱۱۰	بدصورت ممکن ہے کہ نیک خصلت ہو۔	۶۱۳	۱۴۸

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
۱۱۱	بدصورت عورت پر لباس مکلف زیب نہیں دیتا۔	۲۷۲	۶۰
۱۱۲	بدکار کو جو مار ڈالتا ہے وہ خلقت کو بلا سے اور اُس کو خدا کے عذاب سے چھوڑاتا ہے۔	۵۵۷	۱۳۵
۱۱۳	بدکاروں کی طرفداری نکرا ور نہ اُن پر مہربان رہو۔	۵۲۹	۱۲۹
۱۱۴	بدمزاج آدمی کے پاس اپنی حاجت نہ لیجا۔	۲۹۸	۶۷
۱۱۵	بدنامی کا فعل ایک بھی سرزد ہو جائے تو وہ سالہا سال کے نیکنامی کو مٹا دیتا ہے۔	۳۱۹	۶۸
۱۱۶	بدنصیب آدمی کا حصول دولت میں کوشش کرنا بیفائدہ ہے	۳۲۸	۷۴
۱۱۷	بدنصیب آدمی میں کتنے ہی ہنر ہوں سب بیکار ہیں۔	۳۲۹	۷۵
۱۱۸	بدوں سے بدی ہی سیکھی جاتی ہے۔	۶۰۵	۱۴۶
۱۱۹	بدوں سے مت لڑ جب تجھ میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔	۱۴۸	۳۰
۱۲۰	بدوں کی صحبت میں رہنے سے بدنامی ضرور ہوتی ہے۔	۶۹۷	۱۶۹
۱۲۱	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا گویا نیکوں کے ساتھ بدی کرنا ہے۔	۶۶	۱۳
۱۲۲	بدوں کو نیک بنا۔	۷۲۸	۱۷۷
۱۲۳	برائی کرکے اُس کے عیوض نیکی کی امید رکھنا بیہودہ خیالی ہے	۹۰	۱۸
۱۲۴	بربط د باجہ کی آواز ٹھیک ہو تو گوشمالی کیوں کیجائے گی۔	۲۳۴	۵۱
۱۲۵	بُری خصلت مرنے تک نہیں جاتی۔	۲۷۱	۶۰
۱۲۶	بُری صحبت میں بیٹھنے والا خراب ہو جاتا ہے۔	۶۰۳	۱۴۶

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر بیت	نمبر صفحہ
۱۲۷	بُری صحبت میں فرشتہ بھی بیٹھے تو فریب دینا سیکھے گا۔	۶۰۴	۱۴۶
۱۲۸	بُرے کاموں سے اپنے کو باز رکھ گدڑی اور تسبیح کام میں نہیں آتی۔	۲۱۹	۴۷
۱۲۹	بُرے لوہے سے اچھی تلوار نہیں بنائی جا سکتی۔	۶۲	۱۲
۱۳۰	بزرگ کہا نہ جائے گا جو اپنے بڑوں کی بُرائی کرتا ہو۔	۱۸۹	۴۰
۱۳۱	بزرگوں کی خطاؤں کو گرفت کرنا اچھا نہیں۔	۴۱۸	۹۸
۱۳۲	بزرگوں سے جو شخص لڑتا ہے وہ آپ اپنا خون کرتا ہے۔	۶۱۵	۱۴۸
۱۳۳	بلبل کی جان کے نکل جانے میں کوئی تعجب نہیں اگر کوّا اُس کے پنجرے میں ہو۔	۶۳۶	۱۵۳
۱۳۴	بلبلوں سے وفاداری کی امید عبث ہے کیونکہ وہ ہر دم دوسرے پھول پر نغمہ کرتی ہیں۔	۴۲۸	۱۰۰
۱۳۵	بلی کی جوانمردی چوہوں تک ہی محدود ہے۔	۲۸	۶
۱۳۶	بلی کو پر ہوتے تو دُنیا میں چڑیا کا نام نہیں رہتا۔	۳۰۵	۶۸
۱۳۷	بندہ وہی اچھا جو خدائے تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے	۲	۱
۱۳۸	بہار کے موسم میں جس درخت کے پھل پھول جھڑ جاتے ہیں وہ جاڑے کے موسم میں برہنہ رہے گا۔	۴۶۱	۱۱۰
۱۳۹	بھائی جو خودغرض ہو نہ تو بھائی ہے نہ دوست۔	۲۶۷	۵۹
۱۴۰	بھٹکتا پھرتا ہے وہ شخص جس کو خدا اپنے در سے نکال دیتا ہے	۲۱۸	۴۷

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۱۴۱	بھوکا رہ اور تکلیف اٹھا مگر کمینے کے روبرو ہاتھ نہ پھیلا۔	۳۰۱	۶۸
۱۴۲	بھوک سے قوتِ عبادت اور افلاس سے تقویٰ نہیں رہتا۔	۵۰۳	۱۲۲
۱۴۳	بھوک کی قدر آسودہ حال کو نہیں ہوتی۔	۴۷۱	۱۲۲
۱۴۴	بھوکا مرے گا مگر شیر کتے کا جوٹھا نہیں کھائے گا۔	۳۰۰	۶۷
۱۴۵	بھوکے کو اگر بھرا ہوا خوان مل جائے تو اغلب ہے کہ وہ رمضان کا بھی خیال نہ کرے۔	۱۸۶	۳۹
۱۴۶	بھوکے کو پکا ہوا شلغم بہ نسبت چاندی کے کارآمد ہوتا ہے۔	۳۱۳	۷۰
۱۴۷	بے ایمانوں اور ناپرہیزگاروں سے قطع تعلق کر دینا چاہئے۔	۲۶۹	۵۹
۱۴۸	بید کے درخت کو پھل نہیں ہو سکتے اگر آبِ حیات بھی برسے۔	۵۵	۱۱
۱۴۹	بے خوف رہنا چاہتا ہے تو معاملہ کا صاف و پاک رہ۔	۱۱۹	۲۵
۱۵۰	بے علم کو غیر ملکوں میں کوئی نہیں پوچھتا گو شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو۔	۳۴	۷۶
۱۵۱	بے عزتی کرنے پر آدمی آمادہ ہو جاتا ہے جب نرمی سے کام نہیں نکلتا۔	۳۱۴	۷۱
۱۵۲	بے عزتی کے ساتھ زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہے۔	۲۹۳ الف	۶۶
۱۵۳	بے موقع بات کر کے اپنی عزت نہ بگاڑ۔	۹۹	۲۰
۱۵۴	بے وقوف دولت کے نشہ میں آنے والی تنگدستی کا خیال نہیں کرتا۔	۴۶۰	۱۱۰
۱۵۵	بے ہنر کو بڑا نہ سمجھ اگرچہ وہ دولت و حکومت میں فریدوں کے برابر کیوں نہ ہو۔	۳۰۲	۶۸

نمبر صفحہ	نمبر حکایت	خلاصہ مضمون	سلسلہ
۱۴۹	۶۲۳	بے ہنر ہنرمند کو دیکھ نہیں سکتے جیسے بازاری کتے شکاری کتوں کو۔	۱۵۶
۱۵۵	۲۴۵	بے ہنر ہونے کی وجہ سے کنعان باوجود پیغمبرزادہ ہونے کے بے قدر تھا۔	۱۵۷
۱۲	۶۱	بھیڑیے کا بچہ آخر بھیڑیا ہوگا۔	۱۵۸
		(پ)	
۴۸	۲۲۱	پارسا جس کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو مثل اس شخص کے ہے جو قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتا ہو۔	۱۵۹
۹۲	۳۹۰	پاک نہیں رہ سکتا جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو۔	۱۶۰
۴۰	۱۸۸	پانی کو میٹھا کیوں نہ ہو مگر کوئی پیاسا اس کو نہ پیے گا اگر وہ کسی گندے دہن کا جھوٹا ہو۔	۱۶۱
۱۰۱	۴۷۱	پچھتاتے ہوئے مرجاتے ہیں وہ جو دولت سے حظ نہیں اٹھاتے اور علم پر عمل نہیں کرتے ہیں۔	۱۶۲
۱۷۴	۷۱۵	پرندہ دانہ کی طرف نہیں جاتا جب وہ اپنے ہم جنسوں کو جال میں پھنسے ہوئے دیکھتا ہے۔	۱۶۳
۱۴۳	۵۹۳	پرندے پیدا ہوتے ہی روزی ڈھونڈنے لگتے ہیں آدمی کے بچہ کو اس وقت تمیز تک نہیں رہتی۔	۱۶۴

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ متن
۱۶۵	پرہیزگار اور نیک مرد سمجھ جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو۔	۱۹۲	۴۱
۱۶۶	پرہیزگار کو لچوں کی صحبت مثل قیدخانہ کے ہے۔	۴۰۳	۹۵
۱۶۷	پنبہ دوز اگر غیر ملک میں جائے گا تو بھوک کی تکلیف نہ اٹھائیگا (ہنر جاننے کے سبب سے)	۳۴۱	۷۸
۱۶۸	پھول تو جاتا رہا اور کانٹے رہ گئے۔	۴۰۵	۹۵
۱۶۹	پھول کے ساتھ کانٹا شراب کے ساتھ نشہ۔ خزانہ کے ساتھ سانپ ضرور ہوتا ہے۔	۵۰۴	۱۲۲
۱۷۰	پیاسا آدمی چشمہ کے پاس پہنچنے کے بعد مست ہاتھی کا بھی خوف نکرے گا۔	۱۸۵	۳۹
۱۷۱	پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپی دونوں برابر ہیں۔	۳۰۹	۶۹
۱۷۲	پیاسے کو خواب میں بھی پانی کے چشمہ دکھائی دیتے ہیں۔	۴۹۲	۱۱۹
۱۷۳	پیٹ بہت بڑا بے صبرا ہے۔	۳۶۸	۸۴/۸۵
۱۷۴	پیٹ بھرے ہوئے آدمی کے نظر میں بھنے ہوئے مرغ کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔	۳۱۳	۷۰
۱۷۵	پیٹ بھرے کو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر وہی روٹی بھوکے کے حق میں نعمت ہے۔	۸۲	۱۶
۱۷۶	پیٹ کے قیدی کو نیند نہیں آتی جب معدہ میں گرانی ہوتی یا بھوک لگتی ہے۔	۶۲۷	۱۰۱

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر بیت	نمبر صفحہ
۱۷۷	پیٹ نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا۔	۶۲۵	۱۵۰
۱۷۸	پیسہ ادا کرنے کے وعدہ کو ایفا کرنا مشکل ہے۔	۲۹۱	۶۴
۱۷۹	پیسہ جس کے پاس ہے وہی زردار ہے۔	۴۲۰	۹۸
۱۸۰	پیسہ اگر جمع کیا ہے تو محتاجوں کو دے۔	۱۳۴	۳۷
۱۸۱	پیسہ دے تو محتاجوں کو دے مگر جو مالدار ہوں اُن سے کچھ نہ کچھ طلب کر۔	۲۵۲	۵۶
۱۸۲	پیسہ عالموں کو دے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو زاہدوں کو نہ دے	۲۴۶	۵۴
۱۸۳	پیسہ کا نقصان ایک دوسرے پڑوسی سے ہنسی کرا لینا۔	۳۶۴	۸۶
۱۸۴	پیسہ کو جو دیکھتا ہے سر جھکاتا ہے۔	۴۲۰	۹۸
	(ت)		
۱۸۵	تدبیر بغیر زور کے اور زور بغیر عقل کے بیکار ہے۔	۶۵۴	۱۵۷
۱۸۶	تربیت کا اثر اسی پر ہوتا ہے جس کا جوہر اچھا ہو۔	۴۴۳	۱۰۵
۱۸۷	تعریف احمق کو پسند آتی ہے۔	۵۸۰	۱۴۱
۱۸۸	تعجب نکر اگر کوئی عقلمند نادانوں کے بیچ میں خاموش رہے۔	۶۳۹	۱۵۴
۱۸۹	تقریر کرنے والا اول لگا کر تقریر نہ کرے گا اگر سامعین مطلب کو نہ سمجھتے ہوں۔	۲۱۴	۴۶
۱۹۰	تکلیف کا خیال کیا جائے گا تو موتی دریا میں سے کیسے ہاتھ آئیں گے۔	۳۶۲	۸۳

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر کتاب	صفحہ ترجمہ
۱۹۱	تکلیف کا حال اُس شخص کے روبرو کہنا بے سود ہے جس نے کبھی تکلیف نہ اُٹھائی ہو۔	۴۱۵	۹۷
۱۹۲	تکلیف کی سختی سے عاجز ہوکر نہ بیٹھ جاؤ دشمنوں سے مقابلہ کر۔	۲۱۷	۷۴
۱۹۳	تلوار پر ہاتھ لیجانا اُس وقت روا ہے جب تدبیر سے کام نہ چلے	۵۵۲	۱۳۴
۱۹۴	تنگ آنت ایک روٹی سے بھرجاتی ہے مگر تنگ آنکھ نعمت روئے زمین سے بھی نہیں بھرسکتی۔	۵۸۸	۱۴۲
۱۹۵	تندرستی کا اعتبار نہیں اور نہ مرض مہلک کو بالکلیہ موت کہا جاسکتا ہے۔	۴۲۴	۱۰۰
۱۹۶	تو یہ نکرے تو کیا کرے۔ عمر رسیدہ بڑھیا بدرفتاری سے اور قاضی معزول مردم آزاری سے۔	۷۳۷	۱۸۰
۱۹۷	توشہ بغیر آدمی کو مسافرت کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہیئے	۳۱۰	۶۹
۱۹۸	تونگر جو تجھکو نہیں کرتا اُس میں اللہ تعالےٰ کی تیرے مفید کوئی مصلحت ضرور ہے۔	۳۰۸	۶۹
۱۹۹	تین چیزیں بدون تین چیزوں کے پائدار نہیں رہسکتیں۔ مال بے تجارت۔ علم بے بحث۔ ملک بے سیاست۔	۵۲۶	۱۲۸

(ج)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر کتاب	صفحہ ترجمہ
۲۰۰	جان ایک دم کی حفاظت میں اور دنیا دو نیستیوں کے درمیان ایک وجود ہے	۶۶۶	۱۶۰

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۲۰۱	جان پر کھیلنے والا شخص جو دل میں آئے کہہ دیتا ہے۔	۳۰	۷
۲۰۲	جان کی سلامتی دریا کے کنارہ پر ہی ہے گو دریا میں فائدہ زیادہ کیوں نہ ہوں۔	۱۲۱	۲۵
۲۰۳	جان کو خطرہ میں نہ ڈال جب روپئے سے کام نکلتا ہو۔	۵۵۱	۱۳۴
۲۰۴	جاہل کے ساتھ عالم کا صبر و تحمل۔ دونوں کے حق میں باعث نقصان ہے۔	۶۶۳	۱۵۹
۲۰۵	جاہل زن لڑائی میں اگر دونوں طرف ہوں زنجیر بھی ہو تو اس کو توڑ ڈالینگے	۳۷۷	۸۷/۸۸
۲۰۶	جبہ کی تحقیر ہوتی ہے اگر وہ کسی مکار پارسا کے جسم پر ہو۔	۲۰۳	۴۳
۲۰۷	جب اللہ تعالےٰ ہی کو بندہ اپنا پروردگار سمجھتا ہے تو اس کو اور کسی پر اعتقاد نہ رکھنا چاہیئے۔	۲۲۲	۴۸
۲۰۸	جلد پیدا ہونے والی چیز دیر تک نہیں رہ سکتی	۵۹۲	۱۴۳
۲۰۹	جنگلوں میں درندوں کا احتمال ضرور ہے۔	۴۳	۹
۲۱۰	جواب دینے کے پیشتر جو نہیں سوچتا اکثر اس کا جواب ٹھیک نہیں ہوتا۔	۶۰۱	۱۴۵
۲۱۱	جوان آدمی کو شہوت سے باز رہنا چاہیئے۔	۷۳۹	۱۸۰
۲۱۲	جوانمرد نہیں کہلایا جا سکتا جو مست ہاتھی سے مقابلہ کرے بلکہ جوانمرد وہ ہے جو غصہ کی حالت میں بیہودہ نہ بکے۔	۱۷۵	۳۷

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر فقرات	صفحہ ترجمان
۲۱۳	جوانمرد وہی ہے جو جوان ہو کر خدا کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرے ۔	۶۳۸	۱۸۰
۲۱۴	جوانمردی تھپڑ مار دینے میں نہیں ہے بلکہ ہوسکے تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے ۔	۲۶۵	۵۸
۲۱۵	جورو اور بچوں کو جو تکلیف میں رکھے گا اُس کو آرام نہیں ملے گا	۱۱۲	۲۳
۲۱۶	جہاں کا پھرا ہوا شخص بہت جھوٹا ہوا کرتا ہے ۔	۱۷۴	۳۶
۲۱۷	جھوٹ بولنا ۔ فتنہ انگیز راستی سے جائز ہے ۔	۳۲	۷
۲۱۸	جھوٹ بولنے والا اگر سچ بھی کہے تو یقین نہیں کیا جاتا ۔	۷۰۸	۱۷۲
۲۱۹	جھوٹی بات مثل زخم کے ہوتی ہے جس کا نشان نہیں مٹتا ۔	۷۰۷	۱۷۲

(چ)

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر فقرات	صفحہ ترجمان
۲۲۰	چھچھوندر کو آفتاب کی روشنی بُری معلوم ہوتی ہے ۔	۳۷۱	۸۶
۲۲۱	چرواہا (چرواہا) بکریوں کی حفاظت کے لئے ہے ۔ بکریاں چوپایوں کے لئے نہیں ۔	۱۶۵	۳۵
۲۲۲	چشمہ کا پانی جب بڑھجاتا ہے تو اونٹ کو بھی بہا لیجاتا ہے ۔	۶۰	۱۲
۲۲۳	چشمہ کا پانی جب بڑھگیا تو وہ بند نہیں کیا جاسکتا ۔	۵۲	۱۱
۲۲۴	چشمہ کا منہہ بند کر دینا ہی اچھا ہے کیونکہ پانی بھر جانے کے بعد بند نہیں کیا جاسکتا ۔	۵۳۰	۱۳۱

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
٢٢٥	چیونٹی گرمیوں میں اپنا آذوقہ اسلئے جمع کرتی ہے کہ جاڑوں میں آرام سے بسر کرے۔	٤٨٩	١١٨
٢٢٦	چیونٹی وہی اچھی جس کے پر نہوں۔	٣٠٧	٦٩
٢٢٧	چور چرایا ہوا مال واپس نہ دیگا کتنی ہی منت کرو۔	٤٠٩	٩٦
٢٢٨	چور کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	١١٤	٢٤
٢٢٩	چوری سے توبہ کرنا جب کہ اس سے مقصود حاصل نہو سکے بیفائدہ ہے	٤٢٢	٩٩
٢٣٠	چھوٹا عقلمند ہو تو وہ بڑے نادان سے اچھا۔	٣٩	٩
٢٣١	چھوٹی چیز قیمت میں گراں ہوتی ہے۔	٤٠	٩
	(ح)		
٢٣٢	حاجت ایسے شخص کے پاس لیجا جس سے تجھکو رنج نہ پہنچے۔	٢٩٩	٦٧
٢٣٣	حاجت کسی کے پاس لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	٢٨١	٦٣
٢٣٤	حاسد خدا کی نعمت کا بخیل اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے۔	٦٨٣	١٦٥
٢٣٥	حاسدوں پر بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کہ وہ خود بلا میں مبتلا ہے اسلئے کہ دشمن (حسد) اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔	٦٨٤	١٦٥
٢٣٦	حرص عقلمند کو بھی اندھا بنا دیتی ہے۔	٣٥١	٨٠
٢٣٧	حریص کی آنکھ کو قناعت سیر کر دیتی ہے یا قبر کی مٹی۔	٣١٢	٧١
٢٣٨	حسرت۔ دل سے دور نہیں ہوتی ایک تو سوداگر کشتی شکستہ	٦٨٨	١٦٦

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
	کی۔ دوسرے وارث ہم صحبت قلندراں کی۔		
۲۳۹	حسین کو مشاطہ کی کیا ضرورت ہے۔	۲۱	۵
۲۴۰	حکام مقتدر کو رعایا کا مال زبردستی سے نہ لینا چاہیئے۔	۱۴۴	۳۰
۲۴۱	حکومت اور دولت کاروائی سے نہیں ملتی جب تک کہ خدا تعالےٰ نہ دے۔	۱۸۳	۳۸
۲۴۲	حکومت اور غرور چند روزہ ہیں اسلئے ماتحتوں پر ظلم نکر اور خدا کو نہ بھول کہ وہ حاکم تجھ سے بڑا ہے۔	۴۷۸	۱۱۵
۲۴۳	حورانِ بہشتی کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے لیکن دوزخیوں کے لئے اعراف ہی بہشت ہے۔	۸۳	۱۶
	خ		
۲۴۴	خاکستر (راکھ) میں آگ کا سا جوہر ذاتی نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے۔	۶۴۳	۱۵۵
۲۴۵	خاک ہو جانے سے پہلے خاکسار بن۔	۲۶۳	۵۸
۲۴۶	خاموش رہنا ہی جواب ہے ایسے شخص کے مقابلہ میں جس کو قرآن پاک یا حدیث کے دلائل پر اعتقاد نہ ہو۔	۳۷۵	۸۷
۲۴۷	خاموشی چوپایوں سے سیکھ وہ تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتے۔	۶۰۰	۱۴۵
۲۴۸	خیر دل آزار کو تو نہ بیان کر دوسروں کو کہنے دے۔	۵۷۵ / ۵۷۴	۱۳۹ / ۱۴۰

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
۲۴۹	خدا پرستوں پر عزیزان شرک کو قربان کردینا چاہیئے۔	۲۷۰	۶۰
۲۵۰	خدمت واطاعت کی توقع نکرنی چاہیئے جب کسی کو دوست بنانے کا اقرار کرلیا۔	۳۸۶	۹۰
۲۵۱	خدمت لینے کی توقع اُسی شخص سے رکھو جو اُس کی نعمت کا متوقع ہو۔	۱۶۳ الف	۳۴
۲۵۲	خدمتوں پر عقلمندوں کے سوا کسی کو مقرر نکرنا چاہیئے۔	۵۲۵	۱۲۸
۲۵۳	خراج اگر خوشی سے ندوگے تو زبردستی کے ساتھ لیا جائے گا۔	۷۳۴	۱۷۹
۲۵۴	خرچ کو گھٹادو اگر آمدنی کم ہو۔	۴۵۶	۱۰۹
۲۵۵	خلعت شاہی سے اپنا پُرانا کپڑا ہی اچھا اور عزت دینے والا ہے۔	۶۹۰	۱۶۷
۲۵۶	خوبصورت آدمی کی ہر جگہ عزت کیجاتی ہے۔	۳۳۷	۷۷
۲۵۷	خوبصورت عورت کو فیروزہ کی انگوٹھی اور زیور کی ضرورت نہیں	۲۴۷	۵۵
۲۵۸	خوبصورتی تھوڑی ہی سی کیوں نہ ہو بہت سے مال و دولت سے اچھی ہے۔	۳۳۵/۳۳۶	۷۷
۲۵۹	خوبصورتی کو لباس مکلف پر ترجیح ہے۔	۳۲۳	۷۳
۲۶۰	خوش آوازی خوبصورتی سے بھی اچھی ہوتی ہے کیونکہ اُس سے نفس کو مزا ملتا ہے اور وہ قوت روح ہے۔	۳۴۰	۷۸
۲۶۱	خوشخو کے ہاتھ سے اندرائن کا تلخ پھل کھانا ترش رو کے ہاتھ کی مٹھائی سے بہتر ہے۔	۲۹۴	۶۶

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر جملہ	صفحہ نہج
۲۶۲	خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی اپنے ساتھ لے گیا۔	۱۱	۳
۲۶۳	خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے۔	۵۰۵	۱۲۲
۲۶۴	خوف لگا ہوا ہے لذت ہائے عیش کے ساتھ موت کا۔	رر	رر
۲۶۵	خوف نہ ہوتا جان کا اور کانٹوں کا تو دریا کے فوائد اور پھولوں کی صحبت اچھی ہوتی۔	۳۱۴	۹۷
۲۶۶	خون تیرا جائز ہے۔ فقیروں کے پاس۔ اگر تیرے مال میں سبیل نہ ہو۔	۶۸۹	۱۶۷

(د)

۲۶۷	دانہ دانہ ملکر ہی غلہ کا انبار ہو جاتا ہے۔	۶۶۱	۱۵۹
۲۶۸	درخت بے ثمر پر کوئی پتھر نہیں مارتا۔	۱۳۲	۲۷
۲۶۹	درخت زیادہ بڑھ جانے کے بعد اکھاڑا نہیں جا سکتا۔	۵۱	۱۰
۲۷۰	دسترخوان امراسے اپنی جھونپڑی کا ٹکڑا زیادہ عزیز ہوتا ہے۔	۶۹۱	۱۶۷
۲۷۱	دشمن بدلہ لینے کے لئے موقع تاکتا رہتا ہے۔	۶۶۰	۱۵۹
۲۷۲	دشمن جب عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کرنے لگتا ہے۔	۵۷۲	۱۳۸
۲۷۳	دشمن جس بات کے کرنیکے لئے کہے اس سے بچ اور اس کے برعکس کر۔	۵۶۰	۱۳۵
۲۷۴	دشمن دوست نما پر اعتبار نہ کر۔	۳۶۰	۸۲
۲۷۵	دشمن سے اپنی تکلیف نہ بیان کر۔	۳۷۳	۸۷

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ ترجمہ
۲۷۶	دشمن سے جنگ چھیڑنے کے بعد سمجھ لے کہ تو خواہش کا نشانہ بنا ہوا ہے۔	۱۵۱ / ۱۵۲	۳۱
۲۷۷	دشمن سے صلح کرنے والے کا خیال دوستوں کو ستانے کا ہوتا ہے۔	۵۴۶	۱۳۳
۲۷۸	دشمن سے مصالحت چاہتا ہے تو اس کے روبرو اس کی تعریف کیا کر۔	۱۵۳	۳۱
۲۷۹	دشمن کا مطلب دوست بننے سے یہ ہوتا ہے کہ دشمن قوی بنے۔	۵۳۷	۱۳۱
۲۸۰	دشمن کا منہ دیکھنے سے اپنے آنکھوں کو نیزے کی نوک پر دیکھنا اچھا ہے۔	۴۰۶	۹۵
۲۸۱	دشمن کے دروازہ کو کھٹکھٹا۔ دوستوں کے گھر کو صاف کر۔	۲۱۶	۴۶
۲۸۲	دشمن کے فریب اور خوشامد کے دام میں نہ آجا۔	۵۷۹	۱۴۰
۲۸۳	دشمن کی قوت کو اگر بڑھنے دینا نہیں چاہتا ہے۔ تو اپنے کاموں میں حد سے تجاوز نہ کر۔	۱۱۸	۲۴
۲۸۴	دشمن کے مرنے پر خوشی نہ منانی چاہئے۔	۱۸۰	۳۸
۲۸۵	دشمن کی نظر میں عیب ہنر دکھائی دیتے ہیں۔	۳۷۰ / ۴۰۰	۸۶ / ۹۴
۲۸۶	دشمن کی عاجزی پر رحم نکر۔	۵۵۳	۱۳۴
۲۸۷	دشمن کو ایذا نہ پہنچا ممکن ہے کہ وہ کسی وقت دوست بنجائے۔	۵۳۲	۱۳۰
۲۸۸	دشمن کو (جب وہ روبرو ہو) نہ قتل کرنا گویا اپنے سے دشمنی کرنا ہے	۶۳۰	۱۵۲

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر	نمبر صفحہ
۲۸۹	دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے ۔	۵۹ / ۵۳۸	۱۲ / ۱۳۱
۲۹۰	دشمن کو دشمن سے ہی ہلاک کرانا مصلحت ہے ۔	۵۷۳	۱۳۰
۲۹۱	دشمن کو کمان کھینچنے کی بھی مہلت نہ دے اور اس کو ہلاک کر ۔	۵۴۰	۱۳۲
۲۹۲	دشمن کمزور سے بیخوف نہ رہ ۔	۵۷۴	۱۳۹
۲۹۳	دشمن کمزور پایا جائے تو شیخی نہ بگھار ۔	۵۵۴	۱۳۴
۲۹۴	دشمن کیا کر سکتا ہے جب خدا مہربان ہو	۴۸	۱۳
۲۹۵	دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو آرام سے بیٹھ ۔	۵۷۱	۱۳۸
۲۹۶	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے ۔	۳۶۹	۸۶
۲۹۷	دعا مانگنے سے اُس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا جس نے زمانہ فارغ البالی میں اپنے ہاتھوں کو بغل میں دبائے رکھا ہو ۔	۳۱۷	۷۱
۲۹۸	دلبستگی ایسے چیزوں کے ساتھ نکر جو ناپائدار رہوں ۔	۱۹	۵
۲۹۹	دل اپنا بجز اللہ تعالےٰ کے اور کسی سے نہ لگا دُنیا بے وفا ہے	۳۴	۸
۳۰۰	دل آزاری نکر ۔	۱۶۱	۳۴
۳۰۱	دل کا پلٹا لینا مشکل ہے اسلئے کسی سے دل نہ لگانا چاہیئے	۴۱۰	۹۶
۳۰۲	دل کسی کا حتی الامکان نہ دُکھا ۔	۱۷۶	۳۷
۳۰۳	دل کسی کا دُکھانے کے بعد بے فکر نہ رہ ۔	۳۵۶	۸۲
۳۰۴	دل کو جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے ۔	۳۸۴	۹۰

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۳۰۵	دنیا سے بڑھکر تکلیف دہ چیز اور کوئی نہیں ہے۔	۲۳۶	۵۲
۳۰۶	دنیا میں جو لوگ دل لگاتے ہیں اُن کی حالت مثل مکھی کے ہے جو شہد میں لت پت ہوجاتی ہے۔	۲۴۵	۵۴
۳۰۷	دو بادشاہ ملکر ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور دس فقیر ایک کمل میں سو سکتے ہیں۔	۴۸	۱۰
۳۰۸	دوسروں کی باتوں میں دخل نہ دو بغرض اظہار لیاقت۔	۷۰۲	۱۷۰
۳۰۹	دور کے رہنے والے جو باخبر ہیں وہ نزدیک ہی ہیں۔	۲۱۳	۴۵
۳۱۰	دوست بجز ہنر کے عیب نظر ہی نہیں کرتا۔	۴۰۰	۹۴
۳۱۱	دوست بے وفا لائق دوستی کے نہیں ہوتا۔	۱۰	۳
۳۱۲	دوست کو (جس کے ساتھ عمر گذری ہو) دم بھر میں رنجیدہ نکر	۶۵۰	۱۵۷
۳۱۳	دوست کو اسقدر رازداری نہ دے کہ تیرے ساتھ دشمنی کرے۔	۱۶۳	۳۴
۳۱۴	دوست نہیں ہے جو آسودگی کے زمانہ میں شیخی بگھارے۔	۱۲۳	۲۵
۳۱۵	دوست وہی ہے جو قیدخانہ میں کام آئے نہ کہ دسترخوان پر دوستی ظاہر کرے۔	۱۲۲	۲۵
۳۱۶	دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے۔	۱۲۴	۲۵
۳۱۷	دوست یاد نہیں آتے جب دولت وحکومت رہتی ہے	۲۲۵	۴۹
۳۱۸	دوستی ترک کردے ایسے شخص کی جو تیرے دشمنوں کے	۵۱۷	۱۳۳

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
	ساتھ بیٹھا ہو۔		
۳۱۹	دوستی سے بعید ہے بخوف جان دوست کی محبت سے دل پھیر لے۔	۳۹۱	۹۲
۳۲۰	دوستی صاف باطن لوگوں کی حاضر و غائب میں یکساں ہوتی ہے۔	۱۹۵	۴۱
۳۲۱	دوستی کے لائق نہیں ہوتا جو شخص کہ مقامات ناپسندیدہ میں جاتا ہو۔	۱۸۷	۳۹
۳۲۲	دولت اور قوت موجود ہے تو اس سے نیکی پیدا کر اور حظ اٹھا۔	۵۰۸	۱۲۳
۳۲۳	دولتمند جتنے دولت میں زیادہ ہیں اتنے ہی وہ محتاج ہیں	۸۷	۱۷
۳۲۴	دولت کو ایک شخص تو محنت سے جمع کرتا ہے اور دوسرا بلا محنت کے اڑاتا ہے۔	۴۹۶	۱۲۰
۳۲۵	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔	۳۲۷	۷۴
۳۲۶	دولت رہنے والی شئے نہیں ہے۔ اس کے موجود ہوتے ہوئے نیکی کر لے۔	۱۶۸	۳۵
۳۲۷	دولت مجتمع سے فائدہ اور حظ اٹھا۔	۳۱۹	۷۲
۳۲۸	دولتمند جو محتاجوں کی خبر نہ لے گا وہ عاقبت میں کوئی دولت یا مرتبہ نہیں پائے گا۔	۶۸۲	۱۶۴
۳۲۹	دولت دنیا سے فائدہ اور عاقبت میں بہتری چاہتا ہے۔	۵۱۴	۱۲۶

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر مسلسل	صفحہ
	تو خلق اللہ پر احسان کر۔		
۳۳۰	دولت سے نیکی نہ کمانیوالا دولت ہی کے خیال میں ہلاک ہوجاتا ہے۔	۵۱۲	۱۲۸
۳۳۱	دولتمندوں کے فرائض کی تفصیل۔	۵۰۹	۱۲۳
۳۳۲	دھیمی چال چل (مثل اونٹ کے) اگر منزل مقصود کو پہنچنا چاہتا ہے۔	۴۳۳	۱۰۲
۳۳۳	دوست سمجھا جائے گا نہ عقلمند جو اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نکرے۔	۴۶۹	۱۱۳
۳۳۴	دیر کرنا اچھا ہے قیدی کے قتل کرنے سے۔	۶۳۳	۱۵۲
۳۳۵	دیر کرنا سانپ کے مارنے میں عقل کے خلاف ہے جب ہاتھ میں پتھر ہو اور وہ پتھر پر بیٹھا ہو۔	۶۳۱	۱۵۳
۳۳۶	دین داحب کو خوشی سے دیڈالنا چاہئے۔	۷۴۳	۱۷۹
۳۳۷	دین کو دنیا کے عیوض بیچنے والے گدھے ہیں۔	۶۶۷	۱۶۱

(ڈ)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر مسلسل	صفحہ
۳۳۸	ڈرتا رہ اُس شخص سے جو تجھ سے ڈرتا ہو۔	۸۲	۱۷
۳۳۹	ڈرتا رہ دردمندوں کی آہ سے۔	۱۶۱	۳۴
۳۴۰	ڈھول کی بڑی آواز شیریں اور رسیلی آواز کے باجوں پر	۶۴۰	۱۵۴

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر سخن	صفحہ نشان
	غالب آجایا کرتی ہے ۔		
	(ر)		
۳۴۱	راحت اور آرام کی قدر وہی جانے جو کسی مصیبت میں پھنسے	۸۱	۱۶
۳۴۲	رازِ دل سچے دوست سے بھی نہ کہو ۔	۵۳۱/۵۳۳	۱۳۰
۳۴۳	رازِ دل کے ظاہر کرنے سے خاموش رہنا ہی اچھا ہے ۔	۵۳۴	۱۳۱
۳۴۴	راستی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے ۔	۱۱۵	۲۴
۳۴۵	رحم اُس شخص پر نہ کرنا بجا ہے جو اپنے پر رحم نہ کرتا ہو ۔	۳۱۵	۷۱
۳۴۶	رحم کر مگر ظالم پر نہیں ۔	۵۵۷	۱۳۵
۳۴۷	رحم کرنا بُرے لوگوں پر اور معاف کرنا ظالموں کو گویا نیکوں اور مظلوموں پر ظلم کرنا ہے ۔	۵۲۸	۱۲۹
۳۴۸	رحم کرنا سانپ پر گویا آدم کے اولاد پر ظلم کرنا ہے ۔	۵۵۸	۱۳۵
۳۴۹	رحم کرنا شیر پر گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے ۔	۶۲۹	۱۵۱
۳۵۰	رحم کر غریب رعیت پر تاکہ تو دشمن سے تکلیف نہ اُٹھا سکے	۸۸	۱۸
۳۵۱	رحم نہ کر اُس بیل پر جو زیادہ کھاتا اور بہت سوتا ہو ۔	۷۱۲	۱۶۳
۳۵۲	رزق ضرور خداوند کریم پہنچائے گا خواہ کوشش کرے یا نہ کرے ۔	۴۶۵	۱۱۲
۳۵۳	رزق کے پیدا کرنے میں کاہلی نہ کرنی چاہیئے ۔	۳۶۱	۸۳

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۳۵۴	رشوت خوار قاضی غیر مستحق کو بھی حقدار ثابت کرے گا۔	۷۳۶	۱۷۹
۳۵۵	رنج بیفائدہ اٹھاتے ہیں جو جمع تو کرتے ہیں مگر کھاتے نہیں اور علم تو پڑھتے ہیں مگر اُس پر عمل نہیں کرتے۔	۵۱۷	۱۲۶
۳۵۶	رنج وہ ہوتا ہے مرتبہ پاکر محکوم بننا۔ اور نازسے پلکر سختیاں برداشت کرنا۔	۴۴۷	۱۰۶
۳۵۷	رنجیدہ اور ترش روئی کے ساتھ اپنے عزیز کے پاس بھی نہ جا۔	۲۹۵	۶۶
۳۵۸	رنجیدہ رہتے ہیں چار شخص۔ چار شخصوں سے۔ محصول گذار بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بدمعاش چغلخور سے۔ بدکار عورت محتسب سے۔	۱۱۶	۲۴
۳۵۹	رنجیدہ نہو اگر خلایق سے تجھے نقصان پہنچے کیونکہ تکلیف اور راحت دونوں خدا کی جانب سے ہیں۔	۱۵۶	۳۲
۳۶۰	رنجیدہ ہونا چاہیئے اگر اوباش کسی بشر مند پر زیادتی کرے۔	۶۳۷	۱۵۴
۳۶۱	رندوں کے طریقے	۲۷۵	۶۱
۳۶۲	روزی بھی وہی خدا دے گا جس نے تجھے پیدا کیا اور بنایا۔	۴۶۵	۱۱۱
۳۶۳	روزی عقل و ہنر سے نہیں ملتی بلکہ خدا پہنچاتا ہے۔	۱۸۲	۳۸

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۳۶۴	روٹی سوکھی ہوئی ہو تو وہ بھی تھکے ہوئے مسافر کے حق میں کوفتوں سے بڑھکر ہے۔	۲۵۱	۵۶
۳۶۵	روٹی کا لینا فقیر کو اسی صورت میں حلال ہے جبکہ وہ اس کو دلجمعی اور عبادت کیواسطے لے۔	۲۴۹	۵۵
۳۶۶	روٹی کی امید میں جان کو خطرہ میں ڈالنا عقلمندی کے خلاف ہے	الف ۱۱۳	۲۳
۳۶۷	روٹی کو عارف لوگ صرف عبادت کی غرض سے مانگتے ہیں	۲۵۰	۵۵
	(ز)		
۳۶۸	زاہد کی شناخت یہی ہے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا ہو۔	۲۴۸	۵۵
۳۶۹	زبان آدمی کو اور بے مغزی جوز کو ہلکا کر دیتی ہے۔	۵۹۹	۱۴۵
۳۷۰	زبانِ خلق کا بند کرنا مشکل ہے۔	۳۹۷	۹۳
۳۷۱	زبان کو بند رکھ اگر کوئی کمال نہیں رکھتا۔	۵۹۹	۱۴۵
۳۷۲	زبانِ خلق سے چھٹکارا دشوار ہے۔	۲۳۱	۵۰
۳۷۳	زبان درحقیقت عقلمند کے منہہ کے دروازہ کی کنجی ہے۔	۱۵	۴
۳۷۴	زخمی (اکثر دیکھے گئے ہیں کہ) بچ گئے ہیں اور توانا جیں سدھارے۔	۲۲۰	۴۸
۳۷۵	زمانہ کی گردش کی شکایت نکر۔	۵۰۷	۱۲۳
۳۷۶	زمین اگر کھاری ہے تو تخم نہ بو۔	۶۵	۱۳

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۳۷۷	زمین کے کھاری ہونے سے اس میں پھل نہ اُگیں تو کیا باران کے طبعی لطافت میں اختلاف ہو سکتا ہے ۔	۶۴	۱۳
۳۷۸	زندگی جس کی نیکنامی کے ساتھ کٹی ہو درحقیقت اُس نے دولت جاوید حاصل کی ۔	۳۰	۵
۳۷۹	زنجیر ہے معشوقوں کی زلف عقلمندوں کے پاؤں میں ۔	۲۴۴	۵۴
۳۸۰	زنگ کھائے ہوئے لوہے کو صیقل صاف نہیں کر سکتی ۔	۲۲۳	۴۸
۳۸۱	زیادہ بولنے سے سچے دعوے بھی صحیح خیال نہیں کیے جاتے ۔	۷۰۳	۱۷۱
۳۸۲	زیادہ جانا کسی کے پاس اچھا نہیں ۔	۲۳۹	۵۳
۳۸۳	زیردستوں پر رحم نکرنے والا ۔ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہوتا ہے ۔	۷۲۴	۱۷۶
۳۸۴	زیردستوں کی غمگساری کر اور گردش زمانہ سے ڈر ۔	۸۰	۱۶
	(س)		
۳۸۵	سایہ میں اُلّو کے کوئی نہیں جاتا ۔	۴۷	۱۰
۳۸۶	سپاہ کو اپنی جان کے برابر پرورش کر ۔	۷۴	۱۵
۳۸۷	سپاہی بھی لڑنے کے لیے تامل نکریگا اگر تم اُس کو روپیہ دینے میں دریغ نکروگے ۔	۱۰۴	۲۱
۳۸۸	سپاہی کو روپیہ دے اگر تو اُس کی وفاداری دیکھا چاہتا ہے ۔	۱۰۶	۲۴

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ نمبر
۳۸۹	سچ بولنے والے سے کبھی قصور بھی ہو جائے تو معاف کر دیا جاتا ہے۔	۷۰۸	۱۷۲
۳۹۰	سچی بات کر کے قید میں گرفتار ہو جانا جھوٹی بات کر کے رہا ہو جانے سے بہتر ہے۔		
۳۹۱	سخت و سست نہ کہہ اس کو جو نرمی چاہے۔	۵۴۹	۱۳۴
۳۹۲	سختی اور نرمی کے برتنے میں عقلمند لوگ اعتدال سے کام لیتے ہیں۔	۵۶۴	۱۳۶
۳۹۳	سختی اور نرمی ملی جلی رہنی چاہیئے۔	۵۶۲ / ۵۶۳	۱۳۶
۳۹۴	سخی بن اگر ہو سکے ورنہ سرو کی طرح آزاد رہ۔	۷۴۰	۱۸۰
۳۹۵	سخی کے عیوب کو اس کی سخاوت پوشیدہ کر دیتی ہے۔	۷۴۳	۱۸۱
۳۹۶	سخی مشہور ہو جانے کے بعد مال کے خرچ کرنے میں دریغ نکرنا چاہیئے۔	۴۵۸	۱۰۹
۳۹۷	سرداری چاہتا ہے تو بخشش کر کیونکہ دانے بوئے بغیر درخت نہیں اوگتا۔	۱۳۳	۲۷
۳۹۸	سریلی آواز دل کو خوش کرتی ہے۔	۲۲۸	۵۰
۳۹۹	سفر کے بغیر آدمی تجربہ کار اور کامل نہیں بن سکتا۔	۳۳۱ / ۳۳۲	۷۵ / ۷۶
۴۰۰	سفر کے فوائد کی تفصیل۔	۳۳۰	۷۵
۴۰۱	سفلہ احسان فراموش ہوتا ہے۔	۷۱۰	۱۷۲

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۴۰۲	سونا اور چاندی ہر پتھر میں نہیں نکلتا۔	۴۶۲	۱۱۱
۴۰۳	سونا معدن کے کھودنے سے اور بخیل کا مال اُس کے مرجانے سے باہر آتا ہے۔	۴۲۲	۱۷۵
۴۰۴	سونے چاندی سے خود فائدہ اٹھا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا	۳۱۸	۷۲
۴۰۵	سونے کے پیالہ کی قیمت نہ گھٹیگی اگر پتھر سے اُس کو توڑ ڈالا جائے۔	۶۳۸	۱۵۴
۴۰۶	سونے کو کسوٹی اور بخیل کو فقیر پہچانتا ہے۔	۷۹۴	۱۲۰
۴۰۷	سہیل (ستارہ) کی روشنی کا اثر ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔	۴۶۳	۱۱۱
	(ش)		
۴۰۸	شادی بدوں مردمی آزمائے کے نکرے۔	۲۹	۷
۴۰۹	شاعر کی مدح سرائی ہرگز نہ سُن۔	۵۸۱	۱۴۱
۴۱۰	شاگرد بے اعتقاد اور راستہ کا نہ جاننے والا مثل عاشق بےزر اور پرندے بے پر کے ہے۔	۶۸۵	۱۶۵
۴۱۱	شریف آدمی کا مرتبہ اُس کے تنگدست ہوجانے سے نہیں گھٹتا۔	۳۱۴	۷۳
۴۱۲	شکاری جو ہمیشہ شکار پکڑتا ہے ایک روز خود شکار بنے گا۔	۳۲۰	۷۲

نمبر سلسلہ		نمبر قول	نمبر صفحہ
۴۱۳	شکر بجا لا خداوند کریم کا جس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی ۔	۵۱۵	۱۲۶
۴۱۴	شکر کی قیمت اُس کے ذاتی جوہر کی وجہ سے ہے ۔	۶۴۴	۱۵۵
۴۱۵	شہوت پرستی سے بچنے کے متعلق باپ کی ایک نصیحت ۔ شہوت کی آگ سے بچنا چاہیئے تاکہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار نہ ہو ۔	۵۸۹	۱۴۳
۴۱۶	شہوت جو مقبول خلائق ہونے کی غرض سے ترک کیجائے وہ حرام ہے ۔	۶۵۷	۱۵۸
۴۱۷	شیخی بگھارنا چھوڑ دے ۔	۲۶۵	۵۸
۴۱۸	شیریں کلامی سے ہاتھی بھی ایک بال میں کھینچا جا سکتا ہے ۔	۳۵۳	۸۱
	(ص)		
۴۱۹	صبر جس میں نہیں وہ عقلمند نہیں ۔	۲۸۰	۶۳
۴۲۰	صبر سے کام بنتا ہے اور جلدی سے بگڑتا ہے ۔	۵۹۶ / ۵۹۷	۱۴۴
۴۲۱	صبر کر اگر تو کسی کو آسودہ اور کسی کو رنجیدہ پائے یہانتک کہ وہ آسودہ فنا ہو جائے ۔	۱۶۶	۳۵
۴۲۲	صبر کر اگر کسی سے تکلیف پہنچے ۔	۲۶۳	۵۸
۴۲۳	صبر کرنا تیر انداز کا تیر چھوڑنے کے قبل عقلمندی ہے	۶۳۴	۱۵۳

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۴۲۴	صبر کرنا سیکھ اگر منزل مقصود کو پہنچا چاہتا ہے۔	۴۳۲	۱۰۲
۴۲۵	صبر کرنے سے ہی لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچے انگور کھٹے ہوتے ہیں۔	۴۱۶	۹۷
۴۲۶	صحبت بد کے سبب سے خاندان نوح علیہ السلام معدوم ہوگیا۔	۵۷	۱۲
۴۲۷	صحت مرض کی امید اُسیوقت کیجاسکتی ہے جب نبض مریض کسی طبیعت شناس حکیم کو دکھائی جائے۔	۶۹۴	۲۸
	(ض)		
۴۲۸	ضرورت لاحقہ کے وقت فاصلہ بعیدہ سے کسی چیز کا منگوانا بے سود ہے۔	۱۲۰	۲۵
۴۲۹	ضعیف آدمی اپنے کو جوان نہیں بنا سکتا۔	۴۳۷	۱۱۳
۴۳۰	ضعیفی جب آگئی تو بچپنا چھوڑ دے۔	۴۳۴	۱۰۳
۴۳۱	ضعیفی میں جوانی کے مزے نہ ڈھونڈو۔	۴۳۵	۱۱۲
۴۳۲	ضعیفی میں شادی کرنا باعث نجاست ہے۔	۴۳۸	۱۱۳
	(ط)		
۴۳۳	طاقتور سے لڑنا نادانی ہے۔	۶۲۰	۱۴۹

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر	صفحہ
۴۳۴	طاقتور سے لڑنیوالا اپنے ہی ہلاکت کا معاون ہے ۔	۶۱۹	۱۴۹
۴۳۵	طاقتور سے مقابلہ کر جب تک کہ زمانہ اپنے موافق نہ ہو ۔	۱۴۹	۱۳۰
۴۳۶	طمع چھوڑ دے (اگر تو مرد ہے) دانہ تسبیح کو پھیرنا بے سود ہے ۔	۴۹۱	۱۱۹
	(ظ)		
۴۳۷	ظالم اور مردم آزار کا مرنا ہی بہتر ہے ۔	۹۴	۱۹
۴۳۸	ظالم تو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا مگر لعنت ہمیشہ قایم رہتی ہے ۔	۱۳۶	۳۰
۴۳۹	ظالم کو اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ آئندہ خود عاجز ہو جائے تو کون اُس کی دستگیری کرے گا ۔	۱ الف	۱۹
۴۴۰	ظالم کو کسی کی بے آبروئی کا خیال نہیں ہوتا ۔	۴۱۹	۹۸
۴۴۱	ظالم کو نصیحت کرنا بے سود ہے ۔	۲۲۴	۴۹
۴۴۲	ظالمانہ زندگی سے مرنا ہی اچھا ہے ۔	۹۵	۱۹
۴۴۳	ظلم و زیادتی خلق اللہ پر نکر ۔	۱۶۰	۴۲
	(ع)		
۴۴۴	عابد جزائے طاعت اور سوداگر قیمت مال چاہتے ہیں ۔	۱۹۴	۳۱
۴۴۵	عابد جو خدا کی عبادت کرنے کے لئے گوشہ نشین نہ ہو	۶۵۸	۱۵۸

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر شعر	نمبر صفحہ
	اُس کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔		
۴۴۶	عابد روزہ دار سے سخی اچھا جو خود کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔	۶۵۶	۱۵۸
۴۴۷	عاجز سمجھ اپنے کو اگر خدا تجھے چشم بصیرت دے۔	۲۱۰	۴۵
۴۴۸	عاجز ہی عاجزوں کا حال جانتا ہے۔	۶۷۲	۱۶۲
۴۴۹	عادتوں سے جان سکتے ہیں کہ آدمی کی علمیت کیسی ہے۔	۶۱۴	۱۴۸
۴۵۰	عارفوں کی علامت ظاہری اُن کی گُدڑی ہے اور اُن کی گُدڑی ہی دنیا کو دھوکا دینے کے لئے کافی ہے۔	۱۹۹	۴۲
۴۵۱	عاقبت کا سامان آپ ہی اپنی زندگی میں کرلے۔	۱۲	۳
۴۵۲	عالم بے عمل اور پرہیزگار بے علم مثل درخت بے ثمر اور خانۂ بے در کے ہیں۔	۶۸۵	۱۶۵
۴۵۳	عالم جو جاہلوں میں ہو مثل اُس معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہو۔	۶۴۹	۱۵۶
۴۵۴	عالم جو خود ہی گمراہ ہو دوسروں کی رہنمائی کیا کرے گا۔	۲۵۶	۵۷
۴۵۵	عالم ناپرہیزگار سے جاہل پریشان حال اچھا۔	۶۶۵	۱۶۰
۴۵۶	عالم وہی ہے جو خود کوئی بُرا کام نکرے اور دوسروں کو منع کرے۔	۲۶۵	۵۶
۴۵۷	عالم ہوکر اپنے من مانے کام کرنے والا مثل اندھے	۵۲۱	۱۲۷

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
	مشغولی کے ہے ۔		
۴۵۸	عبادت الہی کوئی نکرتا اگر اس کے ساتھ خیرات بھی لازمی ہوتی ۔	۴۴۱	۱۰۴
۴۵۹	عبادت الہی میں وہی مشغول رہ سکتا ہے جس کا دل روزی کے لئے پراگندہ نہ ہو ۔	۴۹۰	۱۱۹
۴۶۰	عبرت حاصل کرو اوروں کے مصیبتوں کو دیکھکر ۔	۷۱۵	۱۷۴
۴۶۱	عدل کے باعث نوشیرواں کا نام زندہ ہے ۔	۳۷	۸
۴۶۲	عذاب آخرت میں مبتلا ہوگا اگر کوئی شخص دنیا میں ادب سیکھکر اچھا راستہ اختیار نہیں کرے گا ۔	۷۱۴	۱۷۳
۴۶۳	عشق کرنے کے بعد پرہیزگاری باقی نہیں رہتی ۔	۳۸۹	۹۱
۴۶۴	عقل اور راو لاد اپنی اپنی ہر ایک کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۔	۵۸۴	۱۴۳
۴۶۵	عقل کے خلاف ہے دوا کا محض قیاس اور گمان پر کھالینا اور بغیر قافلہ کے نامعلوم راستہ چلنا ۔	۶۹۳	۱۶۸
۴۶۶	عقلمند آدمی سخت کلام کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے ۔	۳۷۷	۸۷
۴۶۷	عقلمند آدمی سوال کئے بغیر جواب نہیں دیتا ۔	۷۰۳	۱۷۱
۴۶۸	عقلمند آدمی کی تدبیر بھی بعض وقت کارگر نہیں ہوتی ۔	۳۶۵	۸۴
۴۶۹	عقلمند آدمی کی قدر مثل سونے کے ہر جگہ ہوتی ہے ۔	۳۳۴	۷۶
۴۷۰	عقلمند چھوٹا ہی کیوں نہو بڑے بیوقوف سے بہتر ہے ۔	۳۹	۹
۴۷۱	عقلمند علحدہ ہوجاتا ہے جب دو شخصوں میں لڑائی دیکھتا ہے	۷۲۷	۱۷۷

باب	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
	اور ٹھہر جاتا ہے جب صلح دیکھتا ہے۔		
۴۷۲	عقلمندوں کا کام نہیں ہے بشیر سے لڑنا اور تلوار پر مکا مارنا۔	۶۱۷	۱۴۸
۴۷۳	عقلمند مثل صندوقچہ عطار کے ہے۔ خاموش اور رہنما اور نادان مثل ڈھول کے ہے۔ آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر سے خالی۔	۶۴۸	۱۵۶
۴۷۴	عقلمندوں کو بے وقوفوں سے اور بے وقوفوں کو عقلمندوں سے نفرت رہتی ہے۔	۴۰۴	۹۵
۴۷۵	عقلمندوں میں باہمی عداوت نہیں ہوتی۔	۳۷۶	۸۷
۴۷۶	عقلمندی سے بعید ہے سانپ کو مار کر اس کے بچوں کو پالنا۔	۵۴	۱۱
۴۷۷	عقلمندی نہیں ہے چغلخوری کر کے دو آدمیوں میں لڑائی لگانا۔	۵۴۳	۱۳۲
۴۷۸	عقل بنفس کے پنجہ میں اس طرح پھنسی ہوئی ہے جس طرح کہ عاجز مرد حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں۔	۶۵۲	۱۵۷
۴۷۹	عقل و ادب سیکھو، کھیل کو چھوڑ دو۔ ورنہ آئندہ پچھتاؤ گے۔	۴۵۷	۱۰۹
۴۸۰	علم پڑھ کر جو اس پر عمل نہ کرتا ہو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے ہل چلایا مگر تخم نہ بویا۔	۶۰۷	۱۴۶
۴۸۱	علم کا پڑھنا دین کے نگہبانی کے لئے ہے نہ شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے۔	۵۱۹	۱۲۷

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حدیث	نمبر صفحہ
۴۸۲	علم کا پڑھنا بے سود ہے جبکہ اُس پر عمل نہ ہو۔	۵۱۸	۱۲۷
۴۸۳	علم کو معاوضہ لیکر پڑھانا اور پارسائی نمائش کے لئے کرنا گویا اپنے خرمن کو جلانا ہے۔	۵۲۰	۱۲۷
۴۸۴	عمارتیں کسی کا ساتھ نہیں دیتیں۔	۹	۳
۴۸۵	عمر کو رائیگاں کرنیوالا مثل اُس شخص کے ہے جس نے روپیہ دیا مگر خریدا کچھ نہیں۔	۵۲۲	۱۲۸
۴۸۶	عمل کرنے کی کوشش کر پھر جو چاہے پہن۔	۲۰۰	۴۳
۴۸۷	عورت اگر گھر میں بد ہو تو یہ دنیا ہی (شوہر کے حق میں) دوزخ ہے	۲۴۲	۵۳
۴۸۸	عورت جو جوان ہو اُس کو زر و زیور مرغوب نہیں ہوتا بلکہ مرد جوان مرغوب ہوتا ہے۔	۴۳۹	۱۰۳
۴۸۹	عورت جو جوان ہو وہ اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بہتر سمجھتی ہے مگر بوڑھے مرد کا بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔	۴۲۹	۱۰۱
۴۹۰	عیالدار آدمی کو بے فکری نہیں رہتی۔	۲۴۳	۵۴
۴۹۱	عیب جس کو بادشاہ پسند کرتا ہے ہنر ہی سمجھا جاتا ہے۔	۸	۳
۴۹۲	عیب جوئی نکرو۔	۴۲۳	۹۹
۴۹۳	عیب کو جب دوسروں کے عیوب تیرے روبرو بیان کرے گا تو ضرور وہ تیرے عیوب دوسروں سے کہے گا۔	۱۹۶	۴۲

صفحہ	نمبر قول	خلاصۂ مضمون	نمبر سلسلہ
۵۱	۲۳۲	عیب نہیں چھپ سکتے۔ انسان نہ دیکھے تو خدا دیکھتا ہے۔	۴۹۴
۸۹	۳۸۳	عیوب ذاتی ہنر ہی معلوم ہوتے ہیں جب تک کہ دوسرے لوگ ظاہر نہ کریں۔	۴۹۵
۱۴۶	۶۰۶	عیوب مخفی کسی کے فاش نہ کر۔	۴۹۶
		(غ)	
۳۷	۱۷۷	غرضمندوں سے کام نکال۔	۴۹۷
۶	۲۶	غرور کا انجام ذلت ہے۔	۴۹۸
۱۳۷	۵۶۸	غرور کرنا اچھا نہیں ہے۔	۴۹۹
۷۶	۳۳۳	غریب آدمی وطن میں بھی مثل مسافر کے تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔	۵۰۰
۳۶	۱۷۳	غریب کی لائی ہوئی چھاچھ میں پانی دو حصہ ہوگا اور ایک حصہ دہی۔	۵۰۱
۱۶۲	۶۷۴	غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ تک نہ مانگ۔	۵۰۲
۱۱۲	۴۶۴	غلاف کعبہ کی عظمت اس وجہ سے ہے کہ وہ چند روز بزرگ کی صحبت میں رہا تھا۔	۵۰۳
۹۱	۳۸۸	غلام ایسا ہونا چاہیئے جو مضبوط اور محنتی ہو۔	۵۰۴
۱۱۵	۴۷۸	غلام پر زیادہ سختی نہ کر کیونکہ اُسے تو نے خریدا ہے مگر اپنی قدرت سے پیدا نہیں کیا۔	۵۰۵

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ نمبر
۵۰۶	غم وہی اچھا جس کے بعد خوشی حاصل ہو۔	۷۱۹	۱۷۵
۵۰۷	غیب داں خلقت ہوتی تو کوئی بھی آرام نہیں پاتا۔	۷۲۱	۱۷۷
	(ف)		
۵۰۸	فاقہ کھینچے ہوئے شخص کو موت سہل معلوم ہوگی مگر آسودہ حال کو مشکل۔	۴۸۴	۱۱۷
۵۰۹	فرمانبردار پر مہربانی کیا کر اگر تو اُس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔	۷۳	۱۴
۵۱۰	فرمانبرداری ہی میں سرداری ہے۔	۱۵۸ / ۱۵۹	۳۳
۵۱۱	فساد اور جھگڑے کا موقع دکھائی دے تو صبر اور نرمی اختیار کر۔	۳۵۲	۸۱
۵۱۲	فصل کے کاٹنے کا وقت آپہنچنے کے بعد کھیت میں سبزہ نہیں لہلہا سکتا۔	۴۳۶	۱۰۲
۵۱۳	فضول خرچی جلد مفلس بنا دے گی۔	۱۰۰	۲۰
۵۱۴	فقیر آدھی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدھی دوسرے فقیروں کو بخش دیتا ہے۔	۴۹	۱۰
۵۱۵	فقیر اگر ہمیشہ ایک حالت پر رہتا تو کسی کی پرواہ نہ کرتا۔	۲۱۲	۴۵
۵۱۶	فقیر قانع مالدار سے اچھا ہے۔	۵۸۷	۱۴۲
۵۱۷	فقیر کا صبر سخی کے خیرات سے اچھا۔	۲۳۸	۵۲
۵۱۸	فقیر کسی کی پرواہ نہ کرتا اگر امید نہ ہوتی۔	۱۶۹	۳۶

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر	صفحہ
۵۱۹	فقیر کو جہاں رات ہوئی وہی مقام اُس کا سرا ہے۔	۲۴۸	۸۰
۵۲۰	فقیر لنگر خانے کے روٹی کا خواہاں نہیں ہوتا۔	۲۴۷	۵۵
۵۲۱	فقیروں کا جُبّہ صبر و تحمل ہے اگر یہ صفت نہ ہو تو جبّہ کا پہننا مکاری ہے۔	۲۶۱	۵۸
۵۲۲	فقیروں کے طریقوں کی تفصیل	۲۶۵	۶۱
۵۲۳	فقیروں کے ناپسندیدہ حرکات کسی کو نہیں معلوم ہوتے۔	۴۵۰	۱۰۲
	(ق)		
۵۲۴	قاضی کے دانت شیرینی سے کُند ہوتے ہیں۔	۷۳۵	۱۷۹
۵۲۵	قبر میں امیر اور غریب نہیں پہچانے جاتے۔	۱۴۰	۳۵
۵۲۶	خدا کی تکلیف پوچھتا ہے تو تکلیف زدہ کے ساتھ کچھ سلوک بھی کرے	۴۶۵	۱۴۲
۵۲۷	قدر اُسی چیز کی ہوتی ہے جو مشکل سے ملتی ہے جیسے (لعل)	۵۹۵	۱۴۴
۵۲۸	قدر نہ ہوتی شب قدر کی اگر سب راتیں شب قدر ہی ہوتیں۔	۶۱۱	۱۴۷
۵۲۹	قرض ایسے شخص کو نہ دو جو نماز نہ پڑھتا ہو۔	۶۶۹	۱۶۱
۵۳۰	قسمت اگرچہ مقدم ہے مگر تدبیر کا کرنا بھی شرط ہے۔	۳۴۵	۷۹
۵۳۱	قصابوں کے تقاضے سے گوشت کی تمنا میں مرنا اچھا۔	۲۹۳	۶۲
۵۳۲	قضا کبھی نہیں ٹلتی کتنی ہی آہ و زاری کرو۔	۶۷۸	۱۶۳

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
۵۳۳	قطروں سے ہی دریا بنتا ہے۔	۶۵۹	۱۵۹
۵۳۴	قناعت اختیار کر اگر خوشگوار دولت کا خواہاں ہے۔	۲۳۷	۵۲
۵۳۵	قناعت سے زیادہ اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	۲۷۹	۶۳
۵۳۶	قوت بازو سے روٹی کمانیوالا کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	۳۰۴	۶۸
۵۳۷	قوت وار بازو رکھنے والے کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ اپنی جوانمردی عاجزوں پر جتلائے۔	۷۲۵	۱۷۶
۵۳۸	قوم کی سب بے آبروئی ہو جاتی ہے اگر اس میں کا ایک شخص ہی بیوقوفی کرتا ہے۔	۲۰۴ / ۲۰۵	۴۳
۵۳۹	قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے حسب ونسب نہیں	۴۶۷	۱۱۳
۵۴۰	قیامت کے دن بڑی حسرت ہوگی جب نیکبخت غلام بہشت میں اور بدکار آقا دوزخ میں بھیجا جائے گا۔	۴۷۹	۱۱۶
۵۴۱	قیمت لعل اور پتھر کی ایک ہوتی. اگر بدخشاں کے سب پتھر لعل ہوتے۔	۶۱۲	۱۴۷

(ک)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
۵۴۲	کار مفوضہ کے کرنے میں نہ گھبرا۔	۱۲۵	۲۶
۵۴۳	کتا احسان فراموش نہیں ہوتا۔	۷۱۰	۱۷۲
۵۴۴	کتے (دو) ایک مردار پر لڑ مرتے ہیں۔ مگر دس آدمی	۵۸۵	۱۴۲

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	[illegible]	[illegible]
	ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں۔		
۵۴۵	کتے کو اگر ڈھیلا مارو تو ہڈی سمجھکر خوش ہوتا ہے۔	۵۰۰	۱۲۱
۵۴۶	کتے کو کتنا ہی دھو و پلید کا پلید رہے گا۔	۴۴۴	۱۰۵
۵۴۷	کتے کو گوشت ملجائے تو وہ تمیز نہیں کرتا کہ وہ اونٹ کا ہے یا گدہے کا۔	۵۰۲	۱۲۱
۵۴۸	کچے کھیت کو جو شخص کھا ڈالے گا۔ اُس کو کھلے کیوقت خوشے چننا پڑے گا	۱۳	۴
۵۴۹	کتے نے آدمی کا مرتبہ پایا (نیکوں کے ساتھ رہنے سے)	۵۸	۱۲
۵۵۰	کسی کام کو کرنے میں تشویش پیدا ہو تو وہ پہلو اختیار کرجسکے بے ضرر کے انجام پائے۔	۵۴۸	۱۳۳
۵۵۱	کمزوروں کو نہ ستا۔	۷۲۶	۱۷۶
۵۵۲	کمینہ اور بے ایمان ہے وہ شخص جو اپنے مالک قدیم کے تھوڑے سے تغیر پر قدیمی حقوق کو بھولجائے۔	۱۰۵	۲۱
۵۵۳	کمینہ۔ دولتمند ہو جانے کے بعد چانٹی کھانے لائق ہوجاتا ہے۔	۳۰۶	۶۹
۵۵۴	کمینہ۔ جب کسی ہنر میں سربر نہیں ہوتا تو غیبت کرنے لگتا ہے۔	۴۲۴	۱۵۰
۵۵۵	کمینہ۔ کے دروازہ میں سونے کے سنگیں بھی جڑی ہوں تو وہ شریف نہیں کہا جاسکتا۔	۳۲۴	۷۳

نمبر	خلاصہ مضمون	جملہ	صفحہ
۵۵۶	کمینہ کے ساتھ نرمی سے پیش آنے سے اُس کا غرور بڑھتا ہے۔	۶۶۳	۱۶۰
۵۵۷	کمینہ کی صحبت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔	۵۶	۱
۵۵۸	کمینہ کو بڑے بڑے خدمات عقلمند لوگ نہیں دیتے۔	۴۷۷	۱۱۵
۵۵۹	کمینہ ہے جو اپنی قوت سے ناتوان کا ہاتھ مروڑے۔	۳۰۶	۶۹
۵۶۰	کھانا زیادہ کھالیا جائے تو وہ نقصان کرے گا۔	۲۸۸ / ۲۸۹	۶۵
۵۶۱	کھانا (غذا) صرف زندہ رہنے اور عبادت کرنے کیلئے ہے	۲۸۵	۶۴
۵۶۲	کھانا متوسط مقدار میں کھانا چاہیئے۔	۲۸۷	۶۵
۵۶۳	کھانا کم کھانے سے آدمی فرشتہ خصلت بنتا ہے	۴۸۶	۱۱۸
۵۶۴	کھانا کھانے میں (داناؤں۔ عابدوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں اور رندوں کے) فرق ہے۔	۶۲۶	۱۵۰
۵۶۵	کھانا کم کھانے کی عادت سختی کو آسان کر دیتی ہے۔	۲۸۶	۶۴
۵۶۶	کھوٹے سکوں کی طرح عیوب مخفی مصیبت کے دن کچھ کام نہ آئیں گے۔	۲۰۸	۴۴
۵۶۷	کیچڑ زیادہ ہوجاتا ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔	۴۱۲	۹۷
	(گ)		
۵۶۸	گدھا اچھا شیر مردم خوار سے۔	-	-

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	نمبر حصہ
۵۶۹	گدھا اگر مکہ کو بھی جا کر آئے تو گدھا ہی رہے گا۔	۴۴۵	۱۰۵
۵۷۰	گدھا صرف بوجھ اٹھانے کی وجہ سے عزیز ہے۔	۱۴۰	۲۹
۵۷۱	گدھے کا بوجھ زمین پر گرا ہوا دیکھ پائے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔	۴۷۶	۱۶۳
۵۷۲	گردش زمانہ سے رنجیدہ مت ہو۔ صبر کا ثمرہ شیریں ہوتا ہے۔	۱۲۶	۲۶
۵۷۳	گردش زمانہ نے اچھے اچھے عیش کئے ہوئے لوگوں کی قبروں کے اطراف میں بھی کانٹے اگا دئے۔	۴۱۱	۹۶
۵۷۴	گناہ برا ہے خصوصاً عالم کیلئے تو بہت ہی برا۔	۶۶۴	۱۷۰
۵۷۵	گنہگار توبہ کرتے ہیں عارف بخشش چاہتے ہیں۔	۱۹۳	۴۱
۵۷۶	گنہگاروں کو بھی شفقت کی نظر سے دیکھو۔	۲۶۰	۵۷
۵۷۷	گوشہ عافیت اختیار کرنے سے کوئی عیب جوئی اور حرف گیری نہیں کر سکتا۔	۱۰۸	۲۲
۵۷۸	گھر چھوڑنے کے بعد کل دنیا اپنی ہی جگہ ہے۔	۳۴۷	۸۰
۵۷۹	گھر تو گرنے کو ہے اور صاحب مکان اس کے نقش و نگار وغیرہ کی فکر میں ہے۔	۴۲۵	۱۰۰
۵۸۰	گھوڑا دبلا ہی کیوں نہ ہو گدھے سے اچھا۔	۴۱	۹
۵۸۱	گھوڑا ہی لڑائی میں کام آتا ہے (دبلا کیوں نہ ہو) بیل کام نہیں آتا۔	۴۴	۹

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر	نمبر صفحہ
۵۸۲	گھوڑے سے سوار کو کیچڑ میں دھنسے ہوئے گدھے کا خیال بھی ضرور ہے۔	۶۷۳	۱۶۲
	(ل)		
۵۸۳	لالچ کی گردن اونچی ہوا کرتی ہے۔	۳۶۷	۸۴
۵۸۴	لالچی ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہی رہتا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہوتا ہے۔	۵۸۶	۱۳۱
۵۸۵	لالچی کی سیری کبھی نہ ہوگی۔	۴۹۹	۱۲۱
۵۸۶	لالچی اخشن کو بھی دسترخوان سمجھتا ہے۔	۵۰۱	۱۲۱
۵۸۷	لالچ کا دروازہ اپنے اوپر کھلنے کے بعد پھر اُس کو سختی سے بند کر دینا چاہئے۔	۱۰۲	۳۱
۵۸۸	لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ جب معدہ بھرا ہوتا ہے	۲۹۰	۶۵
۵۸۹	لڑائی جو دو شخصوں میں ہوتی ہے وہ مثل آگ کے ہے اور چغلخور اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہوتا ہے۔	۵۴۲	۱۳۲
۵۹۰	لڑائی کا موقع دکھائی دے تو نرمی اختیار کر۔	۳۵۴	۸۱
۵۹۱	لڑائی کے ہتیار نامردوں کے جسم پر بے سود ہیں۔	۲۰۲	۴۳
۵۹۲	لڑائی لکرمت ہاتھی سے۔	۶۱۸	۱۴۹
۵۹۳	لڑائی (مینڈھے سے) کریگا تو جلد اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	۶۱۶	۱۴۸

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۵۹۴	لڑکے میں نرمی اور دلیری کی صفت ہو تو اُس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔	۳۳۸	۷۷
۵۹۵	لڑائی نکر اُس سے جو صلح چاہے۔	۵۵۰	۱۳۴
۵۹۶	لڑنے میں جو چُست نہو وہ معاملہ کا بھی ٹھیک نہ ہوگا۔	۶۰۹	۱۴۷
۵۹۷	لڑتو ایسے شخص سے جس پر غالب آسکو یا اپنے کو بچا سکو۔	۱۸	۵
۵۹۸	لعل کو (جو پتھر ہے مگر برسوں کے بعد لعل بنتا ہے) دم بھر میں نہ توڑ۔	۶۵۱	۱۵۷
۵۹۹	لکڑی سوکھ جانے کے بعد موڑی نہیں جاسکتی۔	۴۵۲	۱۰۸
۶۰۰	لنگڑا اگر صا منزل سطے کرجاتا ہے اور تیز گھوڑا رہجاتا ہے	۲۲۰	۴۸
۶۰۱	لوہے کا جوہر ہی اچھا نہ ہو تو کوئی صیقل گر اُس کو اچھا نہیں بنا سکتا۔	۴۴۲	۱۰۵
۶۰۲	لیاقت دولت کے جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے قبضہ میں لانے میں لیاقت ہے۔	۴۷۵	۱۱۵
۶۰۳	لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا بھید تجھپر کھلے گا۔ (م)	۴۱۴	۹۷
۶۰۴	مارتے ہیں جوانمرد دشمن کو زور سے اور معشوق عاشق کو محبت سے (م)	۳۹۲	۹۲
۶۰۵	مال آرام کے لئے ہے نکہ زندگی مال جمع کرنیکے لئے	۵۱۰	۱۲۵

نمبر	خلاصہ مضمون	[illegible]	[illegible]
۶۰۶	مالدار (افزونی مال کے) زیادہ تر محتاج ہیں۔	۸۴	۱۴
۶۰۷	مانگ لا کر نئے کپڑے پہننے سے پرانے کپڑے پہننا بہتر ہے۔	۲۸۲	۶۳
۶۰۸	مانگنے کی ذلت سے مفلسی اچھی۔	۲۹۷	۴۷
۶۰۹	مانگنے والا ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔	۳۶۶	۸۳
۶۱۰	محاسبہ کا ڈر نہیں ہوتا جس کا حساب پاک ہے۔	۱۱۷	۲۳
۶۱۱	محتاج بحالت زار کچھ مانگے تو (خوشی سے) دے۔	۲۲۷	۴۹
۶۱۲	محتاج کسی پر زور چلا نہیں سکتا۔	۳۵۰	۸۰
۶۱۳	محتاج اور مصیبت زدوں کی مدد کر جب تیرا زمانہ عروج پر ہو	۲۲۶	۴۹
۶۱۴	محسن سے اتفاقیہ طور پر تکلیف بھی پہنچے تو تو اُس کو معاف کر۔	۱۵۵	۳۲
۶۱۵	محفل کی محفل آزردہ ہو جاتی ہے اگر اُس میں کوئی بیجا و بے گستاخی کر بیٹھتا ہے۔	۲۰۶ / ۲۰۷	۴۳
۶۱۶	محنت سے پیدا کیا ہوا ساگ اور سرکہ۔ گاؤں کے چودھری کے حلوے سے اچھا۔	۶۹۲	۱۴
۶۱۷	مدعی کا بیان صحیح نہیں سمجھا جا سکتا۔	۲۵۸	۵۷
۶۱۸	مذاق اور مسخراپن چھوڑ اور اپنے مرتبہ پر قایم رہ۔	۱۱۱	۲۳
۶۱۹	مرتے وقت بجز کفن کے اور کچھ ساتھ نہیں لیجاتے	۲۷۴	۶۱

سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ نمبرات
	امیر ہوں یا غریب ۔		
۶۲۰	مرد بے مروت مثل عورت کے ہے ۔ اور لالچی پرہیزگار مثل لٹیرے کے ۔	۶۸۷	۱۶۶
۶۲۱	مرد کی زینت مردمی ہے اور عورتوں کی زینت خوبروئی اور خوش لباسی ۔	۴۳۱	۱۰۱
۶۲۲	مردم آزار فقیر سے نیک خو سپاہی اچھا ۔	۶۸۶	۱۶۶
۶۲۳	مردم آزار کا مددگار مصیبت کے دن کوئی نہیں ہوگا ۔	۵۹۱	۱۴۳
۶۲۴	مردم آزار انسان سے گدھے اور بیل اچھے ہیں ۔	۱۴۱	۲۹
۶۲۵	مردوں کو کوشش کرنا چاہئیے ۔	۴۵	۹
۶۲۶	مرض جب بڑھ جاتا ہے تو گنڈا اور تعویذ کچھ کام نہیں آتے	۴۲۷	۱۰۰
۶۲۷	مرنا تخت پر ہو یا زمین پر یکساں ہے ۔	۳۶	۸
۶۲۸	مرنیوالا تو مر رہا ہے اور اس کی عورت اوسکو صندل مل رہی ہے ۔	۴۲۶	۱۰۰
۶۲۹	مسافر کی کمر میں بھوک کے وقت اشرفی اور ٹھیکری یکساں ہے	۳۱۰	۶۹
۶۳۰	مسافر کو جان کی امید چھوڑ دینی چاہئے اگر وہ رات کے وقت جنگل میں سو جائے ۔	۲۱۵	۴۶
۶۳۱	مشتاق رکھنا بیزار کر دینے سے اچھا ہے ۔	۳۹۹	۹۴
۶۳۲	مشک وہ ہے جو خود ہی خوشبو دے نہ کہ عطار اس کو	۶۴۷	۱۵۶

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر مقولہ	نشان صفحہ
	بیان کرے۔		
۶۳۳	مشورہ عورتوں سے اور سخاوت مفسدوں کے ساتھ کرنا نہ چاہیے	۶۲۸	۱۵۱
۶۳۴	مصیبت کے زمانہ میں فریادرسی چاہتا ہے تو بخشش کیا کر۔	۷۲	۱۴
۶۳۵	مضمون خط کا وہی جانے جس نے اس کو لکھا ہے۔	۱۹۸	۴۲
۶۳۶	مظلوم کے آہ کا اثر جلتی ہوی آگ سے بھی تیز ہوتا ہے۔	۱۳۹	۲۹
۶۳۷	معرفت کی روشنی دیکھا چاہتا ہے تو پیٹ کو کھانے سے نہ بھر	۲۳۰	۵۰
۶۳۸	معشوق سے ملنے کے اشتیاق میں مرنا ہی شرط عشق ہے	۴۰۲	۹۴
۶۳۹	معشوق کو اپنا دل دنیا گویا اپنی داڑھی اس کے حوالہ کرنا ہے	۴۰۱	۹۴
۶۴۰	معلوم ہوجانیوالی بات کے پوچھنے میں جلدی نکر۔	۶۹۶	۱۶۹
۶۴۱	مغرور اپنے سوا اور کسی کو نہیں دیکھتا۔	۲۰۹	۴۵
۶۴۲	مغرور منہ کے بل گرے گا۔	۲۶۴	۵۸
۶۴۳	مغز ہر ہڈی میں ہے اور آدمی ہر لباس میں۔	۵۵۵	۱۳۵
۶۴۴	مفلسوں کی (حرص کی) آنکھ کا بھرنا محال ہے اگر جنگل کی ریتی موتی بھی بنجائے۔	۴۹۸	۱۲۱
۶۴۵	مفلس ہے درحقیقت وہ شخص جو خدا کی اطاعت وعبادت میں کم اور دولت میں اوروں سے بڑا ہوا ہو۔	۴۹۳	۱۲۰
۶۴۶	مقابلہ نہیں کرسکتا شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور بادشاہ مفلسوں کا۔	۶۶۸	۱۶۱

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ نمبر
۶۴۷	مقسوم بغیر انکار۔ اور قضا کے بغیر موت نہیں آتی۔	۳۲۱	۷۳
۶۴۸	ملامت اپنے اوپر کرتا رہے گا تو کسی کی جھڑکی تو نہ سنے گا	۲۴۰	۵۳
۶۴۹	ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم۔	۵۶۵	۱۳۷
۶۵۰	ملک رانی کے قبل۔ تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل ضرور ہے۔	۶۵۵	۱۵۸
۶۵۱	ملک کی رونق اور دین کی ترقی۔ عقلمندوں اور پرہیزگاروں سے ہوتی ہے۔	۵۲۳	۱۲۸
۶۵۲	منت ہمسایہ اٹھا کر بہشت میں جانا اور دوزخ کا عذاب سہنا دونوں برابر ہے۔	۲۸۳	۶۳
۶۵۳	موت آنے کے بعد بادشاہ اور فقیر میں تمیز باقی نہیں رہتی	۱۲۷	۳۵
۶۵۴	موت آئے بغیر آدمی نہیں مرتا پھر بھی آدمی اژدہے کے منہ میں عمداً نہ جانا چاہیے۔	۳۴۶	۷۹
۶۵۵	موت جب آپہنچتی ہے تو بھاگنے والے کے پاؤں کو بھی باندھ دیتی ہے۔	۳۲۲	۷۳
۶۵۶	موت سے پہلے مرنا اور مقسوم سے بڑھ کر کھانا بعید از عقل ہے	۶۷۷	۱۶۳
۶۵۷	موت کے آئے بغیر شیر بھی نہیں کھائے گا۔	۶۸۱	۱۶۴
۶۵۸	موتی جو اچھا ہوتا ہے ہر شخص اس کا خریدار ہوتا ہے۔	۳۳۹	۷۸
۶۵۹	موتی کی نفاست نہیں جاتی اگر وہ کیچڑ میں بھی گر پڑے۔	۶۴۱	۱۵۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ کتاب
۶۶۰	موحد کی شناخت یہی ہے کہ اُس کو نہ دولت کی پرواہ ہو نہ تلوار کا خوف۔	۷۳۱	۱۷۸
۶۶۱	مور باوجود خوبصورت ہونے کے اپنے پاؤں کے بُرے ہونے سے شرمندہ رہتا ہے۔	۲۱۱	۴۵
۶۶۲	مہربانی کرے کوئی شخص تو تو اُس کے پاؤں کی خاک بن	۷۰۰	۱۷۰
۶۶۳	میٹھا پانی جہاں ہوگا وہیں آدمی جانور اور چیونٹیاں جمع ہونگے۔	۱۰۳	۲۱
	(ن)		
۶۶۴	نااہل کو تربیت کرنا بے سود ہے۔	۵۳	۱۱
۶۶۵	نااہل کو تربیت کرنے سے بھی آدمی نہیں بن سکتا۔	۶۳	۱۳
۶۶۶	نااہل کے جسم پر جامۂ زربفت ویسا ہی ہے جیسے دیوار پر سنہری کام۔	۳۰۳	۶۸
۶۶۷	نااہل ہے مگر بختاور تو اُس کی تعظیم کر۔	۱۴۷	۳۰
۶۶۸	ناتجربہ کار آدمی سے کام لینے کے بعد شرمندگی حاصل ہوگی۔	۴۷۶	۱۱۵
۶۶۹	ناتوانوں سے مقابلہ کرنا بیجا ہے۔	۸۹	۱۸
۶۷۰	نادانی کا دھبہ ضرور لگے گا اگر نادانوں کی صحبت اختیار کریگا۔	۶۹۸	۱۶۹
۶۷۱	نادان کے لئے خاموشی اچھی۔	۵۹۸	۳

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ کتاب
۶۷۲	نادان لڑکے سے بھی بعض وقت نشانہ لگجاتا ہے۔	۳۶۵	۸۴
۶۷۳	نادان سے لڑنیوالے عقلمند کو۔ اپنی عزت کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔	۶۳۵	۱۵۳
۶۷۴	نازک آدمی کی مجال نہیں کہ بہادر سے لڑے۔	۶۲۰	۱۴۹
۶۷۵	نازنکر اپنی خوش بیانی ۔ ناداں کی خوشامد اور اپنے غرور پر۔	۵۸۳	۱۴۲
۶۷۶	ناشکر گذار انسان سے شکر گذار کتا اچھا۔	۷۰۹	۱۷۲
۶۷۷	ناعاقبت اندیش آخر پر نقصان اٹھاتا ہے۔	۴۲۱	۹۹
۶۷۸	نالائق اولاد کے پیدا ہونے سے سانپ کا پیدا ہونا اچھا	۴۶۸	۱۱۳
۶۷۹	نالائق عقلمندوں پر سبقت نہیں لیجا سکتے۔	۴۶	۹
۶۸۰	نالائقوں کو تعلیم و تربیت کرنا بیفائدہ ہے۔	۶۴۲	۱۵۵
۶۸۱	نام اُس شخص کا مرنے کے بعد نہیں لیا جاتا جس سے کچھ فائدہ نہ پہنچا ہو۔	۶۷۰	۱۶۱
۶۸۲	نامعلوم بات کے پوچھنے میں شرم نکرنا دانائی کی علامت ہے	۶۹۵	۱۶۸
۶۸۳	نشان کسی کا زمین کے اوپر باقی نہیں رہا کتنے ہی اچھے اچھے نامور ہو گذرے۔	۳۷	۸
۶۸۴	نشہ اُس شخص کا جو کسی کے حُسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو روز قیامت کے صبح کو اترے گا۔	۴۰۸	۹۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	نمبر قطعہ
۶۸۵	نصیحت اثر نہیں کرتی ایسے شخصوں کی جو دوسروں کو ترک دنیا کی نصیحت کریں اور آپ روپیہ جمع کریں ۔	۲۵۳/۲۵۴	۵۶
۶۸۶	نصیحت کے باتیں نادانوں کو مذاق معلوم دیتے ہیں ۔	۲۲۹	۵۰
۶۸۷	نصیحت کو دشمن سے سننا روا ہے مگر اُسپر عمل کرنا خطا ہے	۵۵۹	۱۳۵
۶۸۸	نصیحت کو دل سے سنو اگرچہ ناصح کا عمل برعکس کیوں نہ ہو	۲۵۷	۵۷
۶۸۹	نصیحت کو دل سے سننا چاہیئے ۔	۲۵۹	۵۷
۶۹۰	نصیحت کئے جا کوئی سُنے یا نہ سُنے ۔	۴۵۹	۱۱۰
۶۹۱	نصیحت نہیں سنتا تو ملامت کرنے پر چپ رہ ۔	۶۲۲	۱۴۹
۶۹۲	نصیحت نہ سُننے والا گویا ملامت سننا چاہتا ہے ۔	۶۲۱	۱۴۹
۶۹۳	نفرت رہتی ہے عقلمندوں کو بے وقوفوں سے اور بے وقوفوں کو عقلمندوں سے ۔	۴۰۴	۹۵
۶۹۴	نفس پرور کو نہ ہنر آئے گا ۔ نہ بے ہنر سرداری کے لائق ہوگا	۷۱۱	۱۷۳
۶۹۵	نفس کی جتنی خاطرداری کیجائے گی اُتنی ہی وہ زیادہ دشمنی کریگا ۔	۴۸۵	۱۱۷
۶۹۶	نفس کی خواہش پوری کرنے سے وہ اور زیادہ سرکشی کرتا ہے ۔	۴۸۷	۱۱۸
۶۹۷	نماز نہ پڑھ اُس شخص کے جنازہ پر جس نے عمر بھر مال جمع کیا اور کچھ خرچ نہیں کیا ۔	۵۱۲	۱۲۵
۶۹۸	نوکر سے ہنسی مذاق کیا جائے گا تو کوئی عجب نہیں کہ وہ مالک پر بھی حکومت کرنے لگے ۔	۳۸۷	۹۱

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ نمبر
۶۹۹	نوکروں پر بیجا خفگی نکرنی چاہئے۔	۴۸۰	۱۱۶
۷۰۰	نوکری کرکے سنہری پٹکہ باندھے رہنے سے جَو کی روٹی پر بسر کرنا اچھا	۱۴۸	۳۷
۷۰۱	نوکری کرنے سے بیکار رہنا اچھا۔	۱۰۷	۲۲
۷۰۲	نیکبخت وہی ہے جس نے کھایا اور فائدہ اٹھایا اور بدبخت وہ ہے جس نے جمع کیا اور مرگیا۔	۵۱۱	۱۲۵
۷۰۳	نیک روش اختیار کرتا کہ دشمن تیرے عیوب نہ بیان کرسکے۔	۲۳۳	۵۱
۷۰۴	نیک شخص کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے مثل نوشیروان عادل کے۔	۱۳۵	۲۸
۷۰۵	نیک نامی کو گذشتہ لوگوں کے نہ مٹا۔	۱۹۱	۴۰
۷۰۶	نیکی جو مرفہ الحالی میں نہیں کرتا وہ مفلسی کے زمانہ میں سختی اُٹھائیگا۔	۵۹۰	۱۴۳
۷۰۷	نیکی کچھ نہ کچھ اپنے مرنے کے قبل ہی کرلے۔	۳۸	۸
۷۰۸	نیکی کر اگر خدا کی مہربانی چاہتا ہے۔	۱۴۳	۲۹
۷۰۹	نیکی کے باعث ہی حاتم کا نام مشہور رہے۔	۲۷۶	۶۲

(و)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ نمبر
۷۱۰	وزیر فرشتہ بنجاتا اگر خدا سے بھی اُتنا ہی ڈرتا جتنا کہ وہ اپنے بادشاہ سے خوف کرتا ہے۔	۱۷۰	۳۶
۷۱۱	وزیر مثل طبیب کے ہوتا ہے۔	۱۸۱	۳۸

(ھ)

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
۷۱۲	ہاتھ باندھکر امیروں کے سامنے کھڑا رہنے سے ہتیلیوں میں چونا پکانا اچھا ۔	۱۷۹	۳۷
۷۱۳	ہاتھ پھیلاکر رتی بھر چاندی مانگنے سے اُس ہاتھ کا کاٹا جانا اچھا	۳۲۵	۷۴
۷۱۴	ہاتھی کے پاؤں کے نیچے تیرا بھی وہی حال ہو گا جو حال ایک چیونٹی کا تیرے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے ۔	۱۵۰	۳۱
۷۱۵	ہڈی کا نگلنا آسان ہے مگر وہ پیٹ پھاڑے بغیر نہیں رہے گی ۔	۱۴۵	۳۰
۷۱۶	ہرن کی آزادی باقی نہیں رہتی جب اُس کے گلے میں رسّی پڑجاتی ہے ۔	۳۹۴	۹۲
۷۱۷	ہم سفر نہیں جو سفر میں تجھکو جلدی کرکے چھوڑ دینا چاہے ۔	۲۶۸	۵۹
۷۱۸	ہنر اگر تجھ میں موجود ہو تو ذات بتلانا بے سود ہے ۔	۶۴۶	۱۵۶
۷۱۹	ہنر سیکھ (کیونکہ) اُس سے بڑھکر کوئی دولت پایدار نہیں ہے ۔	۴۴۲	۱۰۵
۷۲۰	ہنرمند کی قسمت جب ناموافق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اُس کا نام تک کوئی نہ جانتا ہو ۔	۳۴۹	۸۰
۷۲۱	ہنس مُکھ جا اگر کسی کے پاس حاجت لیجانا ہو ۔	۲۹۶	۶۷
۷۲۲	ہوا کو نہ روک جب وہ پیٹ میں تکلیف دینے لگے ۔	۲۴۱	۵۳

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ نمبر
۷۲۳	بھولے کے فرشتہ کو چراغ بیوہ کے بجھنے کا غم نہیں ہوتا۔	۶۷۹	۱۶۴
۷۲۴	ہیچ ہیں تخت بخت اور حکومت وغیرہ (کیونکہ ان کو) اثبات نہیں۔	۱۹۰	۴۰
	(ی)		
۷۲۵	یکساں حالت کبھی کسی کی نہیں رہتی۔	۲۳۵	۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
	دیباچہ	**دیباچہ**	
	بیت	**بیت**	
۱	از دست و زبانِ کہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید	کس کی زبان اور کس کا قلم ہے جو اس کے (خداوند کریم کے) شکریہ کا حق ادا کر سکے۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۲	بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہِ خدائے آورد ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجائے آورد	بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی درگاہ ایزدی میں معافی چاہے ورنہ کس کی قدرت ہے کہ اس کی خداوندی کے لائق (خدمات بجا لا سکے۔	؍؍
۳	پردۂ ناموسِ بندگان بگناہِ فاحش نہ دردو وظیفہ روزی بخطائے منکر نہ بُرد۔	بندوں کے گناہوں سے شرمناک پردہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائی بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴	اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	اے کریم جبکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۴	گبرو ترسا وظیفہ خور داری دوستاں را کجا کنی محروم توکہ با دشمناں نظر داری	کو بھی تو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔ اور دشمن پر نظر عنایت رکھتا ہے تو اپنے دوستوں کو کیونکر ناامید کریگا۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۵	ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری	ابر۔ ہوا۔ آفتاب۔ ماہتاب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں تاکہ تجھے آب و دانہ میسر ہو۔ اور تو ان کو غفلت کے ساتھ (خدا کی یاد کے بغیر) نہ کھائے (جبکہ) وہ سب تیرے لئے سرگرداں اور خدا کے فرماں بردار ہیں تو انصاف سے بعید ہے کہ تو خدا کا حکم بجا نہ لائے۔	،،
	بیت	**بیت**	
۶	کرم بیں و لطف خداوندگار گنہ بندہ کردست و او شرمسار	خداوند کریم کے مہربانیوں اور بخششوں کو دیکھ (کہ) گناہ تو بندہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	،،
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۷	کاشاکہ خبر شد خبرے باز نیامد	جن کو (اصل حال معلوم ہوگیا) ان کو اس	،،

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام کتاب
		طرف کا خیال ہی نہیں رہتا۔	دیباچہ
	از رباعی	**از رباعی**	
۸	ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندو ہنر است	ہر عیب جس کو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے	رر
	نظم	**نظم**	
۹	ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت رفت و منزل بدیگرے پرداخت واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے ویں عمارت بسر نبرد کسے	جو آیا اُس نے نئی عمارت بنائی مرگیا اور عمارت دوسروں کے لئے خالی کر رکھا۔ اُس دوسرے نے (بھی) ایسی ہی ہوس کی (مگر) یہ عمارت کسی کے ساتھ نہیں گئی ۔	رر
۱۰	یار ناپائدار دوست مدار دوستی را نشاید ایں غدار	جو دوست دوستی پر قایم نہیں رہتا اُس سے دوستی نہ رکھ۔ یہ بے وفا دوستی کے لائق نہیں ہوتا۔	رر
۱۱	نیک و بد چوں ہمی بہ باید مُرد خنک آں کس کہ گوئے نیکی بُرد	نیک اور بد دونوں کو بھی آخر مرنا ہے دگر خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی کی بازی لے گیا۔	رر
۱۲	برگِ عیش بگور خویش فرست کس نیارد زپس زپیش فرست	اپنی قبر پر عیش و آرام کا سامان آپ ہی پہلے بھیج۔ تیرے بعد تیرے لیے وہاں کوئی نہیں بھیجے گا۔	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۳	هر که مزرع خود بخورد بخوید وقت خرمنش خوشه باید چید	جس شخص نے کہ اپنی کچی کھیتی کھائی کھلے کے وقت اُس کو خوشے چننا پڑے گا	
	قطعه	قطعہ	
۱۴	کنون که امکان گفتار هست بگو ای برادر بلطف و خوشی که فردا چو پیک اجل در رسد بحکم ضرورت زبان درکشی	اب کہ تجھکو بات کرنیکی قدرت ہے اے بھائی لطف وخوشی سے باتیں کر (کیونکہ) جب کل موت کا پیام پہونچیگا توخود بخود زبان بند رہے گی۔	دیباچہ
	قطعه	قطعہ	
۱۵	زبان در دهان ای خردمند چیست کلید در گنج صاحب هنر چو در بسته باشد چه داند کسی که جوهر فروش است یا پیله ور	عقلمند کے منہ میں زبان کیا ہے (گویا) خزانہ صاحب ہنر کے دروازہ کی کنجی ہے۔ جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ جواہر فروش ہے یا بساطی۔	״
	قطعه	قطعہ	
۱۶	اگرچه پیش خردمند خامشی ادبست بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی	اگرچہ خاموش رہنا عقلمند کے پاس ادب ہے (مگر) مصلحت کے وقت یہی بہتر ہے کہ بات کرنے کی کوشش کیجائے۔	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نسخہ
۱۷	دو چیز طیرۂ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی	دو باتیں عقل کے خلاف ہیں۔ بات کرنے کے وقت خاموش رہنا۔ اور خاموش رہنے کے وقت بات کرنا۔	دیباچہ
	بیت	**بیت**	
۱۸	چو جنگ آوری با کسے بر ستیز کہ از وے گزیرت بود یا گریز	جب لڑنا ہے تو ایسے شخص سے لڑ کہ تو اُس پر غالب آ سکے یا بھاگ جا سکے	״
۱۹	ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید۔	جو چیز کہ بہت دن ٹکنے والی نہ ہو اُس پر دل نہ لگانا چاہیئے۔	״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۰	دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را	جس شخص نے کہ اپنی زندگی نیکنامی سے بسر کی اُس نے دولت جاوید پائی کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ کرتا رہیگا	״
۲۱	حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را	دل کو فرحت بخشنے والی حسین عورت کے لئے مشاطہ کی ضرورت نہیں ہے	״
	مثنوی	**مثنوی**	
۲۲	سخنداں پرورده پیر کہن بیندیشد آنگہ بگوید سخن	جو شخص کہ گفتگو مناسب و نامناسب کو جانتا ہو۔ جس کی ساری عمر تقریر کرنے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب یا دیباچہ
		میں گذری ہو اور زمانہ دیدہ ہو وہ سوچنے کے بعد بات کرتا ہے۔	دیباچہ
	از نظم	از نظم	
۲۳	مزن بے تامل بگفتار دم نکوگوی گر دیر گوئی چہ غم	بے سوچے سمجھے بات نکر۔ دیر سے بولے تو مضائقہ نہیں مگر اچھی طرح۔	״
۲۴	بیندیش وانگہ برآور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس	سوچ اور رائے کے بعد بولنے پر آمادہ ہو اور بس کر کہنے کے قبل ہی ختم کر۔	״
۲۵	بنطق آدمی بہتر است از دواب دواب از تو بہ گر نگوئی صواب	گویائی کے سبب سے ہی آدمی کو حیوان پر شرف ہے اگر تو اچھی بات نکرے تو تجھ سے حیوان اچھا۔	״
	از نظم	از نظم	
۲۶	ہر کہ گردن بدعوی افرازد خویشتن را بگردن اندازد	جو شخص کہ غرور سے گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔	״
۲۷	اول اندیشہ آنگہے گفتار پائے بست آمدست و پس دیوار	پہلے سوچنا بعد بولنا چاہیے۔ کیونکہ پایہ تیار کرنے کے بعد ہی دیوار اٹھائی جاتی ہے۔	״
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۸	گربہ شیر است در گرفتن موش	چوہوں کے پکڑنے میں بلی شیر ہے	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۲۸	لیک موش ست در مصاف پلنگ	لیکن چیتے کے مقابلہ میں وہ مثل چوہے کے ہے۔	دیباچہ
	مصرع	**مصرع**	
۲۹	مردیت بیاز مائے وانگہ زن کن	اپنی مردمی کو آزما پھر شادی کر۔	"
	باب اوّل در سیرت بادشاہاں	**پہلا باب** بادشاہوں کے خصلتوں کے ذکر میں	
۳۰	ہر کہ دست از جاں بشوید۔ ہر چہ در دل دارد بگوید۔	جو شخص کہ اپنی جان سے ناامید ہوتا ہے وہ جو کچھ دل میں آئے بک دیتا ہے	باب ا ح ا
	بیت	**بیت**	
۳۱	وقتِ ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز	جب ضرورت کے وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملتا۔ تو تیز شمشیر کے سر کو (پھلا) ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔	" "
۳۲	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔	مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز راستی سے بہتر ہے۔	" "
	بیت	**بیت**	
۳۳	ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید	بادشاہ جس کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہو اُس کو نیکی کے سوا کوئی بات کہنا لازم نہیں۔	" "

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	نظم	نظم	
۳۴	جہاں اے برادر نماند بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس	اے بھائی دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے اس لئے خدا سے ہی دل لگا اور بس	باب ۱ ح ۱
۳۵	مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت	سلطنت اور دنیا پر اعتبار نکر اُس کو پشت پناہ نہ بنا۔ کیونکہ اُس نے تجھ جیسے بہتوں کو پرورش کیا اور مار بھی ڈالا۔	″ ″
۳۶	چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک	جب رُوح جانیکا قصد کر لیتی ہے تخت پر یا زمین پر مرنا یکساں ہے	″ ″
	قطعہ	قطعہ	
۳۷	بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند زندست نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند	بہت سے نامور زمین میں دفن کئے گئے ہیں جن کی ہستی کا کوئی نشان زمین پر باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نوشیرواں کو مرکر بہت زمانہ گذرا۔ مگر صرف نیکی کی وجہ سے اُس کا مبارک نام ابتک زندہ ہے۔	″ ح ۲
۳۸	خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند	اے بھلے آدمی۔ نیکی کئے جا اور عمر کو غنیمت جان۔ قبل اس کے کہ کسی کے مرنے کی آواز سننے میں آئے۔	″ ″

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
۲	کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند۔	ٹھینگنا عقلمند لمبے احمق سے اچھا۔	باب ا ح ۳
۴	ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر	جو چیز قد میں چھوٹی ہے وہ قیمت میں بڑی ہوتی ہے۔	״ ״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴	اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلۂ خر بہ	عربی گھوڑا اگر دبلا بھی ہو (تب بھی) طویلے کے گدھوں سے اچھا۔	״ ״
	رباعی	**رباعی**	
۳	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد	جب تک کہ آدمی بات چیت نہیں کرتا اُس کی بھلائی اور بُرائی چھپی رہتی ہے	״ ״
۴۱	ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد	ہر جنگل کے نسبت خیال نکر کہ خالی ہے ممکن ہے کہ اُس میں تیندوا سوتا ہو۔	״ ״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۴	اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاوِ پرواری	لڑائی کے دن دُبلا گھوڑا ہی کام آتا ہے موٹا بیل کام نہیں آتا۔	״ ״
۳	اے مرداں بکوشید۔ تا جامۂ زناں نپوشید	بہادرو کوشش کرو۔ ہرگز عورتوں کے ایسے کپڑے نہ پہنو۔	״ ״
۴۰	محالست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔	مشکل ہے کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر اُن کے جانشیں ہوں۔	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بیت	**بیت**	
۴۷	کس نیاید بہ زیرِ سایۂ بوم ورہما از جہاں شود معدوم	ہما۔ اگر جہان سے ناپید بھی ہو جائے تو اُلو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آئے گا۔	باب ۱ ح ۳
۴۸	دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔	دس فقیر ایک کمل میں سو رہیں گے مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے	،،
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۹	نیم نانے گر خورد مرد خدائے بذلِ درویشاں کند نیمے دگر	فقیر اگر آدھی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدھی محتاجوں کو دیدیتا ہے	،،
۵۰	ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ ہمچناں دربندِ اقلیمے دگر	دنگر، بادشاہ ساتوں ولایتیں بھی لے لیتا ہے۔ تو پھر بھی اور ولایت لینے کی فکر میں رہتا ہے۔	،،
	نظم	**نظم**	
۵۱	درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیروئے شخصے بر آید ز جائے وگر ہمچناں روزگارے ہلے بگردونش از بیخ بر نگسلے	جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑی ہے وہ ایک شخص کے طاقت سے اکھڑ سکتا ہے اگر اس کو اسی طرح چند روز چھوڑ دیا جائے تو آئندہ چرخی سے بھی اس کو تو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا۔	باب ۱ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و تحصیل	حوالہ
۵۲	سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ میل چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل	چشمہ کی سوت کو سلائی سے بند کر سکتے ہیں۔ جب وہ بھر گیا تو ہاتھی (کو آنے سے روکنے) سے بھی نہ رکا پا سکے گا۔	باب [illegible]
	بیت	**بیت**	
۵۳	پرتو نیکاں نگیرد آنکہ بنیادش بد است تربیت نااہل راچوں گردگاں برگنبد است	جس کی بنیاد ہی بد ہے وہ نیکوں سے فیض نہیں پا سکتا۔ نااہل کو تربیت کرنا گویا گیند کو گنبد پر رکھنا ہے۔	//
۵۴	آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔	آگ بجھا کر چنگاری کو چھوڑ دینا سانپ کو مار کر اس کے بچہ کو پالنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۵	ابر گر آب زندگی بارد ہرگز از شاخِ بید بر نخوری	ابر اگر آبِ حیات بھی برسائے تو ہرگز بید کے درخت سے پھل نہیں کھائے گا۔	//
۵۶	با فرومایہ روزگار مبر کز نئے بوریا شکر نخوری	کمینے کے ساتھ اپنی اوقات ضائع نہ کر کیونکہ بانس یا نرکل سے شکر نہیں کھائے گا۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۵۷	پسرِ نوح با بداں بنشست خاندانِ نبوتش گم شد	نوح علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا تو اُس کے نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔	باب ۴ ح ۴
۵۸	سگِ اصحابِ کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت مردم شد	اصحاب کہف کا کتا چند دن نیکوں کے ساتھ رہا تو اُس نے آدمی کا مرتبہ پایا۔	؍؍ ؍؍
	از نظم	**از نظم**	
۵۹	دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد	دشمن کو ضعیف اور ناتواں نہ سمجھنا چاہیئے	؍؍ ؍؍
۶۰	دیدیم بسے کہ آب سرچشمۂ خورد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد	اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو اونٹ کو بوجھ سمیت بہا لے گیا۔	
	بیت	**بیت**	
۶۱	عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود	آدمی کی صحبت میں رہکر بڑا کیوں نہ ہوا ہو۔ بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوگا۔	؍؍ ؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۲	شمشیرِ نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے	برے لوہے سے کوئی اچھی تلوار کیسے بنا سکے گا۔	؍؍ ؍؍
۶۳	ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس	اے عقلمند تعلیم اور تربیت سے نا اہل	؍؍ ؍؍

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		لائق نہیں ہوسکتا ۔	باب ا ح ۴
۶۴	باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس	بارش کے طبعی پانی کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں ہے (مگر) باغ میں لالہ اوگتا ہے اور کھاری زمین میں گھاس ۔	رر رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۵	زمینِ شورہ سنبل بر نیارد درو تخمِ عمل ضایع مگرداں	کھاری زمین میں سنبل نہیں پیدا ہوگا اس لئے اُس میں تخم امید بوکر رائیگاں نکر	رر رر
۶۶	نکوئی با بداں کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکوں کے ساتھ بدی ۔	رر رر
۶۷	تونگری بہ ہنرست نہ بمال ۔ وبزرگی بہ عقل است نہ بسال ۔	تونگری ہنر سے ہے مال سے نہیں بزرگی عقل سے ہے بڑی عمر ہونے سے نہیں ۔	باب ا ح ۵
	مصرع	**مصرع**	
۶۸	دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست	جب خدا مہربان ہوتا ہے تو دشمن کیا کرسکتا ہے ۔	رر رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۶۹	توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست	یہ میرے اختیار میں ہے کہ کسی کے دل کو آزردہ نکروں ۔ لیکن بوجہ دشمنی	رر رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت نمبر
		کرنے والے کو کیا کروں کہ وہ اپنے آپ سے جلا بھنا جاتا ہے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰	شور بختاں بہ آرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ	بدبخت لوگ اقبالمندوں کی دولت اور مرتبہ گھٹ جانے کی بڑی آرزو کرتے ہیں۔	باب ۱ ح ۵
۷۱	گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ	اگر دن میں چمگادڑ کی آنکھ کو کچھ نظر نہیں آتا تو سورج کے چشمہ کا کیا قصور اگر سچ پوچھو تو ایسے ہزار آنکھیں سورج کے سیاہ ہوجانے سے اندھے رہنا اچھا ہے۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۲	ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجواں مردی کوش	جو کوئی یہ چاہے کہ مصیبت کے دن میری کوئی فریاد سنے (اس سے کہدو) کہ آسودگی کے زمانہ میں بخشش کرنے کی کوشش کرے۔	باب ۱ ح [illegible]
۷۳	بندہ حلقہ بگوش ار ننوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش	اگر فرماں بردار غلام پر تو مہربانی نہیں کریگا۔ تو وہ نکل جائیگا (پس ایسی مہربانی	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		اور محبت کر کہ غیر بھی فرماں بردار بنجائے	
	بیت	**بیت**	
۷۴	هماں به که لشکر به جاں پروری که سلطاں به لشکر کند سروری	یہی اچھا ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پالے کیونکہ بادشاہ لشکر ہی کے زور سے بادشاہت کرتا ہے۔	باب ۱ حخ ۶
۷۵	پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند۔	بادشاہ کو بخشش کرنی چاہئے تاکہ لوگ اس کے آس پاس جمع ہو جائیں اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اس کے دولت کے سایہ میں بیفکر رہیں۔	
	نظم	**نظم**	
۷۶	نکند جور پیشه سلطانی که نیاید ز گرگ چوپانی	ظلم و زیادتی کرنے والا بادشاہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بھیڑئے سے چروائی کا کام نہیں ہو سکتا۔	؍؍ ؍؍
۷۷	پادشاہے که طرح ظلم فگند پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند	جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی (گویا) اس نے اپنے ملک کی دیوار کی جڑ اکھاڑ دی۔	؍؍ ؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۸	پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست	جو بادشاہ کہ غریب پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہو	؍؍ ؍؍

[illegible]	اقوال	ترجمه وما حصل	[illegible]
	دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زورآور ست	اُس کے دوست بھی مصیبت کے دن زبردست دشمن ہو جاتے ہیں۔	باب ا ح ۶
۷۹	با رعیت صلح کن و ز جنگِ خصم ایمن نشین زانکه شاهنشاهِ عادل را رعیت لشکر است	رعیت سے ملکر رہ اور دشمن کے لڑائی سے بے فکر بیٹھ کیونکہ بادشاہ منصف کی رعیت ہی لشکر ہے۔	رر رر
	بیت	**بیت**	
۸۰	همه زیردستان بخور زینهار بترس از زبردستیِ روزگار	ہمیشہ زیر دستوں کی غمگساری کر اور زمانہ کی گردش سے ڈرتا رہ۔	رر رر
۸۱	قدرِ عافیت کسے داند که به مصیبتے گرفتار آید۔	آرام کی قدر وہی شخص جانتا ہے جو کسی بلا میں گرفتار رہا ہو۔	رر ح ۷
	قطعه	**قطعه**	
۸۲	اے سیر ترا نانِ جوین خوش ننماید معشوق منست آنکه به نزدیکِ تو زشت ست	اے آسودہ تجھکو جو کی روٹی پسند نہیں آتی مگر مجھے وہی اچھی ہے جو کہ تیرے نزدیک بری ہے۔	رر رر
۸۳	حورانِ بهشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیاں پرس که اعراف بهشت ست	بہشت کے حوروں کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے۔ مگر دوزخیوں سے پوچھ کہ اُن کے حق میں اعراف ہی بہشت ہے	رر رر
۸۴	نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید	جو شخص کہ عاجزوں پر رحم نہیں کرتا	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ باب حکایت
	کہ گر زپائے درآید کسش نگیرد دست	وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر میں عاجز ہو جاؤنگا۔ تو میری بھی کوئی دستگیری نہ کریگا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۸۵	امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید	امید نہیں کہ گذری ہوئی عمر پھر واپس آئے	باب ۱ ح ۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۸۶	ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم وگر با چنوں صد برآئی بہ جنگ	اے حکیم ؟ جو کوئی تجھ سے ڈرے تو بھی اس سے ڈر۔ اگرچہ اس کے جیسے سَو (آدمیوں) پر تو لڑائی میں غالب کیوں نہ آسکتا ہو۔	باب ۱ ح ۹
	ازاں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد بہ سنگ	سانپ چرواہے کے پاؤں پر اسی خوف سے کاٹتا ہے کہ وہ اس کے سر کو پتھر سے کچل ڈالیگا۔	
	نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود برآرد بچنگال چشم پلنگ	کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب بلّی عاجز ہو جاتی ہے۔ تو وہ چنگل سے تیندوے کی آنکھ نکال لیتی ہے	
	از بیت	**از بیت**	باب ۱ ح ۱۰
۸۷	آنانکہ غنی ترند محتاج ترند	جو لوگ کہ زیادہ امیر ہیں وہی (زر	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		حقیقت) زیادہ محتاج ہیں۔	
۸۸	بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی۔	غریب رعیت پر رحم کرتا کہ تو زورآور دشمن سے تکلیف نہ اٹھا سکے۔	باب ا ح ۱۰
	از نظم	**از نظم**	
۸۹	بیازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست خطاست پنجۂ مسکینِ ناتوان بشکست	زوردار بازوؤں اور پنجہ کی طاقت سے غریب کمزور کا پنجہ توڑنا بیجا ہے۔	” ”
۹۰	ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست	جس شخص نے کہ برائی کا بیج بو کر بھلائی کی امید رکھی۔ اس نے (گویا) فضول فکر کی اور جھوٹا خیال باندھا۔	” ”
۹۱	ز گوش پنبہ بروں آر و دادِ خلق بدہ وگر تو می نہ دہی داد روزِ دادی ہست	کانوں سے غفلت کی روئی نکال اور خلق اللہ کا انصاف کر۔ اگر تو داد رسی نکریگا تو انصاف کا دن تو مقرر ہی ہے	” ”
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۲	بنی آدم اعضائے یکدیگرند کہ در آفرینش زیک جوہراند	آدم کی اولاد ایک دوسرے کے جوڑ ہیں اسواسطے کہ ان کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہے۔	” ”
	چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار	جب زمانہ کسی جوڑ کو تکلیف دیتا ہے تو اور جوڑوں کو بھی چین نہیں رہتا۔	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
۹۱	تو کز محنت دیگراں بے غمی نشاید کہ نامت نہند آدمی	تو اوروں کی تکلیف سے بیفکر ہے اس لئے تجھکو آدمی کہنا زیبا نہیں۔	باب ۱ ح ۱۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۲	اے زبردست زیردست آزار گرم تا کے بماند ایں بازار بچہ کار آیدت جہانداری مردنت بہ کہ مردم آزاری	اے زیردستوں کو ستانیوالے زور آور یہ بازار کب تک گرم رہیگا۔ تیری بادشاہی کس کام آئے گی۔ تیرا تو مرنا ہی بہتر ہے کیونکہ تو لوگوں کو ستاتا ہے۔	باب ۱ ح ۱۱
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۹۳	وانکہ خوابش بہتر از بیداریست آنچناں بد زندگانے مردہ بہ	جس شخص کا سو رہنا جاگنے سے اچھا ہو ایسی بُری زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے	باب ۱ ح ۱۲
	بیت	**بیت**	
۹۴	قرار در کف آزادگاں نگیرد مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال	جس طرح کہ عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھرتا۔ اسی طرح آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں رہ سکتا۔	باب ۱ ح ۱۳
۹۵	از خدمت وصولت بادشاہاں پُر حذر باید بودن کہ غالب ہمت ایشاں	بادشاہوں کے تیز مزاجی اور دبدبہ سے خوفناک رہنا چاہئے کیونکہ اکثر انکا دل	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بمعظماتِ امورِ مملکت مشغول باشد و تحمل ازدحامِ عوام نکنند۔	بادشاہت کے اہم کاموں میں لگا رہتا ہے اور عام لوگوں کے ہجوم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۸	حرامش بود نعمتِ بادشاہ کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ	اس شخص کو بادشاہ کی دی ہوئی نعمت حرام ہو جاتی ہے جو فرصت کے وقت کو نہ پہچانے۔	باب خ ۱۳
۹۹	مجالِ سخن تا بہ بینی ز پیش بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش	جب تک کہ تو بات کرنے کا موقع نہ پائے بیہودہ گفتگو سے اپنی عزت کو خراب نہ کر	؍؍
	فرد	**فرد**	
۱۰۰	ابلہے کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد زود بینی کش بہ شب روغن نماند در چراغ	جو بیوقوف کہ روزِ روشن میں کافوری شمع جلائیگا۔ تو دیکھے گا کہ اس کو چند روز میں رات کو چراغ روشن کرنے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہوگا۔	؍؍
۱۰۱	مناسبِ اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔	اصحاب ہمت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کسی کو مہربانی کا امیدوار بنا کر پھر ناامیدی سے اُس کا دل آزردہ کریں۔	؍؍

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ وحاصل	رجوع بہ باب و حکایت
	بیت	**بیت**	
۱۰۲	بروئے خود درِ طماع باز نتواں کرد چو باز شد بہ درشتی فراز نتواں کرد	اپنے اوپر لالچی کا دروازہ نہ کھولنا چاہیئے۔ جب کھولدیا تو پھر سختی سے بند نکرنا چاہیئے۔	باب ۱ ح ۱۳
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۰۳	ہر کجا چشمۂ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند	جہاں کہیں میٹھا پانی ہوتا ہے۔ آدمی پرندے اور چیونٹیاں جمع ہوجاتے ہیں	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۰۴	چو دارند گنج از سپاہی دریغ دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ	جب سپاہی کو روپیہ کے دینے میں دریغ کیا جائیگا۔ تو اُس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھنے میں تامل ہوگا۔	باب ۱ ح ۱۴
	چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد از روزگار	(وہ شخص) لڑائی کے میدان میں کیا بہادری کریگا۔ جس کا ہاتھ روپیہ پیسے سے خالی ہو۔	
۱۰۵	دونست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیرِ حال۔ از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیان درنوردد۔	(وہ آدمی) کمینہ اور ناشکرا اور رذیل ناحق شناس ہے۔ جو تھوڑی سی حالت کے بدلنے پر مالکِ قدیم سے پھرے اور برسوں کے نعمت کے حقوق کو	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر حکایت و باب
		بھول جائے۔	
	فرد	**فرد**	
۱۰۶	زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم	تو سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ بھی تیرے واسطے سر دیوے۔ اگر تو اُسے روپیہ نہیں دیگا تو وہ بھاگ نکلیگا۔	باب ۱ ح ۱۴
۱۰۷	معزولی به که مشغولی ـ	نوکری کرنے سے بیکاری بہتر ہے۔	〃 ح ۱۵
	رباعی	**رباعی**	
۱۰۸	آنانکه بکنج عافیت بنشستند دندان سگ و دہان مردم بستند کاغذ بدریدند و قلم بشکستند وز دست و زبان حرف‌گیران رستند	جو لوگ کہ گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے گویا کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دئے۔ کاغذ پھاڑ دئے قلم توڑ دئے اور عیب گیروں کے ہاتھ اور زبان سے نجات پائے۔	〃 〃
	بیت	**بیت**	
۱۰۹	همای بر همه مرغان از آں شرف دارد که استخواں خورد و طائرے نیازارد	سب پرندوں میں ہما کو اسی سبب سے شرف حاصل ہے کہ وہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا۔	〃 〃
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان باب و حکایت
۱۱	اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم اندران افتد بسوزد	اگر آتش پرست سیکڑوں برس آتش پرستی کرے۔ اور دم بھر کے لئے وہ اس میں گرے تو بھی وہ آگ اس کو جلا ہی دیگی۔	باب ۱ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	
۱۱	تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار بازی و ظرافت بندیماں بگذار	تو اپنے عزت و مرتبہ پر قایم رہ کھیل اور مسخراپن بادشاہ کے ہم نشینوں کے واسطے چھوڑ دے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۱۲	مبیں آں سیلے حمیت راکہ ہرگز نخواہد دید روئے نیک بختی کہ آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد بہ سختی	اس بیحیا کو دیکھنا۔ کبھی اس کو آرام حاصل نہو گا۔ جو خاص اپنے لئے تو آرام اور عیش اختیار کرے۔ اور جورو اور بال بچوں کو تکلیف میں چھوڑ دے	باب ۱ ح ۱۶
۱۱۳	عمل بادشاہ۔ اے برادر۔ دو طرف دارد۔ امید ست و بیم۔ یعنے امید نان و بیم جان۔ و خلاف رائے خردمنداں باشد بہ امید نان در بیم جان افتادن۔	اے بھائی۔ بادشاہ کی خدمت کرنے میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ روٹی کی امید پر جان کو خطرہ میں ڈالاجا	؍؍

	اقوال	ترجمہ وماحصل	
۱۱۴	هرکه خیانت ورزد دستش از خیانت بلرزد۔	جو شخص کہ چوری کرتا ہے اُس کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	باب ۱ ح ۱۶
	بیت	**بیت**	
۱۱۵	راستی موجب رضای خداست کس ندیدم که گم شد از ره راست	راستی رضائے الٰہی کا باعث ہے میں کسی کو سیدھے راستے سے بھٹکتے ہوئے نہیں دیکھا۔	؍؍
۱۱۶	چهار کس از چهار کس بجان برنجند۔ خراجی از سلطان۔ و دزد از پاسبان و فاسق از غماز۔ و روسپی از محتسب	چار آدمی چار شخصوں سے بہت رنجیدہ رہتے ہیں۔ محصول دینے والا بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بدمعاش چغلخور سے۔ اور بدکار عورت محتسب سے	؍؍
۱۱۷	آنرا که حساب پاک است از محاسبه چه باک۔	جس کا حساب پاک ہے اُسے حساب کے دینے سے کیا ڈر	؍؍
	قطعه	**قطعه**	
۱۱۸	مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی که روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ	اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے عروج کے وقت تیرے دشمن کی طاقت گھٹ جائے تو اپنے کاموں میں حد سے تجاوز نکر۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	ز گلستان باب حکایت
۱۱۹	تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گاذراں بر سنگ	اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف نکر اس واسطے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو پتھر پر پٹکتے ہیں۔	باب ۱ ح ۱۶
۱۲۰	تا تریاق از اعراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ بود۔	اعراق سے زہر مہرہ لانے تک سانپ کا کاٹا ہوا مر ہی جائیگا۔	؍؍ ؍؍
	بیت	**بیت**	
۱۲۱	بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است	دریا میں جانے سے فائدے تو بہت سے ہیں لیکن سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ ہی پر رہے۔	؍؍ ؍؍
۱۲۲	دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔	دسترخوان پر تو سارے دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔ مگر سچے دوست جیلخانہ (یعنے مصیبت) میں کام آتے ہیں	؍؍ ؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۲۳	دوست مشمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برادر خواندگی۔	اس شخص کو دوست نہ سمجھ جو مرفہ الحالی میں دوستی اور بھائی بندی کی شیخی بگھارے	؍؍ ؍؍
۱۲۴	دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست در پریشاں حالی و درماندگی	دوست وہی ہے جو مصیبت اور تنگی کے وقت دوست کی دستگیری کرے	؍؍ ؍؍
	فرد	**فرد**	

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	نمبر باب و حکایت
۱۲۵	نکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار کہ آب چشمۂ حیواں درون تاریکیست	جو کام متعلق ہے اُس سے نہ گھبرا اور دل کو رنجیدہ نکر اسواسطے کہ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے۔	باب ۱ ح ۱۶
	فرد	**فرد**	
۱۲۶	منشین ترش از گردش ایام کہ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد	زمانہ کی گردش سے آزردہ نہو کیونکہ ایلوا اگرچہ تلخ ہوتا ہے۔ لیکن انجام میں پھل میٹھا دیتا ہے یعنے نفع بخشتا ہے۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۲۷	نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کناں دست بر بر نہند اگر روزگارش در آرد زپائے ہمہ عالمش پائے بر سر نہند	کیا تو نہیں دیکھتا کہ صاحب اقبال کے آگے سب لوگ تعریفیں کرتے ہوے سلام کرتے ہیں۔ مگر جب زمانہ کی گردش سے وہ گر جاتا ہے تو سارے لوگ اُس کے سر پر پاؤں رکھتے ہیں۔	رر
۱۲۸	عمل بادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک وسودمند یا گنج برگیری یا در تلاطم بمیری۔	بادشاہوں کے کاروبار سفر دریا کے مانند فائدہ مند اور خوفناک ہیں یا تو تجھے خزانہ ملجائیگا یا تھپیڑوں میں آکر ہلاک ہوگا۔	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۲۹	مکن انگشت در سوراخ کژدم	تو بچھو کے بل میں انگلی نہ ڈال۔	باب ۱ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۳۰	در میر و وزیر و سلطاں را بے وسیلت مگرد پیرامن۔ سگ و درباں چو یافتند غریب ایں گریباں گرفت و آں دامن	بلا وسیلہ کے امیر۔ وزیر۔ اور بادشاہ کے دروازہ پر نہ جا۔ (کیونکہ) جب کتے اور دربان غریب کو دیکھتے ہیں تو یہ گریبان پکڑ لیتا ہے اور وہ دامن	باب ۱ ح ۱۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۳۱	خدائے راست مسلم بزرگی و الطاف کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد	بڑائی اور مہربانی خداوند کریم ہی کو سزاوار ہے جو خطا دیکھتا ہے اور روزی برقرار رکھتا ہے۔	‹‹
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۳۲	ہیچ کس نہ زند بر درخت بے بر سنگ	بے پھل کے درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا	‹‹
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۳۳	بزرگی بایدت بخشندگی کن کہ دانہ تا نیفشانی نروید	اگر تجھے سرداری چاہیئے تو بخشش کر کیونکہ جب تک بیج نہ بوئیگا نہ اُوگے گا	باب ۱ ح ۱۸
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۳۴	اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش	اگر تو نے مال جمع کیا ہے تو لوگوں کو	‹‹

حوالہ باب حکایت	ترجمہ وماحصل	اقوال	نمبر
	دیاکرتا کہ ہرایک محتاج کو ایک ایک چانول کا دانہ پہنچے۔	رسد بہر گدائے را برنجے	
	بیت	**بیت**	
باب ا ح ۱۸	قارون جو چالیس کوٹھے خزانہ کے رکھتا تھا مرگیا۔ مگر نوشیروان (ابتک) نہیں مرا کیونکہ اپنا نام نیک دنیا میں چھوڑ گیا۔	قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت	۱۳۵
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ا ح ۱۹	اگر ایک سیب بھی بادشاہ رعیت کے باغ سے کھائیگا تو اُس کے غلام درخت کو جڑ پیڑ سے اُکھاڑ ڈالینگے۔	اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے برآورند غلامان او درخت از بیخ	۱۳۶
رر	اگر آدھا انڈا بھی ظلم سے لینا بادشاہ جائز رکھیگا تو اُس کے نوکر ہزاروں مرغ بھون ڈالینگے۔	بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ	۱۳۷
باب ا ح ۲۰	جو شخص کہ بادشاہ کا دل اپنے قبضہ میں لانے کے لئے خلق خدا کو اذیت پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُنہیں لوگوں کو مقرر کردیتا ہے تاکہ وہ اُس سے	ہر کہ خلق خدا را بیازارد تا دل سلطان بدست آرد خدائے تعالیٰ ہماں خلق را برو گمارد تا دمار از نہادش برآرد	۱۳۸

ن ب	اقوال	ترجمہ وماحصل	حکایت باب
		بدلہ لیں۔	
	بیت	**بیت**	
۱۳	آتش سوزاں نکند با سپند آنچہ کند دود دلِ دردمند	جلتی ہوئی آگ رائی کے دانہ پر اتنا اثر نہیں کرتی جتنا کہ دردمند کی آہ کا دھواں اثر کرتا ہے۔	باب ا ح ۲۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۰	مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست چوں بار ہمی برد عزیز ست	غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے لیکن وہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے عزیز ہے۔	؍؍
۱۴۱	گاوان و خرانِ باربردار بہ ز آدمیان مردم آزار	لدو بیل اور گدھے ظالم لوگوں سے اچھے ہیں۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۴۲	حاصل نشود رضائے سلطان تا خاطر بندگاں نجوئی۔	بادشاہ کی خوشنودی اسوقت تک حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو لوگوں کو خوش نہ رکھے گا۔	؍؍
۱۴۳	خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی	اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو۔ تو خدا کے بندوں سے اچھا سلوک کر۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۳۴	نہ ہر کہ قوتِ بازوے منصبے دارد بہ سلطنت بخورد مال مردماں بگزاف	جو شخص کہ قوت بازو اور حکومت رکھتا ہو اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ زبردستی سے لوگوں کا مال کھائے۔	باب ا ح ۲۰
۱۳	تواں بحلق فرو بردن استخواں درشت و لے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف	سخت ہڈی کو حلق میں نگل سکتے ہیں لیکن وہ ناف میں اٹک جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔	رر
	بیت	**بیت**	
۱۳۰	نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پایدار	ظالم و بدکار تو نہیں رہتا مگر لوگوں کی لعنت ملامت اُس پر قایم رہتی ہے۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۳۰	نا سزائے راکہ بینی بختیار عاقلاں تسلیم کردند اختیار	اگر کسی نالائق کو نصیب ور دیکھے تو (تو اُس کو سلام کر) اسواسطے کہ عقلمندوں نے سلام کرنا اختیار کیا ہے۔	باب ا ح ۲۱
۱۳۰	چوں نداری ناخن درندہ تیز با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز	جب تو تیز اور پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ بدلوگوں سے لڑائی نکر۔	رر
۱۳	ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد	جس شخص نے طاقتور آدمی سے پنجہ	رر

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	ساعد سیمین خود را رنجہ کرد باش تا دستش بہ بند د روزگار پس بکام دوستاں مغزش برآر	لڑایا - اُس نے گویا اپنے نازک کلائی کو دکھایا - صبر کر جب تک کہ زمانہ اُسے (طاقتور کو) مجبور کر دے پھر دوستوں کے مقصد کے موافق اُس کا بھیجا نکال -	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۵۰	زیر پایت گر بدانی حال مور ہمچو حال تست زیر پائے پیل	اگر تو خوب غور کریگا تو معاً تیرے خیال میں آجائیگا کہ جو حالت چیونٹی کی تیرے پیر کے تلے ہوگی وہی تیری حالت ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوگی -	باب خ ۲۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۱	چو کردی باکلوخ انداز پیکار سر خود را بناد انی شکستی	تو ڈھیلا پھینکنے والے سے کیا لڑا گویا اپنے سر کو تو نے بیوقوفی سے توڑ دیا -	باب خ ۲۳
۱۵۲	چو تیر انداختی بر روئے دشمن چناں داں کاندر آماجش نشستی	اگر تو دشمن کی طرف تیر پھینکیگا تو سمجھ لے کہ تو اُسی کے نشانہ پر بیٹھا ہوا ہے	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۳	صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا	اگر تو دشمن سے صلح چاہتا ہے تو اگر	باب خ ۲۴

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن	وہ پیٹھ پیچھے تیری شکایت بھی کرے تو تو اُس کے روبرو اُس کی تعریف کر۔	
۱۵۴	سخن آخر بہ دہان میگذرد موذی را سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن	بُرے باتیں موذی ہی کے زبان سے نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تو چاہتا ہے کہ اُس کے منہہ سے ایسے باتیں نہ سنے تو اس کے منہہ کو میٹھا کر۔	باب ۱ ح ۲۴
	بیت	**بیت**	
۱۵۵	آنرا کہ بجائے تست ہر دم کرمے عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے	جو شخص کہ ہمیشہ تجھپر مہربانی کرتا رہا ہو اگر وہ ساری عمر میں ایک آدہ وقت ظلم بھی کرے تو اُسے معاف کر۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۵۶	گر گزندت رسد زخلق مرنج کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج	اگر خلایق کے طرف سے تجھے نقصان پہنچے تو آزردہ نہ ہو اس واسطے کہ خلایق سے نہ تو راحت ملتی ہے اور نہ رنج۔	؍؍
	از خدا دان خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست	دوست اور دشمن کی مخالفت کو خدا کے طرف سے سمجھ کیونکہ دونوں کا	؍؍

باب و حکایت	ترجمہ وماحصل	اقوال	نمبر
	دل اُسی کے قبضہ میں ہے ۔		
باب ۱ ح ۲۴	اگرچہ تیر کمان ہی سے نکلتا ہے لیکن عقلمند جانتا ہے کہ حقیقت میں اس کا چھوڑنیوالا کمان نہیں ہے بلکہ نشانہ انداز ہے ۔	گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد از کماندار بیند اہل خرد	
	بیت	**بیت**	
باب ۱ ح ۲۵	اگر کوئی شخص دو روز صبح کو بادشاہ کی خدمت بجالائے تو وہ تیسرے دن ضرور اُس پر مہربانی سے توجہ کریگا۔	دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ سوم ہر آئینہ در وے کند بلطف نگاہ	۱۵۷
	قطعہ	**قطعہ**	
"	سرداری حکم کے ماننے میں ہے اور حکم کا نہ ماننا کم نصیبی کی دلیل ہے	مہتری در قبول فرمان ست ترک فرمان دلیل حرمان ست	۱۵۸
"	جو شخص کہ سچوں کی ایسی نشانی رکھتا ہو (سمجھنا چاہیے کہ) وہ اطاعت و فرمانبرداری بجالاتا ہے ۔	ہر کہ سیمائے راستان دارد سر خدمت بر آستان دارد	۱۵۹
"	سچے دل سے عبادت کرنے والوں کو امید ہے کہ خدائے تعالیٰ کے درگاہ سے ناامید نہ ہوں گے	امید ست پرستندگان مخلص را کہ ناامید نگردند ز آستان اللہ	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر حکایت نمبر باب
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۶۰	زور مندی مکن بر اہل زمیں تا دعائے بر آسماں نرود	دنیا کے لوگوں پر ظلم و جبر نکر تاکہ (اُن کی) بد دعا آسمان پر نہ پہنچ جائے۔	باب ا ح ۲۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۶۱	حذر کن ز دود درونہائے ریش کہ ریش درون عاقبت سر کند	زخمی دلوں کے آہ کے دہویں سے ڈر اس واسطے کہ آخر دل کا زخم اُبھرتا ہے	؍؍
۱۶۲	بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند	جہاں تک ہو سکے کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایک آہ دنیا کو الٹ پلٹ کر دیتی ہے۔	؍؍
۱۶۳	دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔	دوست کو اتنا اختیار نہ دے کہ اگر دشمن بنجائے تو غالب آسکے۔	باب ا ح ۲۷
۱۶۳ الف	توقع خدمت از کسے دار کہ توقع نعمت او دارد۔	خدمت کی امید اُسی شخص سے رکھی جاتی ہے جسکی دولت سے کچھ حصّہ ملنے کی توقع ہوتی ہے۔	باب ا ح ۲۸
۱۶۴	ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک۔	بادشاہ رعیت کی نگہبانی کرنے کے واسطے ہیں نکہ رعیت بادشاہ کی خدمت کیلئے۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۶۵	گوسپند از برائے چوپان نیست بلکہ چوپان برائے خدمت اوست	بکری چرواہے کیلئے نہیں ہے بلکہ چرواہا اسکے حفاظت کیلئے ہے	باب ۲۸ح
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۶۶	گر کسے را تو کامراں بینی دیگرے را دل از مجاہدہ ریش روزکے چند باش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش	اگر تو کسی شخص کو آسودہ حال اور مالدار اور کسی کو محنت سے رنجیدہ دل دیکھے تو چند روز صبر کر تاکہ مال دار کے دماغ کو مٹی کھالے۔	//
۱۶۷	فرق شاہی و بندگی برخواست چوں قضائے نبشتہ آمد پیش گر کسے خاک مردہ باز کند نشناسد توانگر از درویش	جب لکھی ہوئی قضا آگئی تو بادشاہ اور غلامی کا فرق نہیں رہتا۔ اگر کوئی قبر کھود کر مردے کو دیکھے تو نہیں پہچانا جاسکتا کہ وہ امیر ہے یا غریب۔	//
	بیت	**بیت**	
۱۶۸	دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت و ملک میرود دست بدست	جو دولت کہ اب تیرے قابو میں ہے اُس سے نیکی کرلے۔ اس لئے کہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ چلے جائیں گے۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	رجوع بہ باب
۱۶۹	گر نبودے امید راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے	اگر سکھ اور دکھ کی امید نہ ہوتی تو فقیر کا پانوں آسمان پر ہوتا ۔	باب ۱ ح ۲۹
۱۷۰	گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچناں کز ملک ملک بودے	اگر وزیر خدا سے اُسی طرح ڈرتا ۔ جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ فرشتہ بن جاتا ۔	"
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۷۱	خلافِ رائے سلطاں رائے جستن بخونِ خویش باشد دست شستن	بادشاہ کے مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنے خون میں ہاتھ دھونا ہے	باب ۱ ح ۲۱
۱۷۲	اگر شاہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پرویں	اگر بادشاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہئے کہ چاند اور ستارے بھی نکلے ہیں ۔	"
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۳	غریبے گرت ماست پیش آورد دو پیمانہ آب است و یک چمچہ دوغ	اگر کوئی غریب تیرے پاس چھاچھ لائیگا تو اُس میں دو حصّے پانی کے ہونگے اور چمچہ بھر دہی ۔	باب ۱ ح ۳۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۴	جہاندیدہ بسیار گوید دروغ	جہاں کا پھرا ہوا (سیاح) شخص بہت جھوٹ بولا کرتا ہے ۔	"

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۷۵	نہ مردست آں بنزدیکِ خردمند کہ با پیل دماں پیکار جوید بلے مرد آں کس است از روئے تحقیق کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید	عقلمند کے نزدیک وہ شخص جوانمرد نہیں ہے جو مست ہاتھی سے لڑے بلکہ سچ پوچھو تو جوانمرد وہی ہے کہ جب اُسے غصہ آئے تو بیہودہ نہ بکے۔	باب ۱ ح ۳۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۷۶	تا توانی درونِ کس مخراش کاندریں راہ خارہا باشد	جہاں تک ہو سکے تو کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایسے رستے میں بہت سے کانٹے یعنے عذاب ہوتے ہیں۔	باب ۱ ح ۳۴
۱۷۷	کارِ درویشِ مستمند برآر کہ ترا نیز کارہا باشد	غریب اور حاجتمندوں کا کام نکال کیونکہ تجھکو بھی بہت سے کام ہونگے۔	رر رر
۱۷۸	نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بخدمت بستن۔	سنہری پٹکہ کمر پر باندھ کر خدمت کرتے رہنے سے جو کی روٹی کھانا اور بیفکر بیٹھنا بہتر ہے۔	رر رر
	بیت	**بیت**	
۱۷۹	بدستِ آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر	کسی امیر کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ	رر رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و باب
		اُس ہاتھ میں چونے کو پکایا جائے۔	
	بیت	**بیت**	
۱۸۰	اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست	اگر دشمن مرجائے تو کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔	باب ۱ ح ۳۶
۱۸۱	وزرا بہ مثابت اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم۔	وزرا بمنزلہ طبیبوں کے ہیں اور طبیب سوا بیمار کے دوا کسی کو نہیں دیتا۔	باب ۱ ح ۳۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۲	اگر روزی بدانش بر فزودے ز ناداں تنگ تر روزی نبودے	اگر محض عقل ہی سے روزی زیادہ ملتی تو احمق سے زیادہ کوئی شخص روٹی کا محتاج نہ ہوتا۔	باب ۱ ح ۳۸
	بناداں آں چناں روزی رساند کہ دانایاں درآں حیراں بمانند	(کارکنانِ قضا و قدر) نادانوں کو ایسی روزی پہنچاتے ہیں کہ عقلمند لوگ اُن کو دیکھکر حیران رہتے ہیں۔	،،
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۳	بخت و دولت بکاردانی نیست جز بتائید آسمانی نیست	دولت اور قسمت کا ہونا لیاقت پر نہیں ہے اور سوائے آسمانی یعنے خدا کی مدد کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔	،،

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	کیمیاگر بغصه مانده و رنج ابله اندر خرابه یافته گنج	کیمیاگر غصّہ اور رنج اُٹھاتا رہا اور بیوقوف ویرانہ میں ہی خزانہ پا لیا۔	باب ۱ ح ۳۸
۱۸۴	اتفاقا در جهان بسیار بی تمیز ارجمند و عاقل خوار	جہاں میں بہت سے دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز نصیبہ ور رہے اور دانا خوار رہے	//
	قطعه	**قطعه**	
۱۸۵	تشنه سوخته در چشمه روشن چو رسد تو مپندار که از پیل دمان اندیشد	جس شخص کی جان تشنگی سے جا رہی ہو اگر ایسا شخص کسی صاف چشمہ پر پہنچ جائے تو نہ سمجھنا کہ وہ مست ہاتھی سے خوف کریگا۔	باب ۱ ح ۳۹
۱۸۶	ملحد گرسنه در خانه خالی بر خوان عقل باور نکند کز رمضان اندیشد	(اسی طرح) بھوکا فاسق کسی خالی مکان میں بھرا ہوا خوان پا جائے تو عقل باور نہیں کرتی کہ وہ رمضان کا خیال کریگا۔	//
	قطعه	**قطعه**	
۱۸۷	هرگز آن را بدوستی مپسند که رود جائی ناپسندیده	ہرگز اُس شخص کو دوستی کے لائق نہ سمجھ جو ناپسندیدہ مقام پر جا یا	//

حوالہ باب حکایت	ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
	کرتا ہو۔		
باب ۱ ح ۱۳۴	کسی پیاسے کا دل نہ چاہے گا کہ گندہ دہن کے جھوٹا کئے ہوئے پانی کو پئے۔	تشنہ را دل نخواہد آبِ زلال نیم خوردہ دہانِ گندیدہ	۱۸۸
	بیت	**بیت**	
باب ۱ ح ۴۴	عقلمند لوگ اُس شخص کو بزرگ نہیں سمجھتے جو بزرگوں کی شکایت کرتا ہو۔	بزرگش نخوانند اہلِ خرد کہ نام بزرگان بزشتی برد	۱۸۹
	قطعہ	**قطعہ**	
،،	جبکہ خوش نصیبی اور تخت اور حکومت اور گیرودار کو ثبات نہیں ہے تو یہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔	ایں ہمہ ہیچ است چوں می بگذرد تخت و بخت و امرونہی و گیرودار	۱۹۰
،،	گذرے ہوئے لوگوں کے نیک نامی کو نہ مٹا تاکہ تیری نیکنامی بھی برقرار رہے۔	نام نیک رفتگاں ضایع مکن تا بماند نام نیکت پایدار	۱۹۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ کتاب گلستاں
	باب دوم دراخلاق درویشاں **قطعہ**	**دوسراباب** فقیروں کے خصلتوں کے بیان میں **قطعہ**	
۱۹۲	ہرکہ را جامہ پارسا بینی پارسادان ونیک مرد انگار	جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سا دیکھے تو اس کو پرہیزگار جان اور بھلا آدمی خیال کر۔	باب ۲ ح ۱
	ور ندانی کہ در نہانش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار	اور اگر تو اس کے دل کا حال نہیں جانتا تو کچھ نہ کہ۔ کیونکہ کوتوال کو گھر کے اندرونی کاموں سے کیا مطلب۔	,,
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۹۳	عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار	جو گناہگار ہیں وہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ (مگر) عارف عبادت سے بخشش چاہتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲
۱۹۴	عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگانان بہائے بضاعت۔	عبادت کرنیوالے اپنے بندگی کا معاوضہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر لوگ مال کی قیمت (مانگتے ہیں)۔	,,
۱۹۵	مودت اہل صفا چہ درروئے وچہ در	صاف باطن لوگوں کی دوستی حاضر و	باب ۲ ح ۹

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
	نقابہ چنانکہ در پشت عیب گیرند و در پیش بمیرند۔	غائب میں یکساں ہوتی ہے - یہ نہیں کہ غائب میں تو تیری شکایت کریں اور روبرو تجھ پر سے نثار رہوں۔	
	نظم	**نظم**	
۱۹۶	ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد	جو شخص تجھ سے دوسروں کے عیب بیان کریگا وبیشک تیرے عیب بھی دوسروں سے کہیگا۔	باب ۳ ح ۴
۱۹۷	از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روئے از مصاحبت درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن۔	مسکینوں کی صحبت سے منہ پھیرنا اور ان کو فائدہ پہنچانے میں دریغ کرنا بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید ہے۔	باب ۲ ح ۵
	بیت	**بیت**	
۱۹۸	چہ داند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ داند کہ در نامہ چیست	لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے	״
	نظم	**نظم**	
۱۹۹	صورت حال عارفاں دلق است ایں قدر بس کہ روئے در خلق است	عارفوں کی ظاہری علامت گدڑی ہے دنیا کو فریب دینے کے لئے صرف گدڑی ہی کافی ہے۔	״

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۲۰۰	درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش تاج بر سر بنہ و علم بر دوش	عمل کرنے میں کوشش کر اور جو تیرا جی چاہے پہن خواہ تاج سر پر رکھ یا علم کاندھے پر لئے رہ۔ یعنے سپاہی بن۔	باب ا ح ۵
۲۰۱	ترک دنیا شہوت ست و ہوس پارسائی نہ ترک جامہ و بس	شہوت اور ہوس کا ترک کرنا ہی ترک دنیا ہے۔ محض جامہ کا ترک کرنا پارسائی نہیں ہے۔	؍؍
۲۰۲	در قزاگند مرد باید بود بر مخنث صلاح جنگ چہ سود	چلتا۔ (جو ریشمی کپڑے کا ہوتا ہے) پہننے کیلئے آدمی بھی جوان مرد ہونا چاہیئے نامرد آدمی کے جسم پر سامان جنگ ہونے سے کیا فائدہ	؍؍
	بیت	**بیت**	
۲۰۳	پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد جامۂ کعبہ را جل خر کرد	جس نے جبہ پہن کر اپنے کو پارسا ظاہر کیا اُس نے گویا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۴	چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را	قوم میں کا ایک شخص بھی بیوقوفی کرجاتا ہے تو اس قوم میں کسی کی	باب ا ح ۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		عزت نہیں رہتی ۔	
۲۰۵	نمی بینی کہ گاوے در علف خوار بیالاید ہمہ گاوانِ دِہ را	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک بیل بھی سبز کھیت میں داخل ہو جاتا ہے تو گانوں کے کل بیلوں کو قصوروار ٹھیراتا ہے ۔	〃
	نظم	**نظم**	
۲۰۶	بیک ناتراشیدہ در مجلسے برنجد دلِ ہوشمنداں بسے	ایک بے ادب کے سبب سے محفل کے سب عقلمندوں کا دل آزردہ ہو جاتا ہے ۔	〃
۲۰۷	اگر برکۂ پُر کنند از گلاب سگے در وے افتد کند منجلاب	اگر کسی حوض کو گلاب سے بھر دیں اور اس میں ایک کتا گر جائے تو وہ اسکو ناپاک کر دیتا ہے ۔	باب ۲ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۸	اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست عیب ہا برگرفتہ زیرِ بغل	اے شخص تو نے اپنے ہنروں کو تو ظاہر کیا ہے ۔ لیکن عیبوں کو چھپایا ہے ۔	باب ۲ ح ۶
	تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روز درماندگی بسیم دغل	ایسی حالت میں، اے مغرور مصیبت کے وقت ان کھوٹے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		سکوں سے کیا خریدا چاہتا ہے	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۹	نہ بیند مدعی جز خویشتن را کہ دارد پردۂ پندار در پیش	مغرور اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اُس کے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔	باب ۲ ح ۷
۲۱۰	گرت چشم خدا بینی بہ بخشد نہ بینی ہیچکس عاجزتر از خویش	اگر خدا تجھکو چشم بصیرت بخشے تو تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھے۔	باب ۲ ح ۷
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۱۱	طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش	اُس نقش و نگار کے سبب سے جو مور میں ہے خلقت اُس کی تعریف کرتی ہے مگر وہ اپنے بُرے پاؤں سے شرمندہ ہے۔	
	از نظم	**از نظم**	
۲۱۲	اگر درویش بر حالے بماندے سر دست از دو عالم بر فشاندے	اگر فقیر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے تو (وہ) دونوں جہان کی پرواہ نکرتا۔	باب ۲ ح ۹
۲۱۳	دوران با خبر در حضور و نزدیکان	دور رہنے والے جو باخبر ہیں وہ	باب ۲ ح ۱۰

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بے بصر دور۔	نزدیک ہیں۔ مگر نادان نزدیک رہنے پر بھی دور سمجھے جاتے ہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۱۴	فہم سخن چوں نہ کند مستمع قوت طبع از متکلم مجوے	سامعین تقریر کے مطلب کو سمجھنے والے نہ ہوں تو تقریر کرنے والے سے امید نہ رکھ کہ وہ دل لگاکر تقریر کریگا۔	باب ۲ ح ۱۰
	بیت	**بیت**	
۲۱۵	خوش است زیر مغیلاں براہ بادیہ خفت شب رحیل ولے ترک جاں بباید گفت	مسافرت میں رات کو جنگل کی پگڈنڈی پر کانٹوں کے درخت کے نیچے سونا آرام تو معلوم دیتا ہے۔ مگر ایسے شخص کو اپنی جان کی امید نہ رکھنی چاہئیے	باب ۲ ح ۱۱
۲۱۶	خانہ دوستاں بروب و در دشمنان مکوب۔	دوستوں کے گھر صاف کر مگر دشمنوں کے دروازے کو نہ کھٹکھٹا	باب ۲ ح ۱۲
	بیت	**بیت**	
۲۱۷	چوں بسختی در بمانی تن بعجز اندر مدہ دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستین	اگر کوئی تکلیف آجائے تو عاجز ہوکر نہ بیٹھ۔ بلکہ دشمنوں کی کھال	باب ۲ ح ۱۳

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
		کھینچ (یعنی مقابلہ کر) اور نہ دوستوں کے پوستین بنا (یعنی دوستوں سے سلوک کر)	
	بیت	**بیت**	
۲۱۸	ہر سو دود آنکس ز در خویش براند وانرا کہ بخواند بدر کس ندواند	خدا جس کو اپنے دروازے سے نکال دیتا ہے وہ ہر طرف بھٹکا پھرتا ہے۔ مگر جس کو وہ بلا لیتا ہے اُسے کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔	باب ۲ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۱۹	دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خودرا ز عملہائے نکوہیدہ بری دار	گودڑی اور تسبیح اور صوفیانہ لباس تیرے کس کام آئیگا۔ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے تو رکھ۔	باب ۲ ح ۱۵
	حاجت بکلاہ برکئے داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار	درویشونکی سی اُونی ٹوپی پہننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درویشوں کے اوصاف پیدا کر۔ اور تاتاریوں کی سی ٹوپی پہن۔	”
	قطعہ	**قطعہ**	

	اقوال	ترجمہ و ماحصل	
۲۲۰	اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد	بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز گھوڑے تھک کر رہ گئے۔ اور لنگڑے گدھے منزل طے کر گئے	باب ۲ ح ۱۶
	بس کہ در خاک تندرستان را دفن کردند و زخم خوردہ نمرد	بہت سے زخمی لوگ تو بچ نکلے اور بہتیرے سکٹے قبر میں دفن کر دئے گئے۔	״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۲۱	پارسایانِ روئے در مخلوق پشت بر قبلہ می کنند نماز	جس پارسا کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو وہ درحقیقت مثل اُن لوگوں کے ہے۔ جو قبلے کی جانب پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔	باب ۲ ح ۱۷
	بیت	**بیت**	
۲۲۲	چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند	جب بندہ (پروردگار عالم کو) اپنا خدا سمجھتا ہو تو اُس کو چاہیئے کہ خدا کے سوا اور کسی پہ بھروسہ نہ کرے۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۲۳	آہنے را کہ موریانہ بخورد	جس لوہے کو زنگ کھا گیا ہو	باب ۲ ح ۱۸

ترجمہ و ماحصل	اقوال	
اُس زنگ کو صیقل سے بھی نہیں نکال سکتے ہیں۔	نتواں بردازو بہ صیقل زنگ	
(اسی طرح) ظالم کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پتھر میں لوہے کی میخ نہیں جا سکتی۔	با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی در سنگ	۲۲۴
قطعہ	**قطعہ**	
اقبال اور حکومت و ملازمت کے زمانے میں دوستی کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دیگر) ادبار اور بے روزگاری کے وقت اپنے دل کا درد دوستوں کے روبرو بیان کیا کرتے ہیں۔	در بزرگی و دار و گیر و عمل ز آشنایاں فراغتے دارند روز درماندگی و معزولی درد دل پیش دوستاں آرند	۲۲۵
قطعہ	**قطعہ**	
اپنے عروج کے زمانے میں مصیبت زدوں کی مدد کر کیونکہ محتاجوں کے دل کو خوش کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔	بروزگار سلامت شکستگاں دریاب کہ جبرِ خاطر مسکین بلا بگرداند	۲۲۶
اگر کوئی محتاج آہ وزاری کرتا ہوا تجھ سے کچھ مانگے تو تو اُس کو دے	چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند	۲۲۷

Side column (باب / حکایت references): ۲۲۴ — باب ۲ ح ۱۸; ۲۲۶ — ؍؍; ۲۲۷ — باب ۲ ح ۱۸

	اقوال	ترجمہ و ماحصل	
		ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے چھین لیگا	
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۸	آواز خوش از کام و دہان و لب شیریں گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد	سریلی آواز جو معشوق شیریں لب کے منہ سے نکلتی ہے وہ خواہ گانے کی ہو یا نہ ہو دلفریب ہوتی ہے ۔	باب ۲ ح ۱۹
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۹	اگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانند آیدش بازیچہ در گوش	اگر نادان کے روبرو حکمت کے سو باب بھی پڑھے جائیں تو وہ اس کے کانوں کو بطور مذاق معلوم ہوں گے ۔	باب ۳ ح ۲۰
	قطعہ	قطعہ	
۲۳۰	اندروں از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی تہی از حکمتی بعلت آں ۔ کہ پری از طعام تا بینی ۔	پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ تاکہ تو اس میں معرفت کی روشنی دیکھ سکے تو دانائی سے اس سبب سے خالی ہے کہ تیرا پیٹ کھانے سے ناک تک بھرا ہوا ہے ۔	باب ۲ ح ۲۱
	بیت	بیت	
۲۳۱	بعذر توبہ تواں رستن از عذاب خدا ولیک می نتواں از زبان مردم رست	عذر اور توبہ کر کے خدا کے غضب سے نجات پا سکتے ہیں ۔ لیکن لوگوں کی	باب ۲ ح ۲۲

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
		زبان (بدگوئی) سے چھوٹنا بہت مشکل ہے	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۲	در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند مارا۔	لوگوں کو نہ معلوم ہونے کے لئے ہم دروازہ کے اندر اپنے عیبوں کو بند کر دیتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲۲
	در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہان و آشکارا	مگر دروازہ کے بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ غیب کا جاننے والا خدا ایسا ہے کہ وہ چھپی اور کھلی ہوی باتوں کو جانتا ہے۔	
	رباعی	**رباعی**	
۲۳۳	تو نیکو روش باش تا بدسگال بہ نقص تو گفتن نیابد مجال	تو اپنی روش نیک رکھے تو دشمن کو تیرے عیوب کے بیان کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔	باب ۲ ح ۲۳
۲۳۴	چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشمال	اگر بربط (باجہ) کی آواز ٹھیک ہوگی تو بجانیوالے کے ہاتھ سے وہ کیوں گوشمالی کھائے گا۔	〃
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال		ترجمہ و ماحصل	نمبر باب نمبر حکایت
۲۳۵	شگوفہ گاہ شگفتہ است وگاہ خوشیدہ درخت وگاہ برہنہ است وگاہ پوشیدہ		پھولوں کی کلی کبھی توکھلی ہوی ہوتی ہے اور کبھی مرجھائی ہوی - اسی طرح درخت بھی کبھی توسرسبز رہتا ہے اور کبھی سوکھا ہوا -	باب ۲ ح ۲۷
	مثنوی		**مثنوی**	
۲۳۶	اگر دنیا نباشد دردمندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم بلائے زین جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست		اگر دنیا نہ ہو تو ہم تکلیف میں رہتے ہیں - اور اگر ہو تو اُس کے محبت میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں - پس دنیا سے بڑھکر تکلیف دینے والی اور کوئی شے نہیں ہے - کیونکہ اگر وہ ہے تو بھی تکلیف ہے اور نہیں ہے تو بھی تکلیف ہے -	رر
	از قطعہ		**از قطعہ**	
۲۳۷	تو طلب گر تونگری خواہی جز قناعت کہ دولتیست ہنی		اگر تو دولتمندی چاہتا ہے تو قناعت کے سوا اور کچھ نہ مانگ کیونکہ یہ دولت خوشگوار ہے -	رر
۲۳۸	صبر درویش بہ کہ بذل غنی -		فقیر کا صبر تونگر سخی کی خیرات سے اچھا ہے -	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۹	بدیدار مردم شدن عیب نیست ولیکن نچندانکہ گویند بس ۔	لوگوں سے ملنے کیلئے جانا بُرا نہیں ہے ۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ بیزار ہو جائیں	باب ۲ ح ۲۸
۲۴۰	اگر خویشتن را ملامت کنی ملامت نہ باید شنیدن ز کس	گو خلقت تجھے بُرا کہے مگر تو نیک رہ کیونکہ یہ اُس سے بہتر ہے کہ تو بُرا ہو اور لوگ سب تجھے بھلا کہیں ۔	؍؍
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۲۴۱	چو باد اندر شکم پیچد فرو هل کہ باد اندر شکم بار یست بر دل	اگر ہوا پیٹ میں تکلیف دینے لگے تو اُس کو نہ روک ۔ کیونکہ جو ہوا پیٹ میں بند رہتی ہے وہ گویا ایک بار ہے دل پر ۔	باب ۲ ح ۲۹
	بیت	**بیت**	
	حریف گران جانِ ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشش مدار	جب یار مخالف جانا چاہے تو اُس کے مانع مت ہو ۔	؍؍
	نظم	**نظم**	
۲۴۲	زن بد در سرائے مرد نکو ہم درین عالم ست دوزخ او	نیک مرد کے گھر میں عورت بُری ہو تو دوزخ اسی دنیا میں ہے ۔	باب ۲ ح ۳۰
	زینہار از قرین بد زنہار	بد عورت کے صحبت سے ہمیشہ	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	وقنا ربنا عذاب النار	خدا محفوظ رکھے۔	
	ازمثنوی	**ازمثنوی**	
۲۴۳	اے گرفتار پائے بند عیال دگر آزادگی مبند خیال غم فرزند و نان و جامۂ قوت بازت آرد ز سیر در ملکوت	اے زن کنبہ کے قید میں پھنسے ہوئے آدمی بیفکری کا خیال پھر نکر۔ کیونکہ روٹی کپڑا اور کھانا اور بچوں کی فکر عالم باطن کی سیر سے تجھے باز رکھیں گے۔	باب ۲ ح ۳۱
۲۴۴	زلف خوباں زنجیر پائے عقلست و دام مرغ زیرک۔	عقلمندوں کے پاوں کی زنجیر معشوقوں کی زلف ہے۔ اور جال ہوشیار پرندوں کی۔	باب ۲ ح ۳۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۴۵	ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید وز زبان آوران پاک نفس چوں بدنیائے دوں فرود آمد بعسل در بماند پائے مگس	خدا رسیدوں۔ تارک الدنیاؤں شاگردوں یا پاک باطن ناصحوں میں سے جس شخص نے اس دنیائے دنی میں دل لگایا۔ اس کی حالت اُس مکھی کی ہوی جو شہد میں لت پت ہوگئی ہو۔	رر
۲۴۶	علما را ز ربده تا دیگر بخوانند و زاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند۔	عالموں کے نام معاش مقرر کرتا کہ حوصلہ افزائی ہوا ور دوسرے لوگ	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
		بھی علم سیکھیں۔ مگر پرہیزگاروں اور زاہدوں کو کچھ نہ دے تاکہ وہ پرہیزگاری پر قایم رہیں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۴۷	خاتونِ خوبصورتِ پاکیزہ روئے را نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش درویشِ نیک سیرتِ فرخندہ رائے را نانِ رباط و لقمۂ دریوزہ گو مباش	زیور اور مرصع انگشتری نہ بھی ہو تو حسین اور خوبرو خوبصورت ہی ہوتی ہے یہی کیفیت نیک خصلت اور خوشدل فقیر کی بھی ہے کہ لنگرخانہ کی روٹی اور خیرات وقت پر نہ بھی ملے تو نہ سہی۔	باب ۲ ح ۴۲
۲۴۸	آنکہ زاہد است نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست۔	جو سچا فقیر ہے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا۔ اور جو لوگوں سے لیتا ہے وہ فقیر نہیں ہے۔	باب ۲ ح ۴۳
۲۴۹	اگر نان از بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستاند حلال است و اگر از بہر نان می نشیند حرام۔	اگر محض دلجمعی اور عبادت کیواسطے روٹی لیتا ہے تو حلال ہے۔ اگر صرف روٹی ملنے کے لئے لوگوں میں بیٹھا ہو تو حرام ہے۔	باب ۲ ح ۴۴
	بیت	**بیت**	
۲۵۰	نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند	عارفوں نے خیرات کی روٹی لینا اس لئے	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے نان	جائز رکھا ہے کہ ایک الگ جگہ بیٹھکر عبادت کریں۔ مگر عبادت تنہائی میں روٹی کے لئے نہیں کرتے۔	
	از بیت	**از بیت**	
۲۵۱	کوفتہ را نان تہی کوفتہ است۔	تھکے ہوے بھوکے مسافر کیواسطے روکھی روٹی ہی کوفتوں سے بڑھکر ہے	باب ۲ ح ۳۵
۲۵۲	ہر کہ درویشاں اند مر ایشاں را دامے بدہ وانچہ توانگر اند از ایشاں چیزے بخواہ کہ دیگرے گرد توانگر وند	جو فقیر ہیں انہیں کو کچھ روپیہ دے (دگر) جو دولتمند ہیں اُن سے کچھ نہ کچھ مانگ تاکہ پھر کوئی تیرے پاس نہ آئے	باب ۲ ح ۳۶
	نظم	**نظم**	
۲۵۳	ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم و غلہ اندوزند	(ناصح) اوروں کو تو دنیا کی نصیحت کرتے ہیں۔ مگر خود روپیہ اور اناج جمع کیا کرتے ہیں۔	باب ۲ ح ۳۷
۲۵۴	عالمے را کہ گفت باشد و بس ہر چہ گوید نگیرد اندر کس	جو عالم کہ لوگوں کو تو نصیحت کرے اور آپ اُس کے موافق عمل نکرے اُس کی نصیحت کا اثر کسی کے دل پر نہیں ہوتا۔	،،
۲۵۵	عالم آنکس بود کہ بد نکند	سچا ناصح وہی ہے جو خود کوئی بُرا	،،

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	نہ بگوید بخلق و خود نکند	کام نکرے اور دوسروں کو اُس کے نہ کرنے کے لئے کہے اور خود بھی باز رہے۔	
	بیت	**بیت**	
۲۵۶	عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرا رہبری کند	جو عالم کہ اپنے ہی نفع اور آسائش کا خیال رکھتا ہو وہ درحقیقت خود ہی گمراہ ہے دوسروں کی کیا رہنمائی کریگا۔	باب ۲ ح ۳۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۵۷	گفت عالم بگوش جاں بشنو ور نماند بگفتنش کردار	عالم کی نصیحت کو دل سے سن اگرچہ اُس کا عمل نصیحت کے موافق نہو	رر
۲۵۸	باطل است انچہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار	جو کچھ مدعی کہتا ہے وہ غلط ہوتا ہے سوے ہوئے کو سویا ہوا آدمی کیسے جگا سکتا ہے۔	
۲۵۹	مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نبشت است پند بر دیوار	نصیحت کو دل سے سننا چاہیئے اگرچہ وہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہی کیوں نہو	رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۶۰	متاب اے پارسا روے از گنہگار بہ بخشایندگی در وے نظر کن	اے پرہیزگار گنہگار کو دیکھکر منہ نہ پھیر بلکہ نظر شفقت سے اُس کو دیکھ	باب ۲ ح ۳۹

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۲۶۱	خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بجیرا دی نکند مدعیست و خرقۂ بروحرام است	جامۂ رضا (رضائے الٰہی) فقیروں کا لباس ہے۔ جو کوئی اس لباس میں رہکر تحمل نکرے۔ وہ محض مکار ہے اور جبہ اُس پر حرام ہے۔	باب ۳ ح ۴۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۶۲	گر گزندت رسد تحمل کن۔ کہ بعفو از گناہ پاک شوی	اگر تجھکو کسی سے تکلیف پہنچے تو صبر کر کیونکہ بخشدینے کے سبب سے تو گناہ سے پاک ہو جائیگا۔	؍؍
۲۶۳	اے برادر چو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی	اے بھائی۔ جبکہ انسان کا انجام خاک میں ملتا ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی تو خاک ہوجا۔	؍؍
	از نظم	**از نظم**	
۲۶۴	ہر کہ بیہودہ گردن افرازد خویشتن را بگردن اندازد	غرور سے جو شخص سر اُٹھاتا ہے (وہ گویا) اپنے ہی کو منہہ کے بل گراتا ہے۔	باب ۳ ح ۴۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۶۵	لاف سرپنجگی و دعوے مردی بگذار عاجز نفس فرومانده چہ مردی چہ زنی	اپنے طاقت ور جوانمردی کی جھوٹی بڑائی کرنا چھوڑدے۔ کیونکہ نفس کے	باب ۳ ح ۴۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
		تابع رہنے کے بعد تو مرد رہا تو کیا تو عورت رہا تو کیا ۔	
	گرت از دست بر آید دہنے شیریں کن مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے	اگر تجھ سے ہو سکے تو لوگوں کا منہہ میٹھا کر یہ جوانمردی اس میں نہیں ہے کہ تو کسی کے منہہ پر مارے دے ۔	باب ۲ ح ۲۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۶۶	اگر خود بر درد پیشانی پیل نہ مرد است آنکہ در وے مردمی نیست	اگر کسی میں ہاتھی کا سر توڑنے کی طاقت ہو (مگر) اُس میں آدمیت نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہے ۔	〃
۲۶۷	برادر کہ در بند خویش است نہ برادر ست و نہ خویش است ۔	بھائی جو اپنے ہی مطلب کے فکر میں ہو وہ نہ تو بھائی ہے نہ دوست ۔	باب ۲ ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۲۶۸	ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست دل در کسے مبند کہ دلبستۂ تو نیست	اگر ہمسفر تجھکو چھوڑ کر جانے کی جلدی کرے تو وہ ہمسفر ہی نہیں جس شخص کا دل تجھ سے محبت نکرے تو اپنا دل اُس سے نہ لگا ۔	〃
	شعر	**شعر**	
۲۶۹	چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ	اگر عزیز میں ایمانداری اور پرہیزگاری	〃

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	قطع رحم بہتر از مودت قربی	نہ ہو تو اُس کے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے سے بہتر ہے کہ اُس سے قطع تعلق کیا جائے۔	
	بیت	**بیت**	
۲۷۰	ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تنِ بیگانہ کآشنا باشد	ایسے ہزار عزیزوں کو جو خدا سے بیگانہ ہوں ایک اجنبی پر قربان کرنا چاہیے جو خدا سے محبت رکھتا ہو۔	باب ۲ ح ۴۳
	از نظم	**از نظم**	
۲۷۱	خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست	جب کوئی بُری خصلت ایکبار دل میں جم جاتی ہے تو وہ مرنے تک نہیں جاتی۔	رر
	بیت	**بیت**	
۲۷۲	زشت باشد دبیقی و دیبا کہ بود بر عروس نازیبا	اگر پُرتکلف اور اعلیٰ ریشمی لباس بدصورت عورت کے جسم پر ہو تو اُس کو بھی عیب لگجاتا ہے۔	باب ۲ ح ۴۵
۲۷۳	شوئے زن زشت روئے نابینا بہ	بدشکل عورت کے لئے اندھا خاوند ہی بہتر ہے۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و تفصیل	حوالہ کتب
۲۷۴	اگر کشور کشائے کامراں است دگر درویش حاجتمند نان است درآں ساعت کہ خواہند ایں وآں مُرد نہ خواہند از جہاں پیش از کفن بُرد	اگرچہ بادشاہ اپنے ہر ایک مقصد میں کامیاب ہے۔ اور فقیر روٹی کا محتاج۔ مگر جسوقت کہ یہ دونوں مرجائیں گے اُس وقت یہ دونوں کفن کے سوا اور کچھ دنیا سے نہ لیجائیں گے۔	باب ۲ ح ۴۶
۲۷۵	طریق درویشاں ذکر است و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل۔ ہر کہ بدیں صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است۔ و اگر در قبا ست امّا ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بہ شب آرد در بند شہوت و شب ہا روز کند در خواب غفلت۔ و بخورد ہر چہ درمیان آید و بگوید ہر چہ بر زبان آید زندیق است۔	فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت و اطاعت کریں۔ شکر و خدمت بجالائیں دعا مانگیں جس حالت میں وہ رکھے اُس میں خوش رہیں اور جو ان صفتوں سے موصوف ہے وہی سچا فقیر ہے۔ خواہ وہ دنیاداروں کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ مگر جو شخص اپنے من مانے کام کرنیوالا نماز نہ پڑہنے والا۔ حریص ہوا پرست ہو۔ اور جو کہ تمام دن مثل رات کے شہوت پرستی میں بسر کرتا ہو اور جس کی رات خواب غفلت	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		میں لبر ہوتی ہو - اور جو کچھ ملے وہ کھاتا ہو - اور جو زبان پر آئے بکدیتا ہو - وہ رند ہے - گو وہ فقیرانہ لباس پہنے ہوئے کیوں نہ ہو	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۷۶	نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد بماند نام بلندش بہ نیکوی مشہور	اگرچہ حاتم طائی نہیں رہا - مگر نیکی کے سبب سے نام نیک مشہور رہ گیا -	باب ۲ [illegible]
۲۷۷	زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلۂ رزرا چو باغبان نبرد بیشتر دہد انگور	اپنے آمدنی کا کچھ حصہ بطور خیرات دیتا رہ کیونکہ جب بانی بہت پھیلے ہوئے انگور کے بیل کے شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگور کا بار زیادہ آتا ہے -	
	بیت	**بیت**	
۲۷۸	نبشت است بر گور بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوی زور	بہرام گور کے قبر پر لکھا ہوا ہے کہ بازو کے زور سے بخشش کا ہاتھ بہتر ہے -	〃

باب سوم
در فضیلت قناعت
قطعہ

تیسرا باب
قناعت کی فضیلت کے بیان میں
قطعہ

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت گلستان
۲۷۹	اے قناعت توانگرم گردان کہ ورائے تو ہیچ حکمت نیست	اے قناعت مجھے تونگر کر (دولتمند بنا دے) کہ تجھ سے بڑھکر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	باب ۳ ح ۱
۲۸۰	کنج صبر اختیار لقمان ست ہر کرا صبر نیست حکمت نیست	صبر کا گوشہ لقمان نے اختیار کیا ہے (پس) جس میں صبر نہیں در حقیقت اُس میں عقلمندی کا ہی نہیں ہے۔	؍؍
۲۸۱	در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بُردن	کسی کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	باب ۳ ح ۳

قطعہ

قطعہ

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت گلستان
۲۸۲	ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت	کپڑوں کے واسطے اوروں کو خط لکھنے سے پیوند پر پیوند لگانا اور صبر کے گوشہ میں اطمینان سے بیٹھنا بہتر ہے۔	؍؍
۲۸۳	حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است رفتن بہ پائے مردی ہمسایہ در بہشت	خدا کی قسم ہمسایہ کی مدد سے بہشت میں جانا بھی دوزخ کے عذاب	؍؍

نمبر	اقوال		ترجمہ و ماحصل	حوالہ
			(تکلیف) کے برابر ہے ۔	
	نظم		**نظم**	
۲۸۴	سخن آنگہ کند حکیم آغاز یا سر انگشت سوئے لقمہ دراز کہ ز ناگفتنش خلل زاید یا ز ناخوردنش بجاں آید لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار		عقلمند آدمی اُس وقت بولتا ہے یا کھانے کے طرف اُس وقت ہاتھ پھیلاتا ہے جبکہ اُس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہو ۔ یا نہ کھانے سے ہلاک ہوتا ہو ۔ اس لئے اُس کا بولنا عقلمندی کا ہوتا ہے اور اُس کا کھانا ثمرہ تندرستی بخشتا ہے ۔	باب ۳ ح ۴
	بیت		**بیت**	
۲۸۵	خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است		غذا کا کھانا زندہ رہنے اور خدا کی یاد کرنے کے لئے ہے مگر تیرا عقیدہ تو یہ ہے کہ زندگی کھانے ہی کے لئے ہے ۔	باب ۳ ح ۵
	قطعہ		**قطعہ**	
۲۸۶	چو کم خوردن طبیعت شد کسے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد		جب کسی کی عادت کم کھانے کی ہوگئی ہو اور اُسے کسی وقت سختی پیش آجائے تو وہ آسانی سے اُس کو کاٹ دیتا ہے	باب ۳ ح ۶

نمبر باب و حکایت	ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر سلسلہ
باب ٣ ح ٦	اگر وہ آسودگی کے زمانہ میں تن پرور رہا ہوا ور اُس کو کسی وقت کھانا نملے تو وہ بھوک کی تکلیف سے مرجائیگا۔	وگر تن پرورست اندر فراخے چو تنگی بیند از سختی بمیرد	
	بیت	**بیت**	
باب ٣ ح ٧	نہ تو اتنا زیادہ کھا کہ مُنہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ ناتوانی سے جان نکلجائے۔	نچنداں بخور کز دہانت بر آید نچندانکہ از ضعف جانت بر آید	٢٨٧
	قطعہ	**قطعہ**	
ایضاً	غذا کے کھانے سے جسم اور دل کو آرام اور راحت ہوتی ہے تاہم جو غذا مقدار سے زاید کھائی گئی ہوگی وہ تکلیف پیدا کرے گی۔	با آنکہ در وجود طعام ست حظِ نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود	٢٨٨
ایضاً	گلقند کیوں نہ ہو اندازے سے زیادہ کھالیگا تو نقصان کرے گا۔ اور اگر سوکھی ہی روٹی تو دیر سے کھائیگا تو وہ گلقند کا فایدہ دیگی۔	گر گلشکر خوری بتکلف زیاں کند ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود	٢٨٩
	بیت	**بیت**	
باب ٣ ح ٨	جب معدہ کے خوب بھر جانے	معدہ چو کیر گشت وشکم درد خاست	٢٩٠

نمبر	اقوال	ترجمہ و مطلب	نمبر باب و حکایت
	سود ندارد ہمہ اسباب راست	سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو سب اچھے اچھے مفید اور لذیذ چیزیں بھی فایدہ نہیں دیتیں۔	
۲۹۱	نفس را وعدہ دادن بطعام آسان تر است کہ بقال را بدرم۔	نفس کے ساتھ کھانے کا وعدہ کرنا کنجڑے کو روپیہ دینے کا وعدہ کرنے سے آسان تر ہے۔	باب ۳ ح ۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۲	ترک احسان خواجہ اولیٰ تر کاحتمال جفائے بوابان	کسی تونگر کے دربانوں کی زیادتی برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اس کا احسان ہی نہ لیا جاوے۔	رر
۲۹۳	بہ تمنائے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زشت قصاباں	گوشت کی آرزو میں مرجانا قصابوں کے سخت تقاضے سے بہتر ہے	رر
	بیت	**بیت**	
۲۹۴	اگر حنظل خوری از دست خوش روے بہ از شیرینی از دست ترش روے	ترشرو کے ہاتھ کی میٹھائی کھانے سے خوشرو کے ہاتھ سے اندرائن کا پھل کھانا بہتر ہے۔	باب ۳ ح ۱۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۵	زبخت روئے ترش کردہ پیش یار عزیز	سچے دوست کے پاس بھی بدنصیبی کے	باب ۳ ح ۱۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ حکایت باب
	مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی	باعث ترش رو نکر نہ جا۔ کیونکہ اُس سے اُس کا بھی عیش تلخ کرے گا۔	
۲۹۶	بحاجتے کہ روی تازہ روے و خنداں رو فرو نہ بندد کارِ کشادہ پیشانی	اگر تجھکو اپنا کوئی کام نکال لینے کے غرض سے جانا ہو تو ہنسمکھ جا کیونکہ خندہ رو شخص کی درخواست بے سود نہیں جاتی۔	باب ۳ ح ۱۱
	ازبیت	**ازبیت**	
۲۹۷	بینوائی بہ از مذلت خواست	مانگنے کی ذلت سے مفلسی بہتر ہے	”“
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۸	مبر حاجت بہ نزدیک ترش روئے کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی	بدمزاج آدمی کے پاس اپنی ضرورت نہ لیجا کیونکہ اُس کی بدمزاجی سے تجھے رنج ہوگا۔	باب ۳ ح ۱۲
۲۹۹	اگر حاجت بری نزدِ کسے بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی	اگر غرض لیجانا ہے تو ایسے شخص کے پاس لیجا جس کی صورت دیکھنے سے کم از کم تشفی تو ہوجائے۔	”“
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۰۰	نخورد شیر نیم خوردہ سگ	بھوک کی سختی سے غار کے اندر	باب ۳ ح ۱۳

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	گر بہ سختی بمیرد اندر غار	جان بھی نکلجا رہی ہو تو برداشت کریگا مگر شیر کتے کا جھوٹا کبھی نہیں کھائیگا	
٣٠١	تن بہ بیچارگی و گرسنگی - بنہ و دست پیش سفلہ مدار	افلاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کر مگر کمینہ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا-	باب ٣ ح ١٣
٣٠٢	گر فریدوں شود بہ نعمت و ملک بے ہنر را بہ ہیچ کس مشمار	اگر کوئی بیوقوف دولت وحکومت میں فریدوں بھی بن جائے تو اُس کو بزرگ نہ سمجھ -	رر
٣٠٣	پرنیان و نسیج بر نا اہل - لاجورد و طلاست بر دیوار	نالائق کے جسم پر جامۂ زربفت و حریر ایسا ہی ہے جیسا کہ دیوار پر لاجورد اور سنہری کام ہوتا ہے	رر
	بیت	**بیت**	
٣٠٤	ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نبرد	جو شخص کہ اپنے قوت بازو سے پیدا کی ہوی روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اُٹھاتا -	باب ٣ ح ١٤
	بیت	**بیت**	
٣٠٥	گربۂ مسکیں اگر پر داشتے تخم گنجشک از جہاں برداشتے	اگر مسکین بلی کو پر ہوتے تو وہ چڑیا کا نام تک دنیا میں نہ رہنے دیتی -	باب ٣ ح ١٥
	بیت	**بیت**	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۳۰۶	عاجز باشد کہ دست قوت یابد برخیزد و دست عاجزاں برتابد	کمینوں کو حکومت ملجائے اور موقع ہاتھ آئے تو وہ غریبوں کا ہاتھ مروڑنے لگتے ہیں۔	باب ۳ ح ۱۵
	ازرباعی	**ازرباعی**	
	سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش سیلی خواہد بضرورت سرش	کمینہ کو دولت حشمت سونا اور چاندی ملجاتی ہے تو اس کا سر ضرور ایکبار دھول کھانے کا محتاج بن جاتا ہے۔	رر
۳۰۷	مور ہماں بہ کہ نباشد پرش	وہی چیونٹی اچھی جس کو پر نہوں۔	رر
	بیت	**بیت**	
۳۰۸	آنکس کہ توانگرت نمے گرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند	جو شخص کہ تجھے امیر مالدار نہیں بناتا وہ تیری بہتری کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۰۹	در بیابان خشک و ریگ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف	سوکھے جنگل اور اڑنیوالی ریتی میں پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپ برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
۳۱۰	مرد بے توشہ کاو فتاد از پائے	جس کے پاس کھانے کے چیزیں	رر

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ما حصل	تحقیق بیت
	در کمر بندا و چہ زر چہ خزف	نہ ہوں اور تھکا ماندہ ہو۔ ایسے مسافر کے کمر بند میں اشرفیاں اور ٹھیکریاں برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۱	گر ہمہ زر جعفری دارد مرد بے توشہ بر نگیرد گام	آدمی کے پاس کتنا ہی خالص اور عمدہ سونا ہو تو بھی اُس کو بدوں توشہ و زاد راہ کے قدم نہ اٹھانا چاہیئے۔	باب ۳ ح ۱۷
۳۱۲	در بیاباں فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ زنقرۂ خام	تھکے ہوے اور بھوک سے بیتاب شدہ مسافر کو بہ نسبت خالص چاندی کے پکا ہوا شلغم بہتر ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۳	مرغ بریاں بچشم مردم سیر کمتر از برگ ترہ بر خوان ست	پیٹ بھرے ہوے لوگوں کے سامنے بھنا ہوا مرغ ساگ سے بھی کم ہے۔	باب ۳ ح ۱۸
	وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست شلغم پختہ مرغ بریاں ست	مگر جس کو کھانا ہی میسر نہ ہو اُس کے حق میں پکا ہوا شلغم ہی بھنے ہوے مرغ سے بڑھ کر ہے۔	؍؍
	نظم	**نظم**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۳۱۴	بہ لطافت چو بر نیاید کار سر بہ بے حرمتی کشد ناچار	جب نرمی سے کام نہیں چلتا تو مجبوراً (آدمی) بے عزتی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔	باب ۳ ح ۲۰
۳۱۵	ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید گر نہ بخشد برو کسے شاید	جو شخص کہ اپنے پر رحم نہ کرے اُس پر اگر کوئی دوسرا شخص رحم نہ کرے تو بجا ہے ۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۶	آن شنیدستی کہ در صحرائے غور بار سالارے بیفتاد از ستور گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور	غور کے جنگل میں جب ایک سردار کا اسباب چوپایہ پر سے گر پڑا تو کہنے لگا کہ دنیا دار کی حریص آنکھ کو یا تو قناعت بھر دیتی ہے یا قبر کی مٹی ۔	باب ۳ ح ۲۱
	فرد	**فرد**	
۳۱۷	دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل	جو شخص کہ غرض کے وقت بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتا ہو۔ اور جس وقت خدا کا فضل اُس پر ہو اُس وقت اپنے ہاتھوں کو بغل میں داب لیتا ہو ایسے	باب ۳ ح ۲۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		شخص کو دعا مانگنے سے کیا فائدہ ہوگا۔	
	قطعہ	قطعہ	
۳۱۸	از زر و سیم راحتے برسان خویشتن ہم تمتعے برگیر	جو سونا اور چاندی کہ تیرے پاس ہے اس سے اوروں کو آرام پہونچا اور خود بھی فائدہ اُٹھا۔	باب ۳ ح ۲۲
	وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خشتے از سیم و خشتے از زر گیر	جسوقت تو اس مکان خالی کو چھوڑیگا اُس وقت یہ سمجھ لے کہ جن اینٹوں سے وہ مکان بنایا گیا تھا اُس میں ایک ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک ایک چاندی کی۔	ر ر
	بیت	بیت	
۳۱۹	بخور اے نیک سیرت سرہ مرد کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد	اے نیک مرد دولت مجتمعہ سے فایدہ اٹھا اسلئے کہ بدنصیب ہے وہ شخص جو جمع تو کیا مگر اُس سے حظ نہیں اٹھایا۔	ر ر
	بیت	بیت	
۳۲۰	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد	شکاری ہمیشہ ہی شکار کو نہیں لاتا۔	باب ۳ ح ۳۰

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد	کسی روز تو دیکھے گا کہ چیتا اس کو پھاڑتا ہے۔	
	حکمت	**حکمت**	
۳۲۱	صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد	جس کے مقسوم میں کچھ ملنے کا نہ ہو ایسے شکاری کو دجلہ میں بھی کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور جس کی قضا نہ آئی ہو ایسی مچھلی خشک زمین پر بھی نہیں مرتی۔	باب ۳ ح ۲۳
	نظم	**نظم**	
۳۲۲	چو آید ز پے دشمن جاں ستاں بہ بندد اجل پائے مرد دواں	جب جان کا لینے والا دشمن دوڑتے ہوئے آتا ہے تو اس وقت بھاگ جانے والے کے پاؤں کو بھی موت باندھ ڈالتی ہے۔	باب ۳ ح ۲۴
۳۲۳	یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا	ایک اچھی شکل ہزار قیمتی لباسوں سے بہتر ہے	باب ۳ ح ۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۲۴	شریف اگر متضعف شود خیال مبند کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد	کسی شریف آدمی کے تنگدست ہو جانے سے یہ نہ سمجھنا کہ اس کا	” ”

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	در آستانۂ سیمین بہ میخ زر بزند گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد	مرتبہ گھٹ گیا یا کوئی یہودی اپنے مکان کے چاندی کے دہلیز میں سونے کے کیلیں جڑ دے تو اُس کو دیکھکر یہ خیال نکرنا کہ وہ شریف ہو جائیگا۔	باب ۳ ح ۲۵
	بیت	**بیت**	
۳۲۵	دست دراز از پئے یک حبہ سیم بہ کہ ببرند بدانگے و دو نیم	ایک رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پھیلانا اس سے اچھا ہے کہ چھ رتی کے عوض ہاتھ کاٹ دیں	باب ۳ ح ۲۶
	بیت	**بیت**	
۳۲۶	فضل و ہنر ضائعست تا ننمایند عود بر آتش نہند و مشک بسایند	فضل اور ہنر کا ہونا بے فائدہ ہے جب تک کہ لوگوں میں ظاہر نکریں اسی طرح جب تک کہ عود کو آگ پر نرکھیں اور مشک کو نہ پیسیں۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۲۷	نثر دولت نہ بکوشیدنست چارہ کم جوشیدنست۔	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے اضطراب کم کرنا ہی اُس کا علاج ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۳۲۸	کس نتواند گرفت دامن دولت بزور	جس طرح کہ اندھے کہ ابرو پر وسمہ	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	کوشش بیفایدست وسمہ برابروی کور	لگانا بے سود ہے۔ اسی طرح بد قسمت آدمی کا دولت کو قوت بازو سے پیدا کرنے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۳۲۹	اگر بہر سر موئیت دو صد ہنر باشد ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد	اگر تیرے ہر ایک بال میں دو دو سو ہنر ہوں تو بھی جب تیرا نصیب ہی برا ہے تو کوئی ہنر کام نہیں آئیگا	باب ۳ ح ۲۷
۳۳۰	فواید سفر بسیار است از نزہت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب۔ و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگار۔	سفر کے فوائد بہت ہیں (مثلاً) دل کی تازگی۔ نفع کا حاصل کرنا۔ عجائبات کا دیکھنا۔ نادر باتوں کا سننا۔ شہروں کی سیر۔ دوستوں کی صحبت۔ علم و ادب و مرتبہ کا حاصل کرنا۔ مال و مقدور کا بڑھنا یاروں کی شناخت اور زمانہ کی آزمایش۔	ایضاً
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۳۱	تا بہ دکان خانہ درگروی	اے ناتجربہ کار۔ جب تک کہ	ایضاً

حوالہ باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	تو اپنے ہی کنبہ اور دکان میں مشغول رہے گا۔ ہرگز آدمی نہ ہوگا۔ یعنے کامل نہ بنے گا۔ اس لئے سفر آخرت کرنے سے پہلے تو دنیا میں پھر اور سیر و سفر کر۔	ہرگز اے خام آدمی نہ شوی برو اندر جہاں تفرج کن پیش از آں روز کز جہاں بروی	٣٣٢
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۳ ح ۲۷	امیر آدمی پہاڑ۔ جنگل اور بیاباں جہاں کہیں جائے وہ اس کو مسافر نہیں معلوم ہوتی کیونکہ وہ جہاں جائے گا وہاں خیمہ نصب کرکے خوابگاہ اور مقام آسایش بنائے گا۔ مگر جس کو دنیا کے ضروری ساماں ہی کے مہیا کرنے کا مقدور نہیں ہے وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور اجنبی ہی ہے۔	منعم بکوہ و دشت بیاباں غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت وانرا کہ بر مراد جہاں نیست دسترس در زاد بوم خویش غریبست و ناشناخت	٣٣٣
	قطعہ	**قطعہ**	
〃	عقلمند آدمی کا وجود مثل کھرے سونے کے ہے اس لئے کہ جہاں جاتا ہے	وجود مردم دانا مثال زر طلاست کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند	٣٣٤

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		لوگ اُس کی قیمت اور قدر جان لیتے ہیں -	
	بزرگ زادۂ نادان بشہر وا ماند کہ در دیار غریبش بہیچ بستاند	مگر نادان آدمی وہ شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو مثل (شہروا) یعنے چرمی سکہ کے ہے جس کو غیر مقامات میں مفت بھی کوئی نہیں لیتا	باب ۳ ح ۲۷
۳۳۵	اندکی جمال بہ از بسیارئے مال	بہت سارے مال سے تھوڑی سی خوبصورتی اچھی -	؍؍
۳۳۶	روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ است وکلید درہائے بستہ -	خوبصورت چہرہ خستہ دلوں کا مرہم اور بند دروازہ کی کونجی ہے	؍؍
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۷	شاہد آنجا کہ رود عزت وحرمت بیند ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش	خوبرو جہاں جائیگا وہاں اُس کی عزت اور حرمت ہوگی اگرچہ اُس کے ماں باپ اُس کو غصہ سے نکالدیتے ہوں -	
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۸	چون در پسر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود	جب لڑکے میں نرمی اور دلبری ہو اور باپ اُس سے ناراض	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ بامحاورہ	حوالہ
		ہوجائے تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے۔	
۳۳۹	دُرِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود	دُرِ یکتا کا ہر شخص خریدار ہوتا ہے	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۳۴۰	بہ از روئے زیباست آوازِ خوش کہ این حظِ نفس است و آن قوتِ روح	خوبصورت چہرہ سے خوش آوازی اچھی (کیونکہ) وہ حظِ نفس ہے اور یہ قوتِ روح۔	باب ۳ ح ۲۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۱	گر غریبے رود از شہرِ خویش سختی و محنت نبرد پینہ دوز	اگر گدڑی سینے والا اپنے شہر سے ملکِ غیر میں (بطور مسافر) جائے تو وہ سختی اور تکلیف نہیں اٹھائے گا۔	ر ر
	ور بخرابے فتد از ملکِ خویش گرسنہ خفتد ملکِ نیم روز	لیکن اگر بادشاہ اپنے ملک سے جا کر کسی ویرانہ میں جا پڑے تو وہ بھوکا سوئے گا۔	ر ر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۲	ہر آنگہ گردشِ گیتی بکین او برخواست بغیرِ مصلحتش رہبری کند ایام	جب زمانہ کی گردش کسی کے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہے	ر ر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و صفحہ کتاب
		تو وہ اُس کو بُرے باتوں کی طرف رہبری کرتی ہے ۔	
۳۴۳	کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ و دام	جس آشیانہ سے نکلا تھا پھر اُس آشیانہ میں جانا جس کبوتر کے قسمت میں نہو قضا اُس کو دانہ اور جال کے طرف لیجاتی ہے ۔	باب ۳ صفحہ ۲۷
۳۴۴	رزق اگرچہ مقسوم است امّا باسباب حصول آں تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدر است از ابواب دخول آں حذر کردن واجب ۔	روزی اگرچہ قسمت سے ملتی ہے لیکن اُس کے حاصل کرنیکی تدبیر کرنا شرط عقل ہے ۔ بلا اگرچہ مقدر سے آتی ہے ۔ مگر اُس کے آنے کے راستوں سے پرہیز کرنا واجب ہے ۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۵	رزق ہرچند بیگماں برسد شرط عقلست جُستن از درہا	رزق اگرچہ پہنچتا ہے مگر دروازوں پر جاکر ڈھونڈنا یہی شرط عقل بھی ہے ۔	رر
۳۴۶	گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد تو مرو در دہانِ اژدرہا	اگرچہ آدمی بلا موت آنے کے نہیں مرتا ۔ تو بھی عمداً اژدہے	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
		کے معنے ہیں بجا -	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۷	چوں مرد برفتاد ز جائے و مقام خویش دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست	جب آدمی اپنے جگہ اور مقام سے چل نکلا تو پھر اس کو کیا فکر ہے کل دنیا اسی کی جگہ ہے -	باب ۳ ح ۲۷
۳۴۸	شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست	توانگر آدمی راتوں کو سرا میں جا کر مقام کیا کرتے ہیں - مگر فقیر کو جہاں کہیں رات ہوی وہی اس کی سرائے ہے	؍؍
	بیت	**بیت**	
۳۴۹	ہنرور چو بختش نباشد بکام بجائے رود کس نداند نام	جب ذی ہنر آدمی کی قسمت ناموافق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اس کا نام تک کوئی نہیں جانتا	؍؍
	فرد	**فرد**	
۳۵۰	بے زر نتواند کہ کند بر کس زور ور زر داری بزور محتاج نہ	جس کے پاس مال نہو وہ کسی پر زور نہیں کر سکتا - اگر مال رکھتا ہو تو زور کی ضرورت نہیں ہے -	؍؍
	بیت	**بیت**	
۳۵۱	بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند	حرص عقلمند کی بھی آنکھ سی دیتی ہے	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند	طمع ہی چڑیوں اور مچھلیوں کو جال میں پھنسا دیتی ہے۔	
	نظم	**نظم**	
۳۵۲	چو پرخاش بینی تحمل بیار کہ سہلے بہ بندد درِ کارزار	جب جھگڑے کا موقع نظر آئے تو برداشت کر کیونکہ نرمی جھگڑے کے دروازہ کو بند کر دیتی ہے۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۵۳	بہ شیریں زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بموئے کشی	شیریں کلامی اور نرمی سے ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے۔	۔۔
۳۵۴	لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز نبرد قزِ نرم را تیغ تیز	جس جگہ تجھے لڑائی کا موقع نظر آئے تو نرمی سے کام لے۔ کیونکہ نرم ریشم کو تلوار نہیں کاٹتی۔	۔۔
۳۵۵	ہر گرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش۔ کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔	جس کسی کے دل کو تو نے آزردہ کیا ہوا اُس کو اگر بعد میں سو قسم کے راحتیں بھی پہنچائے تو بھی تو اُس ایک رنج کے بدلے سے بے خوف نہ رہ کیونکہ تیر زخم میں سے تو نکل آتا ہے مگر رنج دل میں رہ جاتا ہے۔	۔۔

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۶	مشو ایمن کہ تنگ دل گردی چوں ز دوست دلے بہ تنگ آید	جب تیرے ہاتھ سے کسی کا دل دکھ چکا ہو تو اُس سے بے فکر نہ رہ ورنہ تیرا دل بھی ویسا ہی دُکھے گا۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۵۷	سنگ بر بارۂ حصار مزن کہ بود کز حصار سنگ آید	قلعہ کے دیوار پر پتھر نہ پھینک کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے پتھر آئیں	؍؍
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۸	پشہ چو پُر شد بزند پیل را با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست	جب بہت سے مچھر ایک جا ہو جاتے ہیں تو بڑے قوت دار ہاتھی کو بھی مار ڈالتے ہیں۔	؍؍
۳۵۹	مورچگاں را چو بود اتفاق شیر ژیاں را بدرانند پوست	جب بہت سے چیونٹیاں متفق ہو جاتے ہیں تو خشمناک شیر کے پوست کو بھی پھاڑ ڈالتے ہیں۔	؍؍
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۶۰	زخم دندان دشمنان تیز است کہ نماید بچشم مردم دوست	دشمنوں کے دانتوں کا زخم تیز ہوتا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کے نظر میں دوست معلوم ہوتے ہیں۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	بیت	**بیت**	
۳۶۱	گرچہ بیرون زِ رزق نتواں خورد در طلب کاہلی نباید کرد	قسمت میں جتنا لکھا ہوا ہے اُس سے زیادہ کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم اُس کی تلاش کرنے میں سستی نکرنی چاہیئے ۔	باب ۳ ح ۲۷
	بیت	**بیت**	
۳۶۲	غواص اگر اندیشہ کند کام نہنگ ہرگز نکند درِّ گرانمایہ بچنگ	اگر غوطہ زن مگرمچھ کی صورت سے ڈرے گا تو ہرگز قیمتی موتی (دریا کے اندر سے) اُس کے ہاتھ نہ آئیں گے ۔	رر
۳۶۳	آسیا زیریں متحرک نیست لاجرم تحمّلِ بارِ گراں میکند	چکّی کا نیچے والا پاٹ حرکت نہیں کرتا اس لئے اُس کو بھاری بوجھ سہنا پڑتا ہے ۔	رر
	بیت	**بیت**	
۳۶۴	صیّاد نہ ہر بار شغالے ببرد باشد کہ یکے روز پلنگش بخورد	شکاری کو ہر وقت شکار نہیں ملتا ممکن ہے کہ ایک دن تیندوا اُس کو پھاڑ ڈالے ۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
۳۶۵	گہ بود کز حکیم روشن رائے برنیاید درست تدبیرے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لایق اور ذی فہم لوگوں سے بھی کوئی تدبیر ٹھیک بن نہیں پڑتی۔ اور	باب ۳ ح ۲۷
	گاہ باشد کہ کودکے ناداں بغلط برہدف زند تیرے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نادان بچہ بھولے سے نشانہ کو تیر سے اڑا دیتا ہے۔	ریر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۶۶	ہر کہ برخود در سوال کشاد تا بمیرد نیاز مند بود	جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا وہ مرتے دم تک حاجتمند ہی رہتا ہے۔	باب ۳ ح ۲۸
۳۶۷	آز بگذار و پادشاہی کن گردنِ بے طمع بلند بود	حرص چھوڑ دے اور بادشاہی کر اس لئے کہ بے طمع کی گردن بلند ہوتی ہے۔	ریر
	مثنوی	**مثنوی**	
۳۶۸	گوش تواند کہ ہمہ عمر وے نشنود آواز دف و چنگ و نے	ممکن ہے کہ کان عمر بھر دف چنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے اور	ریر
	دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ بے گل و نسریں بسر آرد دماغ	آنکھ باغ کی سیر کرنے سے اور دماغ گلاب اور چنبیلی کی خوشبو کا	ریر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ باب و حکایت
		خطا اٹھانے سے صبر اختیار کرکے	
	گر نبود بالش آگندہ پر	اگر پروں سے بھرا ہوا نرم تکیہ	باب ۳
	خواب تواں کرد حجر زیر سر	نہ ہو تو سر کے نیچے پتھر رکھ لے	ح ۲۸
	ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش	اور اگر معشوقہ ہمخوابہ روبرو نہ ہو	رر
	دست تواں کرد بآغوش خویش	تو بغل میں ہاتھ رکھکر سو جائے۔	رر
	ویں شکم بے ہنر پیچ پیچ	مگر اس کمبخت پیٹ کو اتنا صبر نہیں	رر
	صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ	کہ ادنیٰ چیزوں کے ساتھ موافقت	رر
		کرے۔	

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	حواله
	باب چہارم	**چوتھا باب**	
	در فواید خاموشی	خاموشی کے فایدوں کے بیان میں	
٣٦٩	دشمن آن به که نیکی نه بیند	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے ۔	باب ۴ ح ۱
	فرد	**فرد**	
٣٧٠	هنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست	دشمنی کی نظر سے ہنر بہت بڑا عیب معلوم ہوتا ہے ۔ سعدی درحقیقت مثل گلاب کے پھول کے ہے مگر دشمنوں کے نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے ۔	ءء
	بیت	**بیت**	
٣٧١	نور گیتی فروز چشمهٔ هور زشت باشد بچشم موشک کور	آفتاب کا نور کل دنیا کو روشن کرنے والا ہے مگر چھچھوندر کے نظر میں وہ بہت برا معلوم ہوتا ہے ۔	ءء
٣٧٢	یکی نقصان مایه دیگر شماتت همسایه	ایک تو مال کا نقصان دوسرے پڑوسی کا ہنسی اڑانا ۔	باب ۴ ح ۲
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
۳۷۳	مگوانده خویش بادشمنان که لاحول گویند شادی کنان	اپنی تکلیف کو دشمن سے نہ کہو کیونکہ وہ خوش ہوں گے ۔	باب ہشتم ح ۲
	بیت	**بیت**	
۳۷۴	نگفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	کچھ کہے گا ہی نہیں تو کوئی تجھ سے سروکار نہ رکھے گا ۔ مگر جب تو نے کہا تو دلیل پیش کر ۔	باب ہشتم ح ۳
	بیت	**بیت**	
۳۷۵	آنکس کہ بقرآن خبر زو نرہی آنست جوابش کہ جوابش ندہی	جس شخص کی تشفی قرآن یا حدیث کے دلیلوں سے نہیں ہو سکتی ہو اُس کو جواب نہ دینا ہی اُسی کا جواب ہے	باب ہشتم ح ۴
	از نظم	**از نظم**	
۳۷۶	دو عاقل را نباشد کین و پیکار نہ دانائی ستیزد با سبکسار	دو عقلمند آدمیوں میں عداوت اور فساد نہیں ہوتا نہ عقلمند آدمی بیوقوف سے لڑتا ہے ۔	باب ہشتم ح ۵
۳۷۷	اگر ناداں بوحشت سخت گوید خردمندش بہ نرمی دل بجوید	اگر ناداں آدمی جہالت سے سخت کلامی کرے ۔ عقلمند نرمی کے ساتھ اُس کی دلجوئی کرتا ہے ۔	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	باب و حکایت
	دگر در ہردو جانب جاہلانند اگر زنجیر باشد بگسلانند	اور اگر دونوں طرف جاہل ہی ہوں تو اگر زنجیر بھی تو وہ توڑ ڈالیں گے	باب ۴ ح ۵
	نظم	**نظم**	
۳۷۸	سخن گرچہ دلبند وشیریں بود سزاوار تصدیق وتحسیں بود چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خوردند بس	اگر کوئی کلام دلپذیر یا شیریں یا لایق تصدیق وتحسین ہو تو بھی ایکبار کہنے کے بعد دوبارہ اُس کو نہ کہو کیونکہ جب مٹھائی ایکبار کھا لیجاتی ہے تو پھر اُس کی خواہش نہیں رہتی -	باب ۴ ح ۶
	نظم	**نظم**	
۳۷۹	سخن را سراست اے خردمند وبن میاور سخن درمیان سخن	بات کی بھی ابتدا اور انتہا ہوا کرتی ہے اس لئے دوسرے سے بات چیت ہوتے وقت اُس میں دخل نہ دے -	باب ۴ ح ۷
۳۸۰	خداوند تدبیر وفرہنگ وہوش نگوید سخن تا نہ بیند خموش	عقلمند اور ہوشیار آدمی اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک کہ وہ خاموش نہیں پاتا -	،، ،،
	بیت	**بیت**	
۳۸۱	نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت	بادشاہ کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو	باب ۴ ح ۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	بسر شاہ سر خویشتن نشاید باخت	کو عقلمند آدمی دوسروں سے نہیں کہتے اس لیے کہ بادشاہی راز کا ظاہر کرنا گویا اپنے سر کو دیدینا ہے	
	بیت	**بیت**	
۳۸۲	امیدوار بود آدمی بخیر کساں مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں	آدمی اوروں سے اپنے کو نفع پہنچنے کی امید رکھتا ہے مجھے تجھ سے بھلائی کی تو امید نہیں ہے مگر کم از کم نقصان تو بھی نہ پہنچا -	باب ۱ ح ۱۰
	فرد	**فرد**	
۳۸۳	ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر داند از جاہلی عیب خویش	ہر شخص اپنے عیب کو بیوقوفی سے ہنر جانتا ہے جب تک کہ دوسرے اُس عیب کو اُس پر ظاہر نکریں -	باب ۱ ح ۱۲

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
	# باب پنجم در عشق جوانی	# پانچواں باب جوانی کے عشق کے بیان میں	
۳۸۴	ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید	جو دل کو پسند آتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے ۔	باب ۵ ح ۱
	نظم	**نظم**	
۳۸۵	ہر کہ سلطان مرید او باشد گر ہمہ بد کند نکو گوید وانکہ را پادشہ بیندازد کسش از خیل خانہ ننوازد	جس شخص کو بادشاہ عزیز رکھتا ہو اُس سے کتنی ہی بُرے حرکات سرزد ہوں تو بھی وہ اچھے ہی سمجھے جاتے ہیں ۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے خفا ہو کر گھر بٹھا دیا ہو ۔ اُس کو اُس کے گھر کے آدمی بھی نہیں پوچھتے ۔	״
۳۸۶	اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست	اے بھائی ۔ جب تو نے (کسی کو اپنا) دوست بنانے کا اقرار کر لیا تو اب اُس کے ہاتھ سے اپنی تابعداری لینے کی امید نہ کر کیونکہ جہاں عاشقی	باب ۵ ح ۲

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بحر و زحاف
		ومعشوقی کا رشتہ پیدا ہوا وہاں خادمی و مخدومی کے مراتب اٹھ جاتے ہیں ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۸۷	خواجہ با بندۂ پری رخسار چوں درآید ببازے و خندہ چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند ویں کشد بار ناز چوں بندہ	مالک اپنے خوبصورت نوکر کے ساتھ ہنسنے کھیلنے اور محبت کرنے لگے تو کیا عجب ہے کہ وہ نوکر مالک کی طرح اس پر حکومت کرنا شروع کر دے اور وہ مالک اس نوکر کا ناز خادم کے طرح اٹھانے لگے ۔	بابث ح ۲
	بیت	**بیت**	
۳۸۸	غلام آبکش باید و خشت زن بود بندۂ نازنین مشت زن	غلام (پانی کا کھینچنے والا اور اینٹوں کا بنانے والا) ہونا چاہئے کیونکہ نازک بدن غلام پہلوان ہوتا ہے	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۸۹	ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوت بازوے تقوی را محل	سلطان عشق کی سواری جہاں کہیں جائے گی وہاں زہد و پرہیزگاری کے	بابث ح ۳

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	از حکایت باب
		قوت کا بس نہیں چلتا۔	
۳۹۰	پاکدامن چون زید بیچارہ اوفتادہ تا گریبان در وحل	جو بیچارہ گلے تک کیچڑ میں پھنسا ہو وہ کیونکر پاک رہ سکتا ہے	باب ۵ ح ۳
۳۹۱	شرط مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر جانان برگرفتن۔	اپنی جان کے خوف سے معشوق کے محبت سے دل پھیر لینا شرط دوستی سے بعید ہے۔	باب ۵ ح ۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۳۹۲	جنگ جویان بزور پنجہ و کتف دشمنان را کشند و خوبان دوست	جوانمرد لوگ اپنے پنجہ کے زور سے دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو محبت کے	؍؍
۳۹۳	دل بر مجاہدہ نہادن آسان تر است کہ چشم از مشاہدات فروگفتن	زور سے بہ نسبت معشوق کے نہ دیکھنے کے سختیوں کا جھیلنا آسان تر ہے	باب ۵ ح ۹
	از نظم	**از نظم**	
۳۹۴	آہو را پالہنگ در گردن نتواند بہ خویشتن رفتن	جس ہرن کے گلے میں رسی بندھی ہوئی ہو وہ جہاں چاہے وہاں پھر نہیں سکتا۔	؍؍
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر باب و حکایت
۳۹۵	شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد رونقِ بازارِ آفتاب نکاہد	اگر چمگادڑ آفتاب سے نہ ملنا چاہے تو آفتاب کی عظمت گھٹ نہیں جائیگی۔	باب ۵ ح ۱۰
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۳۹۶	چند خرامی و تکبر کنی دولتِ پارینہ تصور کنی	یہ شیخی اور تکبر تو کب تک کریگا اپنی پچھلی دولتِ حسن کا خیال کر۔	رر
	بیت	**بیت**	
۳۹۷	شاید پس کارِ خویشتن بنشستن لیکن نتواں زبانِ مردم بستن	یہ ممکن ہے کہ (کوئی شخص) اپنے بداعمالیوں سے توبہ کرکے (غضبِ الٰہی) سے نجات پا سکے لیکن زبانِ خلایق کا بند کرنا اُس سے ناممکن ہے	باب ۵ ح ۱۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۹۸	امردانگہ کہ خوب و شیریں ہست تلخ گفتار و تندخوے بود	نوجوان لڑکا جب تک کہ وہ خوبصورت اور شیریں کلام ہے سخت گو اور تندخو ہوتا ہے۔	باب ۵ ح ۱۱
	چوں بریش آمد و بلاغت شد مردم آمیز و مہر جوے بود	مگر جب داڑھی مونچھ نکل آتے ہیں تو آدمیوں میں مل جلکر اسبات کی	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		کوشش کرتا ہے کہ اور لوگ اس سے محبت کریں۔	
۳۹۹	مشتاقی بہ کہ ملولی۔	بیزاری سے مشتاق رہنا بہتر ہے	باب ۵ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۰۰	چشم بد اندیش که برکنده باد عیب نماید هنرش در نظر ور هنری داری و هفتاد عیب دوست نبیند بجز آن یک هنر	دشمن کی آنکھیں پھوٹ جائیں کہ اس کے نظر میں ہنر عیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر دوست۔ اگر تجھ میں سو عیب ہوں اور ایک ہنر تو وہ سوا اسی ہنر کے عیب دیکھتا ہی نہیں	باب ۵ ح ۵
	از نظم	**از نظم**	
۴۰۱	هرکه دل پیش دلبری دارد ریش در دست دیگری دارد	اپنا دل اپنے معشوق کے حوالہ کرنے والا گویا اپنی داڑھی دوسرے کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔	باب ۵ ح ۹
۴۰۲	گر نشاید بدست رو بردن شرط عشق است در طلب مردن	معشوق سے ملنے کی راہ نہ ملے تو اس کے طلب میں مرنا شرط عشق ہے۔	
	بیت	**بیت**	

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۴۰۳	پارسا را بس اینقدر زندان کہ بود ہم طویلہ زندان	لچوں کی صحبت میں کچھ دن رہنا ہی سچے عبادت کرنے والوں کے لئے گویا قید میں رہنا ہے۔	باب ۵ ح ۱۳
۴۰۴	دانا را از ناداں نفرت ست نادان را از دانا وحشت	عقلمند آدمی کو بیوقوفوں سے جتنی نفرت رہتی ہے اُتنی ہی نفرت بیوقوفوں کو عقلمندوں سے ہوتی ہے	باب ۵ ح ۱۲
	نظم	**نظم**	
۴۰۵	گل بتاراج رفت و خار بماند گنج برداشتند و مار بماند	گلاب کا پھول تو گیا مگر کانٹے رہ گئے خزانہ تو گیا مگر سانپ موجود۔	باب ۵ ح ۱۴
۴۰۶	دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتر از روئے دشمناں دیدن	اپنے آنکھوں کو نیزے کے نوک پر دیکھنا دشمن کا منہہ دیکھنے سے اچھا ہے۔	رر
۴۰۷	واجب است از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت بباید دید	ایک دشمن کا منہہ نہ دیکھنے کے لئے ہزار دوستوں سے قطع تعلق کردینا بہتر ہے۔	رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۰۸	مست مے بیدار گردد نیم شب مست ساقی روز محشر بامداد	جو آدمی کہ شراب پیکر مست ہوگیا ہو وہ آدمی رات کو ہوش میں	باب ۵ ح ۱۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و صفحہ
		آجائے گا مگر جو شخص کہ ساقی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو اُس کا نشہ تو شاید روز قیامت کی صبح میں ہی اُتر سکے گا۔	
	شعر	**شعر**	
۴۰۹	گر تفرع کنی و گر فریاد دزد زر باز پس نخواہد داد	کتنی ہی گریہ و زاری کرو چرایا ہوا مال چور کبھی واپس نہیں دے گا۔	باب ۴ ص ۱۷
	بیت	**بیت**	
۴۱۰	نباید بستن اندر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کاریست مشکل	کسی چیز یا کسی شخص پر اپنا دل نہ لگانا چاہئے اس لئے کہ پھر دل کا پلٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۱۱	آنکہ قرارش نگرفتے و خواب تا گل و نسرین نفشاندے نخست گردش گیتی گل رویش بریخت خاربناں بر سر خاکش برست	جس شخص کو کہ اُس کے بستر پر گلاب و چنبیلی کے پھول بچھائے بغیر آرام کے ساتھ نیند نہیں آتی تھی اُس کے اُس گلاب سے بچھائے ہوئے بستر کو گردش زمانہ نے فنا کر دیا اور اُس کے اطراف میں کانٹوں کے	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		درخت اُگا دے۔	
	از نظم	از نظم	
۴۱۲	چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند	جہاں کیچڑ زیادہ ہوا ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں	باب ۵ ح ۱۶
	از قطعہ	از قطعہ	
۴۱۳	سُود دریا نیک بودے گر نبودے بیم موج صُحبتِ گُل خوش بُدے گر نیستے تشویش خار	اگر لہروں کا خوف نہوتا تو دریا کے فواید بہت اچھے ہوتے۔ اسی طرح کانٹوں کا خوف نہ ہوتا تو پھولونکی صحبت بہت اچھی ہوتی۔	باب ۵ ح ۱۸
۴۱۴	از دریچہ چشم مجنوں بایستے در جمال لیلی نظر کردن تا سرِ مشاہدات او بر تو تجلی کند۔	لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا اصلی راز آپ کے دل پر ظاہر ہو گا۔	باب ۵ ح ۱۹
	از قطعہ	از قطعہ	
۴۱۵	گفتن از زنبور بے حاصل بود با یکے در عمر خود نا خورده نیش	جس کو عمر بھر کبھی زنبور نے نہ ڈسا ہو ایسے شخص سے زنبور کے متعلق کہنا بے سُود ہے۔	رر
	فرد	فرد	
۴۱۶	انگور نو آوردہ ترش طعم بوُد	تازے توڑے ہوئے انگور	باب ۵ ح ۲۰

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد	ترش ہوتے ہیں ایک دو روز صبر کر تو وہی میٹھے ہوں گے۔	
	بیت	**بیت**	
۴۱۷ ۴۱۸	نہ در ہر سخن بحث کردن رواست خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست	ہر بات میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے بزرگوں کے عیب کو گرفت کرنا خطا ہے۔	باب ۵ ح ۱۹
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۱۹	یکے کردہ بے آبروئے بسے چہ غم دارد از ننگ آبروئے کسے	جو شخص خود بے آبرو ہوا ہو اُس کو دوسرے کے عزت و آبرو کی کیا پرواہ ہے۔	رر
	بسا نام نیکوئے پنجاہ سال کہ یک نام زشتش کند پائمال	پچاس برس تک پیدا کیا ہوا اچھا نام ایک بد نامی سے بالکل مٹ جاتا ہے	رر
۴۲۰	ہر کرا زر در ترازوست زور در بازوست۔	جس کے ترازو کے پلّے میں سونا ہے اُس کے بازو میں طاقت ہے۔	رر
	نظم	**نظم**	
	ہر کہ زر دید سر فرود آرد در ترازوئے آہنیں دوش است	زر کو جو دیکھتا ہے سر جھکا لیتا ہے حتّے کہ ترازو کی آہنی ڈنڈی بھی سونا	

[illegible]	ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر سلسلہ
	دیکھتے ہی جُھک جاتی ہے۔		
	بیت	**بیت**	
باب ۶ ح ۳۰	بے سمجھے سوچے غصہ سے دفعتاً تلوار پر ہاتھ ڈالنے والے کو آخر پچھتا کر ہاتھ کی پیٹھ دانتوں سے کاٹنا پڑتی ہے۔	بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ بدنداں گزد پشت دست دریغ	۴۳۱
	از قطعہ	**از قطعہ**	
رر	اگر تو نے کسی مکان پر کمند نہ جا سکنے کی وجہ سے چوری سے توبہ کی تو کیا فائدہ۔	چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ	۴۳۲
	شعر	**شعر**	
رر	جو لوگ عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں اُن کو لازم ہے کہ دوسروں کو اُن کے عیبوں کے سبب سے بدنام نکریں۔	ہمہ حمال عیب خویشتنند طعنہ بر عیب دیگراں مزنید	۴۳۳

حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	چھٹا باب بڑھاپے کے ناتوانی کے بیان میں	**باب ششم** در ضعف پیری	
باب ۶ ح ۱	مزاج کتنا ہی صحیح اور معتدل ہو لایق اعتماد بقا نہیں اور مرض ہر چند مہلک ہو بالکلیہ ہلاکت پر دلالت نہیں کرتا۔	مزاج ار مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت کلی بر ہلاکت نہ کند۔	۴۲۴
	از مثنوی	**از مثنوی**	
ر ر	صاحب مکان تو محل کے نقش کے فکر میں ہے اور گھر کو دیکھو تو بنیاد سے بگڑ کر ویران ہونے کو ہے۔	خواجہ در بند نقش ایوان است خانہ از پای بست ویران است	۴۲۵
ر ر	ایک بوڑھا آدمی حالت نزع میں رو رہا تھا اور اس کی بڑھیا عورت اس کو صندل مل رہی تھی۔	پیر مردی ز نزع مے نالید پیر زن صندلش ہمی مالید	۴۲۶
ر ر	جب مزاج اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے تو نہ گنڈا تعویذ اثر کرتا ہے نہ علاج	چون نشد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج	۴۲۷
	از قطعہ	**از قطعہ**	
باب ۶ ح ۲	بلبلوں سے وفاداری کی امید نہ رکھ	وفاداری مدار از بلبلان چشم	۴۲۸

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وما حصل	حکایت وغیرہ کے نمبر
	کہ ہردم برگلِ دیگر سرایند	کیونکہ ہر وقت (وہ سننے سننے) دوسرے پھولوں (کے شاخوں پر) چہچہاتی رہتی ہیں۔	
۴۲۹	زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے۔	جوان عورت کو اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بوڑھے مرد کے بیٹھنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔	باب ۶ ح ۲
	از رباعی	**از رباعی**	
۴۳۰	زن کز مرد بے رضا برخیزد بس فتنہ وجنگ ازاں سرا برخیزد	جب عورت مرد کے بغل سے ناراض ہو کر اٹھ جاتی ہے تو اُس گھر سے بہت سے فتنے و لڑائیاں برپا ہوتے ہیں۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۱	روئے زیبا و جامۂ دیبا عرق و عود و رنگ و بوے ہوس این ہمہ زینت زناں باشد مرد را کیر وخایہ زینت بس	حسین چہرہ۔ لباس دیبا گلاب عود رنگ۔ خوشبو او خواہش نفسانی۔ یہ تمام چیزیں عورتوں کے لئے باعث زینت ہیں (مگر) مرد کی زینت مردمی سے ہے۔	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
	قطعہ	قطعہ	
۴۳۲	اے کہ مشتاق منزلے مشتاب پند من کار بند و صبر آموز	اے منزل پر پہنچنے کی خواہش کرنے والے اگر تجھکو منزل تک پہنچنا ہے تو جلدی نکر میری نصیحت پر عمل کر اور صبر کرنا سیکھ۔	باب ۶ ح ۴
۴۳۳	اسپ تازی دو تک رود بشتاب اشتر آہستہ میرود شب و روز	تیز رفتار گھوڑا دو ہی منزل تک جلد سے چلیگا (مگر) دھیما چلنے والا اونٹ آہستہ آہستہ رات دن (منزلیں طے کرتا) چلا جائے گا۔	؍؍
	فرد	فرد	
۴۳۴	چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار بازی و ظرافت بجوانان بگذار	جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپنا چھوڑ دے اور کھیل و مذاق کو نوجوان کے حوالے کر۔	باب ۶ ح ۵
	مثنوی	مثنوی	
۴۳۵	طرب نوجواں ز پیر مجوئے کہ دگر نا ید آب رفتہ بجوئے	نوجوانی کے مزے کو بڑھاپے میں تلاش نکر کیونکہ دریا میں گیا ہوا پانی پھر واپس نہیں آتا۔	؍؍
۴۳۶	زرع را چوں رسید وقت درو	جس کھیت (فصل) کے کاٹنے	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وما حصل	نمبر باب حکایت
	نخزائد چنانکہ سبزۂ نو	کا وقت پہنچ گیا ہو وہ سبزۂ نو کے طرح نہیں ابھرتا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۳۷	موئے پیری بس سیہ کردہ گیر راست نخواہد شدن این پشت کوز	بال تو خضاب سے سیاہ ہو گئیں گے (مگر) جھکی ہوئی پیٹھ کو سیدھا کرنا نہ ہو سکے گا۔	باب ۶ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۸	پیر ہفتاد سالہ جوانی نکند عشق معتری نخیّ بنی خشن روشنت	ستر سال کی عمر پانے کے بعد جوان آدمی کی طرح شادی کر لینا کس کام کا۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ پیدائشی اندھے کو خواب میں بصارت آجانا۔	باب ۶ ح ۸
۴۳۹	روز باید نہ زر کہ بانو را گزرے سخت بہ کہ صد من گوشت	عورتوں کو زر و زیور چنداں مرغوب نہیں ہوتا اور نہ تو تازہ مرد بلکہ طاقتور آدمی مطلوب ہوتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۴۰	دریغا گردن طاعت نہادن گردش ہمراہ بودے دست دادن	عبادت الٰہی کے ساتھ خیرات کرنا بھی ضروری ہوتا تو مقام افسوس تھا	باب ۶ ح ۷

نمبر	اقوال		ترجمہ وماحصل	صفحہ کتاب باب
۱۴۴	بدنیا رسے چو خر در گل بمانند در الحمد سی بخواہی صد بخوانند		دبخیل سے) ایک پیسہ مانگا جائے تو وہ اس گدھے کی طرح رہ جائیگا جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو اور اگر اس کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کو کہا جائے تو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا۔	باب ۶ ح ۷

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ گلستان باب حکایت
	باب ہفتم در تاثیر تربیت **قطعہ**	**ساتواں باب** تربیت کے تاثیر کے بیان میں **قطعہ**	
۴۴۲	ہیچ صیقل نکو نداند کرد آہنے را کہ بد گہر باشد	جس لوہے کا اصلی جوہر ہی نکما ہو اُس کو کوئی صیقل گر اچھا نہیں بنا سکتا	باب ح ۱
۴۴۳	چوں بود اصل جوہری قابل تربیت را درو اثر باشد	جب کسی کا اصلی جوہر اچھا ہو تو ہی تعلیم کا اثر اُس پر ہوگا۔	״
۴۴۴	سگ بدریائے ہفتگانہ بشوئے کہ چو تر شد پلید تر باشد	اگر کتے کو ساتوں دریاؤں میں بھی دھوئیں تو جب تر ہوگا اور زیادہ نجس ہو جائے گا۔	״
۴۴۵	خر عیسیٰ گرش بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد	اگر حضرت عیسیٰ کے گدھے کو مکہ معظمہ میں بھی لیجائیں تو جب واپس آئے گا تو گدھے کا گدھا ہی رہیگا۔	״
۴۴۶	اے جانان پدر ہنر آموز یدکہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق	اے جان پدر ہنر سیکھ کیونکہ ملک اور دولت کا کچھ بھروسہ نہیں سونا چاندی اور روپیہ ساتھ ہونا سفر میں خوف کا باعث ہے	باب ح ۲

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان باب و حکایت
	بخورد۔ اما ہنر چشمہ زایندہ است و دولت پایندہ اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت است کہ ہر کجا کہ رود قدر بیند و بر صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔	یا تو چور اُس کو ایک ہی مرتبہ چرا لیجائے گا یا مالک مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھاے گا لیکن ہنر ایک جیتا چشمہ ہے اور ہمیشہ قایم رہنے والی دولت ہے اگر ہنرمند مفلس بھی ہو جاے۔ تو کچھ غم نہیں کیونکہ ہنر بالذات ایک دولت ہے ہنرمند جہاں جاے گا اُس کی قدر ہو گی اور مسند پر بٹھایا جایگا بے ہنر بھیک مانگے گا اور دکھ پاے گا۔	
	فرد	فرد	
۴۳۷	سخت است پس از جاہ تحکّم بردن خو کردہ بناز جور مردم بردن	مرتبہ پا کر بعد میں محکوم بننا اور ناز سے پلے ہوے کو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرنا بہت رنجدہ ہے۔	باب ۷ ح ۲
۴۳۸	میراث پدر خواہی علم پدر آموز کین مال پدر خرچ تواں کرد بدہ روز	باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ کیونکہ باپ کی یہ دولت میراث دس دن میں خرچ کر دیجا سکتی ہے	

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۴۴۹	سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم و پادشاہان را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبان ایشان ہرچہ رفتہ شود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتبارے نہ باشد۔	ہر شخص کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً بات سوچ سمجھکر اور حرکت اچھی کرنی چاہیے اسواسطے کہ بادشاہ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور جو لفظ اُن کے زبان سے نکلتا ہے لوگ اُس کا چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا چنداں اعتبار نہیں ہوتا۔	باب ۱ ح ۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۰	اگر صد ناپسند آید ز درویش رفیقانش یکے از صد ندانند	اگر درویش سے سو ناپسندیدہ حرکتیں بھی سرزد ہوں تو اُس کے دوستوں کو سو میں سے ایک حرکت بھی بُری معلوم نہ ہوگی اور اگر بادشاہ کے زبان سے ایک بات بھی مذاقاً نکلجائے گی تو لوگ اُس کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچا دیں گے۔	〃

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۱	ہر کہ در خردیش ادب نکنی در بزرگی فلاح از وی برخاست	جس شخص کو بچپن میں ادب نہ سکھایا گیا ہو بڑا ہو جانے کے بعد اس سے خیر و نیکی و کامیابی جاتے رہتے ہیں۔	باب ۷ ح ۳
۴۵۲	چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشود خشک جز بہ آتش راست	گیلی لکڑی کو جس طرح چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ لیکن سوکھنے کے بعد آگ کے بغیر سیدھی نہیں ہو سکتی۔	״ ״
	فرد	**فرد**	
۴۵۳	ہر آن طفل کو جور آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار	جس لڑکے نے استاد کی سختی نہ دیکھی ہو اسے زمانے کی سختیوں کو دیکھنا ہوگا۔	باب ۷ ح ۳
	بیت	**بیت**	
۴۵۴	استاد و معلم چو بود بے آزار خرسک بازند کودکاں در بازار	جب سکھانے والا استاد (مارنے پیٹنے والا نہ ہو) تو لڑکے بازار میں چیل جھپاٹے کھیلنے لگتے ہیں	باب ۷ ح ۴
	از مثنوی	**از مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
۴۵۵	جورِ استاد بہ ز مہرِ پدر	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	باب ۷ ح ۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۶	چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن کہ میگویند ملاحاں سرودے	جب تجھے آمدنی نہیں ہے تو بہت خرچ نہ کر کیونکہ ملاح لوگ نصیحت گایا کرتے ہیں کہ	باب ۲ ح ۵
	بکوہستاں اگر باراں نہ بارد بسالے دجلہ گردد خشک رودے	اگر پہاڑ پر مینہ نہ برسے تو دجلہ ایک ہی سال میں سوکھی ندی بن جائے گا۔	
۴۵۷	عقل و ادب پیش گیر و لہو لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری۔	عقل و ادب اختیار کر اور کھیل کو چھوڑ دے اس لئے کہ جب دولت تمام ہو چکے گی تو تو تکلیف اٹھائے گا اور پچتائیگا	ایضاً
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۵۸	ہر کہ علم شد بہ سخا و کرم بند نشاید کہ نہد بر درم	جو شخص کہ سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا ہو اسے درہموں پر گانٹھ نہ لگانی چاہئے۔	ایضاً
	نامِ نکوئی چو برون شد بکوئے	بخشش دینے کی شہرت جا بجا	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	در نتوانی کہ بہ بندی بر روے	ہو جانے کے بعد تجھ سے اپنا دروازہ بند نکیا جا سکے گا۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۹	گرچہ دانی کہ نشنوند بگوے ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند	اگرچہ تو جانتا ہے کہ کوئی نہیں سنیگا (پھر بھی) جو کچھ پند و نصیحت تو جانتا ہے کہے جا۔	باب ح ۵
	زود باشد کہ خیرہ سر بینی بدو پا افتادہ اندر بند	کیونکہ بہت جلد تو دیکھ لے گا کہ اُس نہ سننے والے بد دماغ شخص کے دونوں پیر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔	رر
	دست بر دست میزند کہ دریغ نشنیدم حدیث دانشمند	اور ہاتھ ملتا ہوا پچھتاتا رہے گا کہ عقلمند آدمی کی نصیحت کو میں نے کیوں نہیں سنا۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۶۰	حریف سفلہ در پایان مستی نیندیشد ز روز تنگدستی	کمینہ اور بیوقوف آدمی دولت کے نشہ میں تنگدستی کے دن کا خیال نہیں کرتا۔	رر
۴۶۱	درخت اندر بہاران بر فشاند	جب درخت کے پھل پھول	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	زمستاں لاجرم بے برگ ماند	موسم بہار میں جھڑ جاتے ہیں تو جاڑے کے دنوں میں اُس کے پتے نہیں رہتے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۶۲	گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم	اگرچہ سونا چاندی پتھر ہی سے ہی نکلتا ہے (لیکن) کل پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔	باب ۷ ح ۱۲
۴۶۳	بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل جائے انباں میکند جائے ادیم	سہیل تارے کی روشنی کل دنیا پر پڑتی ہے۔ لیکن کہیں تو اُس سے معمولی چمڑہ بنتا ہے کہیں خوشبودار چمڑہ۔	
۴۶۴	چنانکہ تعلق خاطر آدمی زادیست بروزی اگر بروزی دِہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔	آدمی کا دل جتنا کہ روزی کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اتنا ہی) اگر روزی دینے والے کی طرف رہتا تو اُس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا	باب ۷ ح ۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۶۵	فراموشت نکرد ایزد دراں حال	اُسے ناچیز و پست ہستی آدمی	ر ر

حوالہ جات حکایت باب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	جس نے تجھکو اس وقت فراموش نہیں کیا جبکہ تو (ماں کے پیٹ میں) ایک مخفی اور بیہوش و ناچیز نطفہ تھا جس نے تجھکو جان وتن - سمجھ - ہنر - حسن - زباں - عقل - غور - اور تمیز دی - اور جس نے تیرے پنجہ میں دس انگلیاں دونوں کاندھوں کو دو ہاتھ بنائے - کیا اس خدائے عزوجل کے نسبت تو یہ سمجھتا ہے کہ حالت موجودہ میں وہ تجھکو رزق پہنچانا (معاذ اللہ) بھول جائے گا -	کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش روانت داد و طبع و عقل و ادراک جمال و نطق و رائے و فکرت و ہوش دہ انگشت مرتب کرد بر کف دو بازویت مرتب ساخت بر دوش کنوں پنداری اے ناچیز ہمت کہ خواہد کردنت روزی فراموش	
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۲ ح ۴	کعبہ کا غلاف جس کو لوگ چومتے ہیں اس کی بزرگی اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا ہے بلکہ چندروز تک ایک بزرگ کی صحبت میں رہنے	جامۂ کعبہ را کہ می بوسند او نہ از کرم پیلہ نامی شد با عزیزے نشست روزے چند لاجرم ہمچو او گرامی شد	۶۶۴

نام کتاب باب حکایت	ترجمہ مع ماحصل	اقوال	نمبر
	سے وہ بھی مثل اُس بزرگ کے قابل تعظیم ہوا۔		
باب ح ۸	اے بیٹے قیامت کے دن تجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں یہ نہیں پوچھینگے کہ تیرا باپ (نسب) کون ہے۔	اے پسر ترا پرسند روز قیامت کہ ہنرت چیست ونگویند کہ پدرت کیست	۴۶۷
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ح ۱۰	اے مرد ہوشیار۔ عقلمندوں کے نظر میں حاملہ عورتیں نالایق بچہ جننے سے سانپ جنیں تو اچھا ہے	زنان باردار اے مرد ہوشیار اگر وقت ولادت مار زایند ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند کہ فرزندان ناہموار زایند	۴۶۸
	از قطعہ	**از قطعہ**	
باب ح ۹	جو شخص کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہیں کرتا وہ نہ تو دوست سمجھا جائے گا نہ عقلمند۔	ہر کہ با اہل خود وفا نکند نشود دوست روئے دانشمند	۴۶۹
باب ح ۱۱	بلوغ کا صحیح نشان ایک ہے وہ یہ کہ اپنے خواہش کے پورے کرنے میں جس قدر جد وجہد کرتا ہے	اگر در رضائے خدائے عزوجل۔ بیش ازاں باشد کہ در بند خطر نفس خویش۔ (بالغ است)	۴۷۰

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان کتاب
	وہر آنکہ درو ایں صفت موجود نیست بہ نزد محققان بالغ نہ شمارندش۔	اُس سے زیادہ کوشش اللہ جل شانہٗ کو رضامند رکھنے میں کرے جس شخص میں یہ صفت موجود نہیں ہے وہ اہل تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۴	دگر چہل سالہ را عقل و ادب نیست بہ تحقیقش نباید آدمی خواند	اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل و ادب نہ ہو تو اُس کو حقیقت میں انسان نہ کہنا چاہیئے۔	باب ۷ ح ۱۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۷۴	جوانمردی و لطف است آدمیت ہمیں نقش ہیولانی مپندار	اصلی انسانیت جوانمردی اور احسان کرنے ہی میں ہے۔ محض صورت بشری نہیں ہے۔	〃
۳۷۴	ہنر باید کہ صورت میتوان کرد بایوانہا در از شنگرف و زنگار	کسی دیوار پر شنگرف و زنگار سے صورت و شکل اتارنے کے لیئے بھی عقل درکار ہے۔	〃
۴۷۴	چو انساں را نباشد فضل و احساں چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو اُس میں اور دیوار کے نقش میں کیا فرق ہے۔	〃

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
۴۷۵	بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست یکے را اگر توانی دل بدست آر	اسباب کے جمع کرنے ہی میں ہنرمندی نہیں ہے - اگر ممکن ہو تو کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں لا	باب ۸ ح ۱۱
۴۷۶	ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ فرماید یا آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمنداں بخفت عقل منسوب گردد -	جو ناتجربہ کاروں سے بڑا بھاری کام لیتا ہے وہ آخر میں شرمندگی اٹھاتا ہے اور عقلمندوں کے پاس کم عقل کہلاتا ہے -	باب ۸ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۷۷	ندہد ہوشمند روشن رائے با فرومایہ کارہائے خطیر بوریا باف گرچہ بافندہ ست نبرندش بکارگاہِ حریر	عقلمند و عالی دماغ آدمی کمینہ کو بڑے بڑے خدمات نہیں دیتا اگرچہ بوریا بُننے والا بھی بُننے کا کام جانتا ہے مگر ریشم کے کارخانہ میں اُس سے ریشم نہیں بُنواتے	باب ۸ ح ۱۴
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۷۸	بر بندہ مگیر خشم بسیار جورش مکن و دلش میازار او را تو بدہ درم خریدی آخر نہ بقدرت آفریدی	تو کہ پر بہت غصہ اور ظلم نکر اور اُس کو نہ ستا کیونکہ تو نے دس روپیہ دیکر خریدا ہے لیکن اپنی قدرت سے تو اُس کو پیدا نہیں کیا -	باب ۸ ح ۱۶

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	این حکم و غرور و خشم تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند	یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک خدائے تعالیٰ تم سے بھی بڑا حاکم ہے۔	
	اے خواجۂ ارسلان و آغوش فرماندہِ خود مکن فراموش	اے لونڈی اور غلاموں کے سردار اپنے حاکم (خدا) کو نہ بھول۔	
۴۷۹	بزرگتر حسرتے در روز قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ۔	قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی جب نیک بخت غلام کو بہشت میں بھیجا جائے گا اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔	باب ح ۱۶
	قطعہ	قطعہ	
۴۸۰	بر غلامے کہ طوع خدمت تست خشم بے حد مران و طیرہ مگیر	جس غلام پر تیری خدمت واجب ہے اُس پر بہت غصہ اور خفگی نکر۔	〃
	کہ فضیحت بود بروز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر	کیونکہ قیامت کے دن بڑی بیعزتی ہوگی جب غلام آزاد اور آقا گرفتار ہوگا۔	〃
	قطعہ	قطعہ	
۴۸۱	بکارہائے گراں مرد کار دیدہ فرست کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند	مشکل اور اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے آزمودہ کار آدمی کو بھیج اس لئے	باب ۱۷

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	کہ وہ خشمناک شیر کو بھی کمند کے پھندے میں پھنسا لے گا۔		
باب ۸ ح ۱۷	جوان آدمی کتنا ہی قوی اور جسیم ہو (تو بھی) دشمن کے لڑائی میں خوف کے مارے اس کے جوڑ ہل جاتے ہیں	جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند	۴۸۲
〃	لڑائی کی کیفیت جنگ آزمودہ ہی کو معلوم رہتی ہے جیسے کہ شرع کا مسئلہ عالم کو۔	نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند	۴۸۳
	از قطعہ	**از قطعہ**	
باب ۸ ح ۱۸	جو فقیر کہ فاقہ کی سختیاں اٹھایا ہوا ہو اس کو موت کے دروازہ سے پار ہو جانا سہل ہو گا۔	مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید	۴۸۴
	اور جس نے کہ آرام اور دولت میں زندگی بسر کی ہو اس میں شک نہیں اس کو وہ سب چھوڑ کر مرنا مشکل ہو گا۔	وانکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید	
باب ۸ ح ۱۹	ہر ایک دشمن جس کے ساتھ تو احسان کرتا ہے وہ دوست بنتا ہے	ہر آن دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا	۴۸۵

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب صفحہ حکایت
	بیش کُنی مخالفت زیادت کند۔	مگر نفس کی خاطرداری جتنی تو زیادہ کرتا جاتا ہے اتنی ہی وہ تجھ سے مخالفت زیادہ کرتا ہے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۸۶	فرشتہ خوے شود آدمی بہ کم خوردن دگر خورد چو بہایم بیوفتد چو جماد	کم کھانے سے آدمی فرشتہ خصلت ہو جاتا ہے، اگر جانوروں کی طرح کھائے تو پتھر کے طرح پڑا رہے۔	باب ۷ ح ۱۹
۴۸۷	مراد ہر کہ براری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت مراد	جس کی مراد تو برلاتا ہے وہ تیرے حکم کا مطیع ہو جاتا ہے مگر نفس اس کے برعکس ہے کہ مراد پاتے ہی سرکشی کرتا ہے۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۴۸۸	کریماں را بدست اندر درم نیست خداوندانِ نعمت را کرم نیست	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں اور دولتمندوں کو بخشش کرنے کا خیال نہیں۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۸۹	مور گرد آورد بہ تابستاں تا فراغت بود زمستانش	چیونٹیاں گرمیوں میں سامان جمع کر لیتے ہیں تاکہ جاڑوں میں آرام کے	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام کتاب و حکایت
		ساتھ بسر کریں ۔	
	بیت	**بیت**	
۴۹۰	خداوند مکنت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل	جس کے پاس روزانہ خوراک مہیّا ہے ایسا شخص خدا کے عبادت میں مشغول رہتا ہے ۔ اور جس کے پاس نہیں ہے وہ پراگندہ دل ہوتا ہے ۔	باب ۲ ح ۱۹
	رباعی	**رباعی**	
۴۹۱	اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ روے طمع از خلق بپیچ ار مردی تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ	اے مثل ڈھول کے آواز دینے والے مگر اندر خالی جس وقت تو یہاں سے ملک عدم کی راہ لیگا اُس وقت توشہ بغیر کیا تدبیر کریگا اگر تجھ میں جوانمردی ہے تو دنیا سے طمع کا منہ پھیر دے ہزار دانوں کی تسبیح کا ہاتھ سے پھیرنا ہیچ ہے	ایضاً
	بیت	**بیت**	
۴۹۲	تشنگاں را نماید اندر خواب ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب	پیاسے کو خواب میں بھی کل دُنیا بہتے ہوئے پانی کا چشمہ دکھائی دیتی	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و باب
۴۹۳	هر که بطاعت از دیگران کمست و بنعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنی درویش ـ	جو شخص کہ خدا کی اطاعت میں دوسروں سے کم اور دولت میں سب سے بڑھا ہوا ہو ایسا شخص دیکھنے ہی میں تونگر ہے مگر درحقیقت مفلس ہے	باب ۱۹ح
	فرد	**فرد**	
۴۹۴	گر بے هنر بمال کند کبر بر حکیم کون خرش شمار اگر گاو عنبر است	اگر کوئی بے وقوف تونگر اپنے دولت کے غرور میں کسی عالم شخص کے ساتھ تکبر سے پیش آئے تو اُس کو گدھا ہی سمجھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہو ـ	؍؍
۴۹۵	سیم بخیل از خاک وقتے بر آید که وے در خاک رود ـ	بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مرجاتا ہے ـ	؍؍
	بیت	**بیت**	
۴۹۶	برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد	ایک شخص بڑی محنت و کوشش سے دولت جمع کرتا ہے اور دوسرا آکر بلا محنت و مشقت اُس کو اُڑا جاتا ہے ـ	؍؍
۴۹۷	محک بداند که زر چیست و گدا داند	پرکھنے والا ہی جانتا ہے کہ سونا کونسا ہے	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	کہ مسک کیست ۔	ہے فقیر ہی جیتا ہے بخیل کون ہے	
۴۹۸	اگر بہ ریگ بیابان دُر شود چشم گدایان پر نشود ۔	جنگل کے ریتی کا ایک ایک کنکر موتی ہو جائے تو بھی مفلسوں کی نظر نہ بھریگی ۔	باب ۳ ح ۱۹
	شعر	**شعر**	
۴۹۹	دیدۂ اہل طمع بہ نعمت دُنیا پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم	جس طرح کہ شبنم کے بوندوں سے چشمہ بھر نہیں سکتا اُسی طرح لالچی کی آنکھ کو کل دنیا کی نعمت بھی ملے تو بھی بھر نہیں سکتی ۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۰۰	سگے را گر کلوخے بر سر آید ز شادی بر جہد کاں استخوانیست	اگر کوئی شخص کتے کے سر پر ڈھیلا پھینکتا ہے تو وہ اُس کو ہڈی سمجھکر خوش ہوتا ہے ۔	؍؍
۵۰۱	وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست	اگر دو شخص کسی نعش کو کاندھے پر لیجاتے ہوں تو لالچی اور بھوکا آدمی سمجھتا ہے کہ خوان ہے ۔	؍؍
	شعر	**شعر**	
۵۰۲	چوں سگ درندہ گوشت یافت نپرسد کیں شتر صالح است یا خر دجال	جب درندے کتے کو گوشت ملجاتا ہے تو وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ما حصل	حوالہ نمبر صفحہ
		صالح (پیغمبر) کی اونٹنی کا (گوشت) ہے یا دجال کے گدھے کا۔	
	فرد	**فرد**	
۵۰۳	باگرسنگی قوت پرہیز نماند افلاس عنان از کف تقوی بستاند	بھوک سے عبادت کرنے کی قوت نہیں رہتی افلاس میں تقویٰ نہیں ہو سکتا	باب ۷ ح ۱۹
۵۰۴	ہر جا کہ گل است خار است و با خمر خمار است و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُرِ شہوار است نہنگ مردم خوار۔	جہاں پھول ہے وہاں کانٹا۔ جہاں شراب ہے، وہاں نشہ بھی ہوگا جہاں خزانہ ہوتا ہے سانپ ہوتا ہے جہاں بیش قیمت موتی ہوتے ہیں وہاں مردم خوار مگر بھی ہوتے ہیں	ایضاً
۵۰۵	لذتِ عیشِ دنیا را لدغہ اجل در پس و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش	عیش دنیا کی لذت کے ساتھ موت کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔ اور بہشت کے آسائشوں کے ساتھ تکلیفوں کے دیوار کا سامنا۔	ایضاً
	ازبیت	**ازبیت**	
	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند	خزانہ اور سانپ۔ پھول اور کانٹا راحت اور رنج ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔	ایضاً

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	نقل حکایت من کتاب
	بیت	**بیت**	
۵۰۶	اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے چو خرمہرہ بازار ازو پُر شدے	اگر ہر ایک اولہ موتی ہو جائے تو کوڑیوں کے طرح بازار موتیوں سے بھر جائیگا	باب ۳ ح ۱۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۰۷	مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش کہ تیرہ بختی اگر ہمبرین نسق مُردی	اے درویش! زمانہ کی گردش سے آزردہ ہو کر اس کی شکایت نہ کر کیونکہ اگر اُس حالت میں مرجائے گا تو قبر میں تیری بڑی بُری گت ہوگی۔	؍؍
۵۰۸	توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی	اے تونگر! اگر تیرے دل کے موافق تجھ میں دماغی اور جسمانی قوت موجود ہے تو تو اُس دولت سے فایدہ اُٹھا خیرات کر تاکہ دین و دنیا دونوں تجھکو حاصل ہوں۔	؍؍
	از نظم	**از نظم**	
۵۰۹	توانگران را وقف است نذر و مہمانی زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی	خدا کی راہ میں دنیا نذر دادکرنا مہمان نوازی کرنا اپنی آمدنی کا چالیسواں حصہ خیرات دینا۔ عید میں کا صدقہ دنیا۔	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		غلاموں کو آزاد کرنا قربانی کا جانور کعبہ شریف کو بھیجنا - قربانی کرنا - یہ امور تونگروں کے عین فرائض ہیں	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
	باب ہشتم در آداب صحبت	**آٹھواں باب** صحبت کے آداب کے بیان میں	
۵۱۰	مال از بہرِ آسایشِ عمر است نہ عمر از بہرِ گرد کردن مال۔	مال زندگی کو آرام سے بسر کرنے کے لئے ہے مگر زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں ہے	باب ۸ ح ۱
۵۱۱	نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مُرد و ہشت	نیکبخت وہ ہے جس نے کھایا پیا اور آئندہ کے لئے بویا۔ اور بدبخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا	؍؍
	بیت	**بیت**	
۵۱۲	مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد کہ عمر در سرِ تحصیل مال کرد و نخورد	اُس نالائق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھ جس نے اپنی ساری عمر مال کے جمع کرنے میں بسر کی اور خود کچھ نہ کھایا	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۱۳	آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد	جو شخص کہ اپنی دولت سے نیکی نہیں کماتا وہ آخر میں اُس دولت ہی کے	باب ۸ ح ۲

نمبر باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ نمبر
	خیال میں اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے		
باب ۸ ح ۳	اگر تو چاہتا ہے کہ دولتِ دنیا اور عاقبت سے فایدہ اٹھائے تو خلق اللہ پر ویسا ہی احسان کر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تجھپر احسان کیا ہے۔	خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقبیٰ با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد	۵۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
〃	خدا کا شکر کر کہ اُس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی اور اپنے فضل و مہربانی کے انعام سے تجھے محروم نہیں رکھا۔	شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت	۵۱۵
〃	یہ احسان نہ رکھ کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں بلکہ اُس کا احسان مان کہ اُس نے تجھے خدمت میں رکھا۔	منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت	۵۱۶
باب ۸ ح ۳	دو قسم کے لوگ بیفایدہ رنج اُٹھاتے ہیں اور بیفایدہ کوشش کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مال جمع کرتے ہیں اور نہیں کھاتے اور دوسرے وہ جو علم پڑھتے ہیں اور	دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفایدہ کردند۔ یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔	۵۱۷

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	رقم باب و حکایت
		اُس پر عمل نہیں کرتے ۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۱۸	علم چندانکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند	تو کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ پڑھا ہو جب تجھ میں عمل نہیں تو نادان ہی ہے ایسا شخص نہ محقق ہوتا ہے نہ دانا بلکہ مثل اُس چوپائے کے ہے جس پر چند کتابیں لدے ہوئے ہوں	باب ۸ ح ۳
۵۱۹	علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن ۔	علم محض شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کے نگہبانی کے لئے ہے ۔	باب ۸ ح ۴
	بیت	**بیت**	
۵۲۰	ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت	جس نے پارسائی اور علم اور زہد دکھلانے کے لئے صرف کیا۔ اُس نے گویا خرمن جمع کیا اور سب جلا دیا ۔	ایضاً
	پند	**پند**	
۵۲۱	عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست	باوجود عالم ہونے کے اپنے من مانے کام کرنے والا شخص مثل اندھے	باب ۸ ح ۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		مشعلچی کے ہے ۔	
	بیت	**بیت**	
۵۲۲	بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت چیزے نخرید و زر بینداخت	جس نے اپنی عمر بیفائدہ (کاموں میں) رائیگاں کر دی وہ ایسا ہے کہ روپیہ تو صرف کر دیا مگر خریدا کچھ نہیں	باب ۸ ح ۵
۵۲۳	ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد	ملک کی رونق عقلمندوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال کے درجہ پر پہنچتا ہے	باب ۸ ح ۶
۵۲۴	بادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں ازاں محتاج ترند کہ خردمنداں بہ قربت بادشاہاں ۔	عقلمند لوگ بادشاہوں کے قربت کے جتنے محتاج ہوتے ہیں بادشاہ اُس سے زیادہ عقلمندوں کی نصیحت کے محتاج ہیں ۔	" "
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۵۲۵	جز بخردمند مفرما عمل گرچہ عمل کار خردمند نیست	اگرچہ (ملازمت) عقلمندوں کا کام نہیں ہے تاہم عقلمند کے سوا کسی کو خدمات پر مامور نہ کر ۔	" "
۵۲۶	سہ چیز بے سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر قایم نہیں رہ سکتے ۔ مال بغیر	باب ۸ ح ۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	ملک بے سیاست۔	تجارت سے۔ علم بغیر بحث سے۔ اور ملک بغیر حکومت کے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۲۷	وقتے بلطف گوئے و مدارا و مردمی باشد کہ در کمند قبول آوری دلے	کبھی مہربانی اور خوش خلقی اور نرمی سے بھی بات کیا کر تو ممکن ہے کہ تو کسی کے دل کو قابو میں لا سکے۔	باب ۸ ح ۷
	وقتے بقہر گوئے کہ صد کوزۂ نبات گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے	کبھی غصہ بھی کیا کر (اسلئے کہ) مصری کے سو کوزے کبھی کبھی وہ کام نہیں دیتے جو اندرایں کا پھل کام دیتا ہے۔	
۵۲۸	رحم آوردن بر بداں ستم است بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور است بر درویشاں۔	بدوں پر رحم کرنا (گویا) نیکوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کے (قصور کو) معاف کرنا (گویا) مظلوموں پر ستم کرنا ہے۔	باب ۸ ح ۸
	بیت	**بیت**	
۵۲۹	خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی بدولت تو گنہ میکند بانبازی	جب تو بدکار کی جانبداری کریگا اور اس پر مہربان رہے گا تو وہ تیرے دولت کو شرکت کے نگاہ سے دیکھے گا۔	,,

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۵۳۰	به دوستی پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آواز خوش کودکاں که ایں بخیالے مبدل شود وآں بخوابے متغیر گردد۔	بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نکرنا چاہیئے اور نہ لڑکوں کی خوش آوازی پر کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خیال کے ساتھ بدل جائے گی اور یہ ایک خواب سے متغیر ہو جائے گی۔	باب ح ۹
۵۳۱	ہر آں سرّے که داری با دوست درمیاں منه اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که وقتے دشمن گردد۔	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہہ اگرچہ دوست خالص کیوں نہ ہو کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے۔	باب ح ۱۰
۵۳۲	ہرگز بدے که توانی بدشمن مرساں که باشد که روزے دوست گردد۔	جو بُرائی تو دشمن کو پہنچا سکتا ہے مت پہنچا کیونکہ ممکن ہے کہ کسی روز وہ دوست ہو جائے۔	٫٫
۵۳۳	رازے که نہاں خواہی با ہیچ کس مگوئے اگرچه دوست مخلص باشد که مر آں دوست را نیز دوستاں باشند	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نکہہ اگرچہ دوست کیوں نہ ہو کیونکہ اُس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔	٫٫

قطعہ

قطعہ

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
۵۳۴	خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش با کسے گفتن وگفتن کہ مگوئے	اپنے دل کی بات کسی سے کہکر اُس کو اُس کے اور کسی کو کہنے سے منع کرنا اس سے بہتر ہے کہ خاموش رہنا۔	باب ۸ ح ۱۰
۵۳۵	اے سلیم آب ز سرچشمہ ببند کہ چو پر شد نتواں بستن جوئے	اے سلیم چشمہ کے منہ ہی کو بند کر دے تاکہ پانی نہ آسکے کیونکہ جب وہ بھر جائے گا تو بند نہیں کیا جا سکے گا۔	
	فرد	فرد	
۵۳۶	سخنے در نہاں نباید گفت کہ بہر انجمن نشاید گفت	جو بات کہ مجلس میں کہنے کے لائق نہیں ہے۔ اُس کو پوشیدہ بھی نہیں کہنا چاہئے۔	
۵۳۷	دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جز ایں نیست کہ دشمن قوی گردد۔	جو کمزور دشمن کہ تابع ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اُس سے اُس کا مقصد بجز اِس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ قوی دشمن بنے	باب ۸ ح ۱۱
۵۳۸	ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند کہ آتش اندک را مہمل بگذارد	جو شخص کہ ادنی دشمن کو حقیر جانتا ہے وہ ایسا ہے کہ ذرا سی آگ کو	باب ۸ ح ۱۱

[illegible]	ترجمہ و ماحصل		اقوال	[illegible]
	(کچھ خیال نکر کے) سلگنے دیتا ہے۔			
	قطعہ		**قطعہ**	
باب ۵ ح ۱۱	جب بجھا سکتا ہے تو آج بجھا دے (کیونکہ) جب آگ بھڑک اُٹھیگی تو جہان کو جلا دے گی۔		امروز بکُش چو میتوان کشت کاتش چو بلند شد جہان سوخت	۵۳۹
"	جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے اُسے کمان کے کھینچنے تک مہلت نہ دے۔		مگذار کہ زہ کند کمان را دشمن کہ بہ تیر میتوان دوخت	۵۴۰
باب ۵ ح ۱۲	دو دشمنوں میں بات ایسی کہہ کہ اگر دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ نہو سکے		سخن در میان دو دشمن چنان گوی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی	۵۴۱
	مثنوی		**مثنوی**	
باب ۵ ح ۱۳	دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے (اور) چغلخور بدبخت لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔		میان دو کس جنگ چون آتش است سخن چین بدبخت ہیزم کش است	۵۴۲
"	یہ اور وہ (دونوں) پھر صلح کر لیں گے تو وہ (بیچ کا چغلخور) ان میں نادم اور شرمندہ رہے گا۔		کنند این و آن خوش دگر بارہ دل وے اندر میان کوربخت و خجل	
"	دو آدمیوں میں آگ لگانا سلگنے		[illegible] آتش افروختن	۵۴۳

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	نہ عقلمت خود درمیان سوختن	دشمنی پیدا کرنا) اور آپ اس میں جلنا دانائی نہیں ہے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۴۴	در سخن با دوستان آہستہ باش تا ندارد دشمن خونخوار گوش	دوستوں سے بھی آہستہ باتیں کر ایسا نہ ہو کہ خونخوار دشمن سنتا ہو	باب ۵ ح ۱۲
۵۴۵	پیش دیوار انچہ گوئی ہوشدار تا نباشد در پس دیوار گوش	دیوار کے نزدیک بھی جو کچھ کہنا ہو سوچ سمجھکر کہ ایسا نہو کہ دیوار کے پیچھے کوئی سنتا ہو	"
۵۴۶	ہرکہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزار دوستاں دارد ۔	جو شخص کہ دشمن سے صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے ۔	باب ۵ ح ۱۳
	بیت	**بیت**	
۵۴۷	بشوای خردمند ازاں دوست دست کہ با دشمنانت بود ہم نشست	اے دانشمند اس دوست سے ہاتھ دھو جو تیرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہے ۔	"
۵۴۸	چوں در امضاے کارے متردد باشی آں طرف اختیار کن کہ بے آزار تو برآید ۔	جب کسی کام کے کرنے میں تجھے پس و پیش ہو تو وہ پہلو اختیار کر جس سے تجھے اذیت	باب ۵ ح ۱۴

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		یا نقصان نہ پہنچے ۔	
	بیت	**بیت**	
۵۴۹	با مردم سہل گوے دشوار مگوے	نرمی اور عاجزی سے بات کرنے والوں کے ساتھ سخت کلامی نکر	باب ۸ ح ۱۴
۵۵۰	با آنکہ در صلح زند جنگ مجوے	جو شخص کہ صلح کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہی اُس سے نہ لڑ ۔	〃
۵۵۱	تا کار بزر بری آید جان در خطر افگندن نشاید ۔	جب تک کہ کام روپیہ سے نکلے جان کو خطرہ میں نہ ڈال ۔	〃
	بیت	**بیت**	
۵۵۲	چو دست از ہمہ حیلتے درگسست حلال است بردن بشمشیر دست	جب تمام تدبیروں سے ہاتھ رکجاوے تو اُس وقت تلوار پر ہاتھ لیجانا روا ہے ۔	〃
۵۵۳	بر عجز دشمن رحم مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید ۔	دشمن کے عاجزی پر رحم نکر اسلئے اگر وہ قابو پاجائے گا تو تیرے اوپر رحم نہیں کرے گا ۔	باب ۸ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	
۵۵۴	دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن ۔	جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنے موچھونپر تاو دیکر شیخی نمار	〃

[illegible]	ترجمہ ماحصل	اقوال	نمبر
باب ش ۱۵	ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہوتا ہے۔	مغزیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیراہن۔	۵۵۵
باب ش ۱۶	جو شخص کہ کسی بدکار کو مارتا ہے وہ خلقت کو ایک بڑی بلا سے چھوڑاتا ہے اور اُس کو خدا کے عذاب سے۔	ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلائی وے برہاند و وے را از عذاب خدائے۔	۵۵۶
	قطعہ	**قطعہ**	
رر	رحم کرنا اچھا ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگا۔	پسندیدست بخشایش ولیکن منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم	۵۵۷
رر	جس شخص نے کہ سانپ پر رحم کیا وہ یہ نہ سمجھا کہ (ایسا کرنا) اولاد آدم پر ظلم کرنا ہے۔	ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار کہ آں ظلمست بر فرزند آدم	۵۵۸
باب ش ۱۷	دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے لیکن سننا روا ہے تاکہ اس کے خلاف عمل کرے جو بہت اچھا ہے۔	نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آں کار کنی عین صوابست۔	۵۵۹
	مثنوی	**مثنوی**	
رر	جس کام کے کرنے کو دشمن	حذر کن زانچہ دشمن گوید "آں کن"	۵۶۰

حوالہ کتاب	ترجمہ و محل	اقوال	نمبر
	سے کہ افسوس سے تیرے پچھتا نہ ہو اُسکو افسوس کرنا اور نقصان اٹھانا پڑیگا	کہ بر زانو زنی دست تغابن	
	اگر وہ تجھے داہنی جانب کو سیدھا راستہ بتائے تو تو اسکے برخلاف چلنا اور بائیں ہاتھ کا راستہ لے۔	گرت راست سخن باید است چون تیر ازاں برگرد و راہ دست چپ گیر	
باب ح ۱۸	حد سے زیادہ غصہ وحشت پیدا کرتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی رعب و دہشت کھو دیتی ہے۔	خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد لطف بے وقت ہیبت ببرد۔	۵۶۱
ید	نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے لوگ بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی کر کہ دلیر بن جائیں	نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند۔ نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر	۵۶۲
	مثنوی	**مثنوی**	
ید	سختی اور نرمی ملی جلی اچھی ہے مثل فصاد کے کہ وہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔	درشتی و نرمی بہم در بہ است چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است	۵۶۳
ید	عقلمند آدمی سختی بہت نہیں کرتا نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹ جائے۔	درشتی نگیرد خردمند بیش نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش	۵۶۴
ید	نہ وہ اپنے کو بہت بڑھاتا ہے	نہ مر خویشتن را فزونی نہد	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	حوالہ
	نہ یکبار تن در مذلت دہد	نہ بالکل اپنے کو عاجز بھی بنا ڈالنا ہے۔	
۵۶۵	دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاہ بے حلم و زاہد بے علم ۔	دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بے حلم بادشاہ اور بے علم زاہد ۔	باب ۸ ح ۱۹
	بیت	**بیت**	
۵۶۶	بر سر ملک مباد آں ملکِ فرماندہ کہ خدا را نبود بندہ فرماں بردار	وہ بادشاہ ملک کا فرماں روا نہ ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو	؍؍
۵۶۷	بادشاہ را باید کہ خشم بر دشمناں تا حدے نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند۔ آتش خشم اول در خداوند خشم افتد۔ پس آنگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد ۔	بادشاہ کو چاہئے کہ رعایا پر غصہ اس حد تک کرے کہ دوستوں کو (اس پر) اعتماد رہے ۔ (کیونکہ) غصہ کی آگ پہلے غصہ ور لوگوں ہی میں سلگتی ہے اسکے بعد کہیں دشمن تک پہنچتی ہے یا نہیں بھی پہنچتی ۔	باب ۸ ح ۲۰
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۵۶۸	نشاید بنی آدم خاک زاد کہ در سر کند کبر و تندی و باد	خاک سے پیدا شدہ آدمی کو نچاہئے کہ دماغ میں غرور اور تیزی رکھے ۔	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب نمبر حکایت
۵۶۹	بیت بدخوے بدست دشمنے گرفتار کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیاید۔	بدخو آدمی ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے کہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کے عذاب کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتا۔	باب ۸ ح ۲۱
	بیت	**بیت**	
۵۷۰	اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخوے ز دست خوے بدِ خویش در بلا باشد	اگر بدخصلت آدمی بلا کی وجہ سے آسمان پر جائے تو بھی وہ اپنے بدخوئی کے ہاتھ سے بلا ہی میں مبتلا رہتا ہے۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۷۱	برو با دوستاں آسودہ بنشیں چو بینی در میانِ دشمناں جنگ وگر بینی کہ باہم یک زبانند کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ	جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو جا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔ اگر تو جانتا ہے کہ وہ آپس میں متفق ہیں تو کمان کو چلّہ چڑھا اور فصیل پر نشانہ لگا یعنے اپنی محافظت کر۔	باب ۸ ح ۲۲
۵۷۲	دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلہ	جب دشمن سب طرح سے	باب ۸ ح ۲۳

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب و حکایت
	دوستی بہ جنباند آنکہ بد دستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد۔	تھک جاتا ہے تو دوستی جتاتا ہے اور دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کر سکتا۔	
٥٧٣	سر مار بہ دست دشمن بکوب کہ از احدے الحسنیین خالی نباشد اگر دشمن غالب آمد مار کشتی وگرنہ از دشمن برستی۔	سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلوا تاکہ دو مصلحتوں میں سے ایک بھی خالی نہ جائے اگر دشمن غالب آگیا تو گویا تو نے سانپ کو مار ڈالا اگر سانپ غالب آیا تو دشمن سے نجات ملی۔	باب ۸ ح ۲۳
	بیت	**بیت**	
٥٧٤	بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف کہ مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت	لڑائی کے موقع میں کمزور دشمن سے بے خوف نہ رہو۔ کیونکہ جب وہ جان سے ناامید ہو جائیگا تو شیر کا مغز نکال لیگا	؍؍
٥٧٥	خبرے کہ دانی کہ دلے بیازارد تو خاموش باش۔ تا دیگرے بیارد	جس خبر کو تو جانتا ہے کہ اس سے کسی کے دل کو رنج پہنچے گا	باب ۸ ح ۲۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		تو خاموش رہ جب تک کہ کوئی اور شخص اُس کو بیان کرے۔	
	بیت	**بیت**	
۵۷۶	بلبلا مژدۂ بہار بیار خبر بد بہ بوم شوم گذار	اے بلبل تو بہار کی خوشخبری لا۔ بُری خبر اُلو کے لئے چھوڑ دے۔	باب ۵ ح ۲۴
۵۷۷	پادشاہ را بر خیانت کسے واقف مگردان مگر آنگہ کہ بر قبولِ کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاکِ خود میکوشی۔	بادشاہ کو کسی کے چوری سے آگاہ نکر مگر اُس وقت جبکہ بادشاہ کو تیری بات مان لینے کا تجھکو پورا پورا بھروسہ ہو ورنہ تو خود اپنے ہلاکت کا باعث ہوگا۔	باب ۵ ح ۲۵
	نظم	**نظم**	
۵۷۸	بسیج سخن گفتن آنگاہ کن چو دانی کہ در کار گیرد سخن کمالست در نفسِ انسان سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن	بات کرنے کا ارادہ اُس وقت کر جب تو جانے کہ بات کا اثر ہوگا بات ہی سے انسان کی بزرگی ہے اسلئے بات کرکے اپنی وقعت نہ کھو۔	ایضاً
۵۷۹	فریبِ دشمن مخور و غرورِ مداح مخر کہ این دامِ زرق نہادہ است و آن	دشمن کے فریب میں نہ آ خوشامد کرنے والوں کی جھوٹی تعریف کا	باب ۵ ح ۲۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	دامن طمع کشادہ ۔	گاہک نہ بن کیونکہ وہ تو مکر کا جال بچھایا ہے اور یہ طمع کا منہہ کھول دیتا ہے ۔	
۵۸۰	احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید ۔	احمق کو اپنی تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ مثل لاش کے ہے کہ ٹخنے میں سوراخ کرکے پھونکو تو پھول جاتی ہے ۔	باب ۳ ح ۲۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۸۱	الا تا نشنوی مدحِ سخن گوے کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد	خبردار کبھی شاعر کی تعریف نہ سن کیونکہ اس کو تجھ سے کچھ نفع حاصل کرنے کی امید رہتی ہے ۔	،،
	اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چنداں عیوبت بر شمارد	اگر تو کسی دن اس کی مراد پوری نکرے گا تو وہ تیرے دوسو (۲۰۰) سے زیادہ عیب گن دیگا ۔	،،
۵۸۲	متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد ۔	جب تک کہ بات کرنے والے کا عیب کوئی اور شخص ظاہر نہیں کرتا اس کی گفتگو درست نہیں ہوتی ۔	باب ۳ ح ۲۸
	بیت	**بیت**	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۵۸۳	مشو غرہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسینِ ناداں و پندار خویش	نادان کے سراہنے اور اپنے ذاتی سمجھ سے اپنے کلام کی خوبی پر نہ پھول۔	باب ۸ ح ۲۸
۵۸۴	ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔	سب کو اپنی عقل ٹھیک اور اپنا لڑکا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔	باب ۸ ح ۲۹
۵۸۵	دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مرداری بہم بسر نبرند۔	دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں مگر دو کتے ایک مردار کو مل جل کر نہیں کھا سکتے۔	باب ۸ ح ۳۰
۵۸۶	حریص بہ جہانے گرسنہ است و قانع بنانے سیر۔	لالچی دنیا بھر کا بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہو جاتا ہے	ید
۵۸۷	درویشی بہ قناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔	مال والی دولتمندی سے قناعت والی فقیری اچھی۔	ید
	بیت	**بیت**	
۵۸۸	رودۂ تنگ بیک گردۂ نان پُر گردد نعمت روئے زمیں پُر نکند دیدۂ تنگ	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے لیکن تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی نہیں بھر سکتی۔	ید
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۸۹	پدر چوں دور عمرش منقضی گشت	جب باپ کے عمر کا زمانہ پورا	ید

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	در ضمن حکایت باب
	مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت	ہو گیا تو اُس نے مجھے یہ ایک نصیحت کی اور مر گیا۔	
	کہ شہوت آتش ست ازوے بپرہیز بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز۔ در آن آتش نداری طاقت سوز بہ صبر آبے برین آتش زن امروز	شہوت آگ ہے اس سے بچ اپنے اوپر دوزخ کی آگ تیز نہ کر تو اُس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لا سکتا تو آج صبر کا پانی اُس آگ پر ڈال۔	
۵۹۰	ہر کہ در حال توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند	جو کوئی توانائی (مقدرت) کے حالت میں کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرتا وہ کمزوری (مفلسی) کے دن سختی اٹھاتا ہے۔	باب ۸ ح ۳۱
	بیت	**بیت**	
۵۹۱	بد اختر تر از مردم آزار نیست کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست	لوگوں کو ستانے والے سے بڑھ کر کوئی بدنصیب نہیں۔ کیونکہ تکلیف و مصیبت کے زمانہ میں کوئی اُس کا مددگار نہیں ہوتا۔	،،
۵۹۲	ہر چہ زود بر آید دیر نپاید۔	جو چیز جلد حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی۔	باب ۸ ح ۳۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۵۹۳	مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز	مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی روزی ڈھونڈھتا ہے۔ آدمی کا بچہ (تو اس وقت) عقل و تمیز کی خبر تک نہیں رکھتا۔	باب ۲ ح ۳۲
۵۹۴	آبگینہ ہمہ جا بینی ازاں قدرش نیست	کانچ کا ٹکڑہ ہر جگہ ملتا ہے اسلئے اس کی عزت نہیں۔	ایضاً
۵۹۵	لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز	لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اسی سبب سے اس کی قدر ہے	
۵۹۶	کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر درآید	صبر سے (بڑے بڑے) کام تکمیل پاتے ہیں اور جلد باز سر کے بل گرتا ہے۔	باب ۲ ح ۳۳
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۵۹۷	سمند باد پا از تک فرو ماند شتربان ہمچناں آہستہ می راند	تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے تھک کر رہجاتا ہے شتربان یکساں آہستہ آہستہ منزلیں طے کئے چلا جاتا ہے۔	ایضاً
۵۹۸	ناداں را بہ از خاموشی نیست	ناداں کے حق میں خاموش بیٹھنے	باب ۲ ح ۳۴

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	سے بہتر کوئی بات نہیں اگر وہ یہ مصلحت جانتا تو نادان نہ ہوتا	واگر ایں مصلحت بدانستی نادان نبودی	
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۸ ح ۳۴	جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا تو یہی بہتر ہے کہ اپنی زبان کو منہ میں روکے رکھے۔	چوں نداری کمال فضل آں بہ کہ زبان در دہان نگہداری	۵۹۹
	زبان ہی آدمی کو ذلیل اور خوار کر دیتی ہے (جیسے) جوز بے مغز کو اس کا ہلکا پن۔	آدمی را زبان فضیحہ کند جوز بے مغز را سبکساری	
	قطعہ	**قطعہ**	
؍؍	چوپائے تجھ سے بات چیت کرنا نہیں سیکھ سکیں گے۔ (مگر) تو چار پایوں ہی سے خاموشی سیکھ لے۔	نیاموزد بہایم از تو گفتار تو خاموشی بیاموز از بہائم	۶۰۰
	مثنوی	**مثنوی**	
؍؍	جو کوئی جواب کے دینے میں نہیں سوچتا اس کی بات اکثر درست نہیں ہوتی۔	ہر کہ تامل نہ کند در جواب بیشتر آید سخنش ناصواب	۶۰۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۶۰۲	یا سخن آرا سے چو مردم بہوش یا بنشیں ہمچو بہایم خموش	یا سمجھدار آدمیوں کی سی بات کر یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔	باب ث ح ۳۴
۶۰۳	ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔	جو شخص کہ بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے اس میں اچھی باتیں پیدا نہیں ہوتیں	باب ث ح ۳۶
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۰۴	گر نشیند فرشتۂ با دیو وحشت آموزد و خیانت و ریو	اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھے گا تو وحشت بد دیانتی اور فریب سیکھے گا۔	؍؍
۶۰۵	از بداں جز بدی نیاموزی نکند گرگ پوستیں دوزی	تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا۔ (جیسے) بھیڑیا پوستین نہیں سی سکتا۔	؍؍
۶۰۶	مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد۔	لوگوں کا چھپا ہوا عیب ظاہر نکر (کیونکہ) اس سے تو ان کو رسوا کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار۔	باب ث ح ۳۷
۶۰۷	ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند۔	جس شخص نے کہ علم پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے	باب ث ح ۳۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
		ہل تو چلایا مگر تخم نہیں بویا ۔	
۶۰۸	از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید ۔	بے دل آدمی سے اطاعت نہیں ہوتی اور خالی چھلکا قدر و قیمت کے لائق نہیں ہوتا ۔	باب ۸ ح ۳۸
۶۰۹	نہ ہر کہ در مجادلہ چست در معاملہ درست	جو شخص کہ لڑنے میں چالاک ہو (یہ ضرور نہیں) کہ وہ معاملہ کا بھی ٹھیک ہو ۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۶۱۰	بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چوں باز کنی مادر مادر باشد	بظاہر اوپر سے برقع اوڑھی ہوئی عورت (ممکن ہے) کہ برقع اتار ڈالنے کے بعد تجھکو کوئی بدشکل ضعیفہ نظر پڑے ۔	؍؍
۶۱۱	اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے ۔	اگر کل معمولی راتیں بھی شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہوتی	باب ۸ ح ۳۹
	بیت	**بیت**	
۶۱۲	گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے پس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے	اگر تمام پتھر بدخشاں کے لعل ہوتے تو لعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی ۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۶۱۳	نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرتِ زیبا در وست ۔	جس شخص کی صورت اچھی ہو (یہ ضرور نہیں ہے) کہ اُس کی خصلت بھی اچھی ہو ۔	باب ۸ ح ۴۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۱۴	تواں شناخت بیک روز در شمائل مرد کہ تا کجاش رسیدست پایگاہِ علوم	آدمی کے عادتوں سے ایک روز میں جان سکتے ہیں کہ اس کی لیاقت کہاں تک ہے ۔	رر
	ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم	مگر اُس کے باطن سے بے فکر نہ رہو اور فریفتہ نہ ہو ۔ اسلئے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی ۔	رر
۶۱۵	ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خود می ریزد ۔	جو شخص کہ بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون کرتا ہے ۔	باب ۸ ح ۴۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۱۶	زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی با قوچ	جب تو مینڈھے سے لڑے گا تو جلدی اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا ۔	رر
۶۱۷	پنجہ افگندن با شیر و مشت زدن با شمشیر کار خردمنداں نیست ۔	شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے ۔	باب ۸ ح ۴۲

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بیت	**بیت**	
۶۱۸	جنگ و زور آوری مکن با مست پیش سرپنجہ در بغل نہ دست	مست سے زور آوری اور لڑائی نکر زبردست کے سامنے اپنے ہاتھ کو چھپالے۔	باب ث ح ۴۱
۶۱۹	ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاکِ خویش	جو کمزور کہ زور آور کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔	باب ث ح ۴۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۲۰	سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں کہ رود با مبارزاں بقتال۔ سست بازو بجہل می فگند پنجہ با مرد آہنیں چنگال	نازک آدمی کی کیا طاقت ہے کہ بہادروں سے لڑنے جائے بودے آدمی کا طاقتور سے پنجہ لڑانا نادانی ہے۔	؍؍
۶۲۱	ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد۔	جو شخص کہ نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننا چاہتا ہے۔	باب ث ح ۴۴
	بیت	**بیت**	
۶۲۲	چوں نیاید نصیحت در گوشش اگرت سرزنش کنم خاموش	جب تو نصیحت نہیں سنتا تو چپ رہ اگر میں تجھے ملامت کروں	؍؍
۶۲۳	بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید	بے ہنر، ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے	باب ث ح ۴۵

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	رقم کتاب باب
	چنانکہ سگاں بازاری سگ صیدی را مشغلہ برآرند وپیش آمدن نیارند یعنے سفلہ چوں بہ ہنر با کسے نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔	جیساکہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو شور و غل مچاتے ہیں اور آگے نہیں آتے۔ کمینہ جب لیاقت سے کسی سے سر نہیں ہوتا تو بدذاتی سے اُس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۶۲۴	کند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال	نادان اور حاسد ہی پیٹھ پیچھے شکایت کرنے لگتا ہے اس لئے کہ مقابلہ پر اُس کی زبان خاموش ہوجاتی ہے۔	باب ۸ ح ۵۴
۶۲۵	اگر جور شکم نبودے ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام ننہادے	اگر بھوک کا تقاضا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچھاتا۔	باب ۸ ح ۶۴
۶۲۶	حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں تا سدرمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں	عقلمند لوگ ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں عابد آدھی بھوک رکھکر اور پرہیزگار جان بچانے کے موافق اور جوان اتنا کھاتے ہیں کہ اُن کے سامنے	باب ۸ ح ۷۴

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
	بہ خورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزی کس۔	سے برتن اٹھا و یا جائے۔ اور بوڑھے جب تک کہ کھاتے کھاتے پسینہ نہ آجائے۔ مگر بے وقوف اسقدر کھاتے ہیں کہ پیٹ میں سانس لینے کو جگہ نہیں رہتی اور دسترخوان پر کسی کو ایک دانہ نہیں بچتا۔	
	فرد	**فرد**	
۶۲۷	اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب شبے ز معدہ سنگے شبے ز دلتنگے	پیٹ کے قیدی کو نیند نہ آنے کے دو ہی راتیں ہوتے ہیں ایک تو اُس رات جب معدہ میں گرانی ہو دوسرے اُس شب میں جب بھوک لگی ہو۔	باب ۳ ح ۷۴
۶۲۸	مشورت با زنان تباہ است و سخاوت با مفسدان گناہ۔	عورتوں سے مشورہ کرنا گویا تباہ ہونا ہے اور مفسدوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے۔	باب ۳ ح ۸۴
	بیت	**بیت**	
۶۲۹	ترحم بر پلنگِ تیز دندان	تیز دانت والے تیندوے پر	

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	حوالہ
۶۳۰	ستمگاری بود بر گوسفنداں ہر کرا دشمن پیش ست گر نہ کُشد دشمن خویش ست ۔	رحم کرنا گو یا بکریوں پر ظلم کرنا ہے جس شخص کا دشمن سامنے ہو اُس کو وہ نہ مارے تو وہ آپ اپنا دشمن ہے ۔	باب ۸ ح ۹۴
	بیت	**بیت**	
۶۳۱	سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیرہ رائی بود قیاس و درنگ	پتھر ہاتھ میں اور پتھر پر سانپ ہو تو اُس کے مارنے میں سوچنا اور دیر کرنا عقلمندی کے خلاف ہے ۔	رر
۶۳۲	در کُشتن بندیاں تأمل اولیٰ تر ست بحکم آں کہ اختیار باقیست تواں کُشت و تواں بخشید اما اگر بے تأمل کُشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و مثل آں ممتنع باشد ۔	قیدیوں کے مارنے میں تأمل کرنا اچھا ہے اسلئے کہ اختیار باقی رہتا ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں ۔ لیکن اگر بے سوچے قتل کر دیے جائیں تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو ۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
٦٣٣	نیک سہلست زندہ بیجاں کرد کشتہ را باز زندہ نتواں کرد	جیتے کو مار ڈالنا آسان ہے مگر مارے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔	باب ۸ ح ۴۹
٦٣٤	شرط عقلست صبر تیر انداز کہ چو رفت از کماں نیاید باز	تیر انداز کو صبر کرنا ہی عقلمندی ہے اسلئے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو پلٹ کر نہیں آ سکتا۔	رر
٦٣٥	حکیمے کہ با جاہلی در افتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہلے بزباں آوری برحکیم غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند۔	جو عقلمند کہ کسی نادان یا جاہلوں سے جھگڑنا چاہیئے اُس کو اپنی عزت و آبرو کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ اگر نادان اپنی زبان کے زور سے عقلمند پر غالب آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتھر کے مثل ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔	باب ۸ ۵۰
	بیت	**بیت**	
٦٣٦	نہ عجب گر فرو رود نفسش عندلیبے غراب ہم قفسش	اگر بلبل کے ساتھ کوا پنجرے میں بند ہو تو عجب نہیں کہ بلبل کا دم نکلجائے۔	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر مطالب کتاب
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۳۷	گر ہنرمند ز اوباش جفائے بیند تا دل خویش نیازارد و درہم نشود	اگر کسی ہنرمند پر کوئی اوباش آدمی زیادتی کرے تو اس کو رنجیدہ اور برہم نہ ہونا چاہئے ۔	باب ۸ ح ۵۰
۶۳۸	سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زریں شکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود	اگر پتھر سونے کا پیالہ توڑ ڈالے تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور نہ سونے کی قیمت گھٹے گی ۔	ایضاً
۶۳۹	خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبۂ دہل بر نیاید و بوئے عنبر از گند سیر فرو ماند ۔	اگر کسی عقلمند کو کمینوں کے مجمع میں خاموش دیکھے تو تعجب مت کر کیونکہ طنبور کی آواز ڈھول کے آواز پر غالب نہیں آتی اور عنبر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے ۔	باب ۸ ح ۵۱
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۴۰	بلند آواز نادان گردن افراخت کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت نمیداند کہ آہنگ حجازی فرو ماند ز غرش بانگ طبل غازی ۔	نادان بلند آواز نے گردن بلند کی تاکہ دانا کو بے شرم کرے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ حجازی الاپ نٹ کے ڈھول کی آواز سے دب جاتی	ایضاً

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
۶۴۱	جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست وغبار اگر بر فلک رو وہماں خسیس	موتی اگر کیچڑ میں گر پڑے تو ویسا ہی نفیس ہے اور اگر گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ویسی ہی ناچیز ہے ۔	باب ث ح ۵۲
۶۴۲	استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نامستعد ضایع ۔	لائق شخص کا غیر تربیت یافتہ ہونا قابل افسوس ہے اور نالائق کو تربیت کرنا بے فائدہ	؍؍
۶۴۳	خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابرست	راکھ آگ سے پیدا ہوتی ہے جو ایک اعلیٰ عنصر ہے مگر خود اُس کے ذات میں کوئی صفت نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے ۔	؍؍
۶۴۴	قیمت شکر نہ از نے است کہ آں خاصیت وے است	شکر کی قیمت نیشکر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُس کے ذاتی جوہر کے سبب سے ہے ۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۴۵	چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش بیفزود	کنعان میں کوئی ذاتی جوہر نہ تھا ۔ اس لئے پیمبر زادہ ہونے	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		پر بھی اُس کی کچھ قدر نہیں ہوی	
۴۴۶	ہنر بنما اگر داری نہ گوہر گل از خارست و ابراہیمؑ از آزر	اگر تجھ میں ہنر ہے تو دکھا ذات کو نہ جتا گلاب کا پھول کانٹے سے پیدا ہوتا ہے اور ابراہیمؑ علیہ السلام آزر سے پیدا ہوئے تھے۔	باب ۸ ح ۵۲
۴۴۷	مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔	مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبو دے وہ نہیں جسے عطار بیان کرے۔	باب ۸ ح ۵۳
۴۴۸	دانا چون طبلۂ عطارست خاموش و ہنر نمائے۔ و نادان چو طبل غازیست بلند آواز میان تہی۔	عقلمند آدمی صندوقچۂ عطار کے طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرتا ہے اور نادان نٹ کے ڈھول کے مانند آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۴۹	عالم اندر میان جاہل را مثلے گفتہ اند صدیقان شاہدے در میان کوران است	جو عالم کہ جاہلوں میں ہو اُس کے متعلق سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے۔ کہ وہ مثل ایک	"

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و باب
	مصحفے درمیاں زندیقاں	معشوق کے سہے جو اندھوں میں سہے یا ایک قرآن ہے جو بتخانوں میں ہے۔	
۶۵۰	دوستے را کہ ہمہ عمر فراچنگ آرند نشاید کہ بیک دم بیازارند	جس شخص کو عمر بھر دوست بنا رکھا ہو اُس کو ایکدم رنجیدہ نکر دینا چاہیئے۔	باب ۸ ح ۴۵
	بیت	بیت	
۶۵۱	سنگے بچند سال شود لعل پارہ زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ	پتھر برسوں میں کہیں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے۔ ہرگز اُس کو دم بھر میں پتھر سے نہ توڑ۔	رر
۶۵۲	عقل در دست نفس چناں گرفتارست کہ مردِ عاجز در دست زن گریز۔	عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی پھنسی ہے جیسا کہ مرد عاجز حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں۔	باب ۸ ح ۵۵
	بیت	بیت	
۶۵۳	در خرمی برسرائے بہ بند کہ بانگِ زن از وے برآید بلند	اُس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر دے جس گھر سے عورت کی آواز بلند نکلے۔	رر
۶۵۴	رائے بے قوت مکر و فسونست	تدبیر بغیر زور کے مکر و فریب ہے	باب ۸ ح ۵۶

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	وقوت بے رائے جہل وجنوں۔	اور زور عقل کے بغیر جہالت اور دیوانہ پن۔	
	بیت	**بیت**	
۶۵۵	تمیز باید و تدبیر و رائے وانگہ ملک کہ ملک و دولتِ نادان سلیح جنگ خدا است	(پہلے) تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل چاہیئے پھر ملک۔ کیونکہ احمق کا ملک اور دولت اُس ہی سے لڑنے کے ہتیار ہیں۔	باب ۳ خ ۵۶
۶۵۶	جوانمردے کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ روزہ دارد و بنہد۔	جو سخی کہ آپ کھائے اور دوسروں کو دے وہ اُس عابد سے اچھا جو روزہ رکھے اور کھانا بچائے۔	،،
۶۵۷	ہر کہ ترکِ شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است۔	جس نے کہ ترک شہوت خلقت میں مقبول ہونے کے واسطے کی ہو وہ گویا شہوتِ حلال سے شہوتِ حرام میں پڑگیا۔	،،
	بیت	**بیت**	
۶۵۸	عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند	جو عابد کہ عبادتِ خدا کے لئے گوشہ نشین نہیں ہے وہ بیچارہ اندھیرے آئینہ میں کیا دیکھے گا۔	،،

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۶۵۹	اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد۔	تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا ہوجاتا ہے اور بوند بوند جمع ہوکر سیلاب بنجاتا ہے۔	باب ث ح ۵۷
۶۶۰	آنکہ دست قدرت ندارد و سنگ خوردہ نگہ دارد تا بوقت فرصت و مار از دماغ خصم برآرد۔	جو شخص کہ قوت نہیں رکھتا ہے وہ جس پتھر سے اُس نے مار کھائی تھی اُس کو رکھ چھوڑتا ہے تا کہ بروقت موقع دشمن سے بدلہ لے۔	رر
	بیت	**بیت**	
۶۶۱	اندک اندک بہم شود بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار	تھوڑا تھوڑا ہی بہت بنجاتا ہے ڈھیر کے اندر جو غلہ ہے وہ ایک ایک ہی دانہ ہے۔	رر
۶۶۲	عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہردو طرف را زیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہل آں مستحکم۔	عالم کو نہیں چاہئے کہ کمینہ کے ساتھ حلم سے کام لے کیونکہ اس سے دونوں کا نقصان ہے۔ اس کا (عالم کا) رعب گھٹ جاتا ہے اور اُس کی (کمینہ کی) جہالت اور پختہ ہوجاتی ہے۔	باب ث ح ۵۸

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و مطلب	حوالہ
	بیت	**بیت**	
۶۶۳	چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی فزون گرددش کبر و گردن کشی	جب تو کمینے کے ساتھ نرمی اور خوشی سے بولے گا۔ تو اس کا غرور اور تکبر بڑھتا ہے۔	باب ۸ ح ۵۸
۶۶۴	معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند است و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ شیطانست و خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیشتر شود۔	گناہ کسی سے سرزد ہو تا ہر شخص سے برا ہے اور عالموں سے تو بہت ہی برا ہے۔ اسلئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتیار ہے۔ جب ہتیار رکھنے والا قید کیا تو اسے زیادہ شرم آئے گی۔	باب ۸ ح ۵۹
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۶۵	عامی نادان پریشان روزگار بہ ز دانشمند ناپرہیزگار کان بنابینائی از راہ اوفتاد وین دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد	نادان جاہل پریشان حال عالم ناپرہیزگار سے اچھا ہے۔ اسلئے کہ وہ تو اندھے پن کے باعث راستہ سے بھٹکا اور یہ دو آنکھیں رکھکر بھی کنوئیں میں گر پڑا۔	ایضاً
۶۶۶	جان در حمایت یکدم است و دنیا	جان ایکدم کے محافظت میں ہے	باب ۸ ح ۶۰

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر شمار
	اور دنیا دو نیستیوں کے بیچ ہیں۔	وجود میانِ دو عدم۔	
〃	دین کو دنیا پیدا کرنے کیلئے مت بیچ اس لئے اس کو دنیا پیدا کرنیوالوں کے ہاتھ بیچنے والے گدھے ہیں۔	دین بدنیا مفروش۔ کہ دین بدنیا فروشاں خرند	۶۶۷
باب ۹ ح ۶۱	شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور بادشاہ مفلسوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔	شیطان با مخلصاں بر نہ آید و سلطان با مفلساں۔	۶۶۸
	نظم	نظم	
〃	بے نماز کو قرض مت دے اگرچہ اُس کا منہ مارے فاقوں کے کھلا ہوا کیوں نہ ہو اس لئے کہ جب وہ خدا کا فرض ہی ادا نہیں کرتا تو تیرے قرض کی فکر سے بھی اُسکو غم نہ ہوگا۔	وامش مدہ آنکہ بے نماز ست گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست کو فرض خدا نمی گزارد از قرض تو نیز غم ندارد	۶۶۹
باب ۹ ح ۶۲	جس کی زندگی ہی میں کسی نے اسکی روٹی نہ کھائی ہو اُس کے مرنے کے بعد کوئی اُس کا نام نہیں لیتا۔	ہر کہ در زندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند	۶۷۰

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	مثنوی	**مثنوی**	
٦٧١	آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست	جس کی زندگی آرام و آسائش میں گذری ہو وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہوتا ہے ۔	باب ۳ ح ٦٢
٦٧٢	حالِ درماندگاں کسے داند کہ باحوالِ خویشش در ماند	عاجزوں اور محتاجوں کا حال وہی جانتا ہے جس نے خود اسکا تجربہ اٹھایا ہو ۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
٦٧٣	اے کہ بر مرکب تازہ سواری ہشدار کہ خرِ خارکش مسکین در آب و گل ست	اے شخص جو تیز گھوڑے پر سوار ہے تو اس کا بھی خیال رکھ کہ غریب لکڑیاں اٹھانے والا گدھا کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے ۔	باب ۳ ح ٦٢
٦٧٤	آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ کانچہ از روزن او میگذرد دودِ دلست	غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ نہ مانگ اس واسطے کہ اس کے مکان کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ دل کا دھواں ہے	؍؍
٦٧٥	درویش ضعیف حال را در تنگی خشک سال مپرس کہ چونی ۔ اِلّا بشرط آنکہ	درویش تنگ دست سے قحط کی تکلیف میں یہ نہ پوچھ کہ کسطرح ہے	باب ۳ ح ٦٣

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	ہم بہ ریش نہی و درہم در پیش	مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر مرہم لگائے اور اس کے آگے روپیہ رکھدے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
٦٧٦	خرے کہ بینی وبارش بگل در افتادہ ز دل بر و شفقت کن ولے مرو بہ سرش	کسی گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا زمین پر گرا پائے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔ مگر اس کے پاس نہ جا	باب ث ح ٦٣
	کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد میاں ببند و چو مرداں بگیر دُنب خرش	جب تو چلا گیا اور دریافت کرلیا کہ وہ کس طرح گرا تو مردوں کی طرح کمر باندھ اور گدھے کے دم کو پکڑے (نکال لے)	”
٦٧٧	دو چیز مخالف عقل ست۔ خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مُردن پیش از وقت معلوم۔	دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں مقسوم سے بڑھکر رزق کا کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنا	باب ث ح ٦٤
	قطعہ	**قطعہ**	
٦٧٨	قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ بشکر یا بشکایت برآید از دہنے	کفر و شکایت کے ساتھ کتنے ہی آہ و نالے کسی کے منہ سے کیوں نہ نکلیں۔ قضا کبھی نہیں	باب ث ح ٦٤

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	باب و حکایت
		ٹل سکتی۔	
۶۷۹	فرشته که وکیل است بر خزائن باد چه غم خورد که بمیرد چراغ بیوه زنے	ہوا کے خزانے پر جو فرشتہ مقرر ہے اس کو کسی بیوہ عورت کے چراغ بجھ جانے کا غم کیا ہوگا۔	باب ب ح ۶۴
	قطعہ	قطعہ	
۶۸۰	جہد رزق ار کنی و گر نکنے برساند خدائے عز و جل	تو چاہے رزق کے لئے تلاش کرے یا نکرے خداوند کریم ضرور پہنچائیگا۔ اور۔	ب ح ۶۵
۶۸۱	ور روے در دہان شیر و پلنگ نخورندت مگر بروز اجل۔	اگر تو شیر اور چیتے کے منہ میں بھی جائیگا تو بھی وہ تجھے نہ کھائینگے مگر موت کے دن۔	باب ب ح ۶۵
	قطعہ	قطعہ	
۶۸۲	ہر کرا جاہ و دولت است و بدان خاطر خستہ در نخواہد یافت	جسکو دولت و ثروت حاصل ہے اور اس دولت سے وہ محتاج کی خبر نہ لیگا۔	باب ب ح ۶۶
	خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ بسرائے دگر نخواہد یافت	تو اسکو آگاہ کردے کہ عاقبت میں کوئی دولت و مرتبہ نہ پائیگا۔	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۶۸۳	حسود از نعمت حق بخیل است و بندہ بیگناہ را دشمن میدارد۔	حاسد خدا کی نعمت سے محروم اور بندۂ بیگناہ کا دشمن ہے	باب ۷ ح ۶۷
	قطعہ	قطعہ	
۶۸۴	الا تا نخواہی بلا بر حسود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست	خبردار تو ہرگز حاسد پہ بلا نازل ہونے کی خواہش نہ کر کیونکہ وہ بدبخت خود ہی حسد کی بلا میں پھنسا ہوا ہے	باب ۷ ح ۶۷
	چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست	کیا ضرور ہے کہ تو اُس کے ساتھ دشمنی کرے اس لئے کہ ایسا دشمن تو مخفی طور پر اس کے پیچھے لگا ہوا ہی ہے۔	"
۶۸۵	تلمیذ بے ارادت عاشق بے زر است و روندۂ بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے بر و زاہد بے علم خانۂ بے در	شاگرد بے اعتقاد (مثل) عاشق مفلس کے ہے۔ اور انجان راستہ چلنے والا (مثل) پرندۂ بے پر کے ہے۔ عالم بے عمل (مثل) درخت بے ثمر	باب ۸ ح ۶۸

	اقوال	ترجمہ و ماحصل	
		اور پرہیزگار بے علم (مثل) اس گھر کے ہے جس کا دروازہ نہ ہو	
	بیت	**بیت**	
۶۸۷	سرہنگِ لطیف خوئے دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار	نیک خصلت اور پیارا سپاہی مردم آزار فقیہ سے بہتر ہے۔	باب ۸ ح ۶۸
۶۸۸	مردم بے مروت زنست و عابد با طمع راہزن۔	بے مروت آدمی (مثل) عورت کے ہے۔ اور لالچی پرہیزگار مثل لٹیرے کے ہے۔	باب ۸ ح ۷۰
۶۸۹	دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید۔ تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ۔	دو شخصوں کی حسرت دل سے دور نہیں ہوتی اور ان کی اس حسرت اور نقصان کا پاؤں کیچڑ سے کبھی نہیں نکلتا۔ ایک تو اس بیوپاری کا جسکی کشتی ڈوبی ہوئی ہو۔ دوسرے اس وارث کا جو قلندروں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہو۔	باب ۸ ح ۷۱

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۹	پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد در میاں مالت سبیل	اگر تیرا مال اُن پر وقف نہ ہو تو فقیروں کے نزدیک تیرا خون جائز ہے۔	باب ۳ ح ۷۲
	یا مرو با یار ازرق پیرہن یا بکش بر خان ومان انگشت نیل	یا تو نیلا کپڑا پہننے والے دوست کے ساتھ نہ جا (اگر جاتا ہے) تو اپنے مال و دولت کو چھوڑ دے۔	
۶۹۱	خلعت سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خلقان خود ازاں بعزت تر	بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پُرانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے۔	باب ۳ ح ۷۲
۶۹۲	خوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خُردہ انبانِ خویش ازاں بلذت تر	اگرچہ امیروں کا دستر خوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے۔	باب ۳ ح ۷۳
	بیت	**بیت**	
۶۹۳	سرکہ از دست رنج خویش و ترہ	اپنی محنت سے پیدا کیا ہوا	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	بہتر از نانِ دو خدائے دیدہ	بہر کیف اپنی ساگ کے ٹکڑوں سے کہ جو کی دی ہوئی روٹی اور حلوے سے زیادہ اچھا ہے۔	
۶۹۳	خلاف راہ صواب است و عکس رائے اولو الالباب دارو گمان خوردن و راہ نادیدہ بے کاروان رفتن۔	ایسی دوا کا استعمال کرنا جس کی تاثیر معلوم نہ ہو اور جس راستے کو نہ دیکھا ہو بغیر قافلے کے اُس راستے سے جانا خلاف عقل اور عقلمندوں کی نسبت کے خلاف ہے۔	باب ۸ ح ۴۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۹۴	امید عافیت آنگہ بود موافق عقل کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی	صحت پانے کی امید اس صورت میں رکھنی چاہیے جب تو اپنی نبض کو کسی ایسے حکیم کو دکھائے جو تیرے مزاج سے واقف ہو۔	باب ۸ ح ۴۳
۶۹۵	بپرس ہر چہ ندانی کہ ذل پرسیدن دلیل راہ تو باشد بعز دانائی	جو بات تجھے معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ کیونکہ پوچھنے کی تکلیف اور شرمندگی ہی	〃

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ کتاب
		تیرے حق میں اچھی قابلیت حاصل کر لینے کے ذرائع ہوں گے	
۶۹۶	ہر آنچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آں تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیاں دارد۔	جس بات کے متعلق تجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی معلوم ہو جائیگی ایسی بات کے دریافت کرنے میں جلدی نکرو ورنہ وہ تیرے رعب سلطنت کو نقصان پہنچائے گی۔	باب ۸ ح ۴۴
۶۹۷	ہر کہ بابدان نشیند اگر طبیعت ایشان درو اثر نکند بفعل ایشان متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخراباتے رود بنماز کردن منسوب شود بخمر خوردن	جو شخص کہ بدوں کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ اگر اس میں عادت بد کا اثر نہ بھی ہوا ہو تو بھی صحبت کے وجہ سے بدنام ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے شراب خانہ میں جائے تو بھی شرابخواری کا دھبہ اس پر لگجاتا ہے۔	باب ۸ ح ۵۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۹۸	رقم بر خود بنادانی کشیدی کہ ناداں را بصحبت برگزیدی	اگر تو اپنی صحبت میں کسی بیوقوف کا رکھنا پسند کرے گا تو خود ہی	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حکایت باب
		اسے بیٹے پیر دانائی کا دقیقہ لگا لے گا	
۱۹۹	طلب کردم ز دانایان یکے پند مرا گفتند با نادان مپیوند اگر صاحب تمیزی خر نمائی وگر نادانی احمق تر نمائی	بے وقوفوں کی صحبت اختیار مت کر کیونکہ اگر تو اپنے زمانہ کا مشہور عالم بھی ہوگا تبھی اُن کی صحبت کے باعث بیوقوف ہی ظاہر ہوگا اگر تو بیوقوف ہے تو اور بھی زیادہ بیوقوف سمجھا جائیگا	باب ۸ ح ۷۵
	قطعہ	قطعہ	
۲۰۰	کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش وگر خلاف کند در دو چشمش افگن خاک	جو شخص تجھپر مہربانی کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کی خاک بن اگر وہ خلاف کرے تو تو اُس کے دونوں آنکھوں میں خاک ڈالدے	باب ۸ ح ۷۶
۲۰۱	سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی کہ زنگ خوردہ نگردد بہ نرم سوہان پاک	بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نکر کیونکہ زنگ کھائی ہوی چیز سوہن سے گھسنے کے سوائے صاف نہیں ہوتی۔	رر
۲۰۲	ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش بشناسند	جو شخص کہ اوروں کے باتوں میں اُس غرض سے دخیل ہوتا ہو کہ	باب ۸ ح ۷۷

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	مرجع حکایت
		اُن پر اپنے لیاقت کا اظہار کرے تو وہ لوگ اس کی جہالت البتہ معلوم کر لیتے ہیں ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰۳	ندہد مرد ہوشمند جواب مگر آنگہ کزو سوال کنند گرچہ بحق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند	عقلمند آدمی اُس وقت تک جواب نہیں دیتا جب تک کہ اُس سے سوال نکیا جائے اگر زیادہ باتیں کرنے والا حق پر ہو تو بھی اس کے دعوے پر لوگ زیادہ اعتبار نہیں کرتے	باب ۸ ح ۷۷
۷۰۴	ہر کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد ۔	خوب غور کر کے سوال نکرنے والے کو جواب سن سننے کے بعد رنج اٹھانا پڑتا ہے ۔	باب ۸ ح ۷۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰۵	تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب است باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی	جب تک عقل اس بات کی اجازت نہ دے کہ جواب کا دینا مناسب اور ضروری ہے اُس وقت تک منہ نکھولنا چاہیے	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۷۰۶	گر راست سخن گوئی و در بند بمانی به زانکه دروغت دہد از بند رہائی	جھوٹ بولکر قید سے مخلصی پانے سے سچ کہکر قید میں پڑا رہنا اچھا ہے۔	باب ش ح ۷۸
۷۰۷	دروغ گفتن بضربت لازم بماند که اگرچه جراحت درست شود نشان بماند۔	جھوٹ بولنا مثل ایک بھاری زخم لگانے کے ہے۔ زخم تو اچھا ہوجائے گا۔ لیکن نشان قایم رہجاتا ہے۔	باب ش ح ۷۹
	قطعہ	قطعہ	
۷۰۸	کسے را عادت بود راستی خطائے رود درگذارند ازو دگر نامور شد بقول دروغ دگر راست باور ندارند ازو	جس شخص کی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے اس سے اگر کوئی خطا بھی ہوجائے تو معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہوگیا تو اس کے سچی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔	؍؍ ؍؍
۷۰۹	سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس	انسان ناشکر گذار سے شکر گذار کتا اچھا ہے	باب ش ح ۸۰
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۰	سگے را لقمه ہرگز فراموش نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ	سو بار پتھر مارنے پر بھی ایکبار کی ڈالی ہوی روٹی کو کتا کبھی نہیں بھولتا	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	وگر عمرے نوازی سفلہ را بکمتر چیزے آید با تو در جنگ	لیکن کمینہ کے ساتھ اگر عمر بھر سلوک کیا گیا ہو تو وہ ایک ادنیٰ بات میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔	باب ۸ ح ۸۰
۷۱۱	از نفس پرور ہنرپروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید ۔	بالکل اپنے خواہشات کے ہی پورے کرنے کی فکر میں رہنے والے سے اچھے باتوں کی تحصیل نہیں ہوسکتی اور بے ہنر یا نالائق شخص افسری کے لائق نہیں ہوتا	باب ۸ ح ۸۱
	نظم	**نظم**	
۷۱۲	مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خسپ است بسیار خوار	زیادہ کھانے والے آدمی پر رحم نکر کیونکہ سوتا بہت ہے اور کھاتا بھی بہت ہے ۔	ایضاً
۷۱۳	چو گاوار ہمی بایدت فربہی چو خر تن بجور کساں در دہی	تجھے بیل کی طرح اگر موٹا ہونا منظور ہے تو اپنے جسم کو گدھے کی طرح تکلیف برداشت کرنے کے لئے لوگوں کے حوالہ کر ۔	ایضاً
۷۱۴	ہر کہ بتادیب دنیا راہِ صواب برنگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید ۔	جو شخص کہ آداب سکھلانے پر بھی بھلائی کا راستہ اختیار نہیں کرتا	باب ۸ ح ۸۲

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔		
	ترجمہ قطعہ	قطعہ	
باب ۸ ح ۸۶	جب پرندے کو جال میں پھنسا ہوا دیکھتا ہے تو دوسرا پرندہ دانہ کی طرف نہیں جاتا۔	نرود مرغ سوئے دانہ فراز چوں دگر مرغ بیند اندر بند	۷۱۵
ایضاً	اوروں کے مصیبتوں کو دیکھ کر عبرت لے تاکہ اور لوگ تجھ سے نصیحت حاصل کریں۔	پند گیر از مصائبِ دگراں تا نگیرند دیگراں ز تو پند	
	ترجمہ قطعہ	قطعہ	
باب ۸ ح ۸۸	جن پر خدا مہربان ہے ان کی اندھیری رات بھی مثل روز روشن کے چمکتی ہے۔	شبِ تاریک دوستانِ خدائے مے بتابد چو روزِ رخشندہ	۷۱۶
ایضاً	اور یہ خوش نصیبی طاقت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خدا نہ بخشے۔	ویں سعادت بزورِ بازو نیست تا نبخشد خدائے بخشندہ	۷۱۷
باب ۸ ح ۸۸	فقیر جس کا انجام اچھا ہو اس بادشاہ سے اچھا جس کی عاقبت	گدائے نیک انجام بہ از پادشاہِ بد فرجام	۷۱۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		خواب ہو	
	بیت	**بیت**	
۷۱۹	غمے کز پیش شادمانی بری / بہ از شادی کز پیش غم خوری	جس رنج کے بعد خوشی حاصل ہو وہ رنج اُس خوشی سے اچھا ہے جس کے بعد رنج ہو۔	باب ۸ ح ۸۸
۷۲۰	خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد۔	خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور اُن پر پردہ ڈال دیتا ہے اور پڑوسی دیکھتا نہیں اور شور مچاتا ہے	باب ۸ ح ۹۰
	بیت	**بیت**	
۷۲۱	نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے / کسے بحال خود از دست کس نیاسودے	خدا کی پناہ۔ اگر روئے زمین کے لوگ غیب داں ہوتے تو اُن کی ایذا رسانی سے کسی کو آرام و اطمینان نہ ہوتا۔	ایضاً
۷۲۲	زر از معدن بکان کندن بدر آید / و از دست بخیل بجان کندن	سونا معدن میں پتھر کے پھوڑنے سے باہر نکلتا ہے مگر بخیل کے پاس سے تو جانکندنی کے (مرتے وقت) نکلتا ہے۔	باب ۸ ح ۹۱ یعنی

بیت	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ترتیب
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۲۳	دونان نخورند و گوشش دارند گویند امید بہ کہ خوردہ روزے بینی بکام دشمن زر ماندہ و خاکسار مردہ	بخیل اپنے دولت سے حظ نہیں اٹھاتے بلکہ اس کو گاڑ کر یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کھا لینے سے اس کے تمنا میں رہنا ہی اچھا ہے مگر کسی دن تو دیکھے گا کہ دشمن کی خواہش کے موافق وہ شخص مرگیا اور اس کی دولت البتہ رہ گئی ۔	باب ۸ ح ۹۱
۷۲۴	ہر کہ بر زیر دستاں نبخشاید بجفائے زبردستاں گرفتار آید	جو شخص کہ زیردستوں پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتا ہے ۔	باب ۸ ح ۹۲
	مثنوی	**مثنوی**	
۷۲۵	نہ ہر بازو کہ در وے قوتے ہست بمردی عاجزاں را بشکند دست	جس بازو میں قوت ہے (یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ) وہ جوانمردی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ ہی ڈالے	ایضاً
۷۲۶	ضعیفاں را مہنہ بر دل گزندے کہ درمانی بجور زورمندے	کمزوروں کا دل رنجیدہ نکرو رنہ تو بھی کبھی زورمند کے ظلم سے	ایضاً

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
		عاجز ہو جائے گا۔	
۷۲۷	عاقل چو خلاف درمیان آمد بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت برکنارست و اینجا حلاوت درمیان۔	عقلمند آدمی کسی مقام پر فساد یا نزاع دیکھتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے اور جب کسی مقام پر صلح دیکھتا ہے تو وہاں ٹھیر جاتا ہے اور مقام کرتا ہے اس لئے کہ پہلے موقع سے علحدہ ہو جانا ہی باعث سلامتی ہے اور دوسرے موقع پر ٹھیرنا باعث آرام ہوتا ہے۔	باب ث ح ۹۴
	از قطعہ	از قطعہ	
۷۲۸	بداں را نیک دار اے مرد ہوشیار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزاند	اے عقلمند۔ بدوں پر مہربانی کی نظر رکھ اس لئے کہ اچھے لوگ تو خود ہی اچھے کہلانے کے مستحق ہیں۔	باب ث ح ۹۶
	بیت	بیت	
۷۲۹	آنکہ خط آفرید و روزی سخت یا فضیلت ہمی دہد یا بخت	جس نے خوش اقبالی اور بدنصیبی پیدا کی ہے۔ وہی پروردگار فضیلت علم بخشتا ہے یا بد نصیب	باب ث ح ۹۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		بناتا ہے۔	
۷۳۰	نصیحت بادشاہان سلم کسے را کہ بیم سرندارد و امید زر	جس شخص کو اپنے جان کا خوف یا دولت پیدا کرنے کی تمنا نہیں ہوتی ایسا ہی شخص بادشاہوں کو نصیحت کرنے کے شایاں ہے۔	باب ۸ ح ۹۸
	مثنوی	**مثنوی**	
۷۳۱	موحد چہ در پائے ریزی زرش چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش	خدا پر سچا اور پورا عقیدہ رکھنے والے کو مال و دولت دو یا شمشیر اس کے گردن پر رکھو اس کو دونوں یکساں ہیں۔	ریر
	امید و ہراسش نباشد زکس بر اینست بنیاد توحید و بس	اس لئے کہ اس کو نہ کسی کا خوف ہے نہ کسی سے امید اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس	
۷۳۲	شاہ از بہر دفع ستمگاران ست و شحنہ برائے خونخواران و قاضی مصلحت جوئے طراران۔	ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بادشاہ گشت و خون کرنے والوں کا بندوبست رکھنے کے لئے کوتوال۔ پوٹلی بازوں اور چوروں کی تنبیہ کیلئے	باب ۸ ح ۹۹

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	قطعہ	قاضی مقرر ہیں قطعہ	
۷۳۳	چو حق معائنہ دانی کہ می بباید داد بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی	جب یہ معلوم ہے کہ انصافاً تجھکو کوئی شے دینا واجب ہے تو اس شے کا بلا کسی فساد برپا کرنے اور رنج اٹھانے کے خوشی سے دیدینا ہی بہتر ہے ۔	باب ش ح ۹۹
۷۳۴	خراج اگر نگذارد کسے بطیب نفس بقہر ازو بستانند و مزد سرہنگی	اگر کوئی شخص خوشی سے خراج ادا نہیں کرتا تو خراج کا وصول کرنیوالا افسر کو معہ اپنی سزاولی کی رقم کے وصول کر لیتا ہے ۔	″
۷۳۵	ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی	عام لوگوں کے دانت تو ترشی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے دانت شیرینی سے ۔	باب ش ح ۱۰۰
	بیت	بیت	
۷۳۶	قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار ثابت کند از بہر تو دہ خربزہ زار	جو قاضی کہ پانچ ککڑیاں رشوت میں کھا لے گا وہ خربزے کے دس کھیت پر تیرا دعوی ثابت کر دیگا ۔	″

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۷۳۷	قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری	عمر رسیدہ بڑھیا بدرفتاری سے اور کوتوال معزول مردم آزاری سے توبہ نکرے گا تو کیا کرے گا۔	باب ۸ ح ۱۰۱
	بیت	بیت	
۷۳۸	جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخواست	جوان عمر آدمی خدا کے راہ پر گوشہ نشینی اختیار کرے تو وہ جوانمرد ہے اس لئے کہ بوڑھا آدمی خود ہی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا۔	ر ر
	بیت	بیت	
۷۳۹	جوانے سخت مے باید کہ از شہوت بپرہیزد کہ پیر سست رغبت را خود آلت بر نمی خیزد	طاقتور جوان آدمی کو چاہئے کہ شہوت پرہیز کرے کیونکہ خواہشات سے بچے ہوئے بوڑھے کو تو اصل ہی میں خواہش نہیں ہوتی	ر ر
	از قطعہ	از قطعہ	
۷۴۰	گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد	اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت مانند سخی بن۔ اگر تجھ سے نہیں ہو سکتا تو سرو کی طرح آزاد رہ۔	باب ۸ ۱۰۲
۷۴۱	دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکہ داشت و نخورد۔ و دیگر آنکہ دانست و نکرد	دو شخص مرتے وقت بے فائدہ رنج اٹھاتے ہیں ایک وہ جس نے	باب ۸ ح ۱۰۳

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	دولت جمع کر کے اُس سے کچھ حظ نہیں اُٹھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے علم پڑھ کر اُس پر عمل نکیا۔		
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۸ ح ۱۰۳	ہر شخص بخیل فاضل کے عیوب کے بیان کرنے میں کوشش کرتا ہے۔	کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ نہ در عیب گفتنش کوشد	۷۳۲
	اور اگر کسی سخی میں دو سو عیب بھی ہوں تو اُس کی سخاوت اُس کے اُن عیوب کو ڈھانپ دیتی ہے۔	ور کریمے دو صد گنہ دارد کرمش عیبہا فرو پوشد	۷۳۳

تمت تمت

داخلہ نمبر	۱۲۶۳۲
فن نمبر	۱۳ ف
کتاب نمبر	۹د

قابل قدر کتابیں

مولفہ مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب

۱- **تاریخ بستان آصفیہ** جس میں سلطنت نظام کے متعلق بعض ایسے معلومات ملیں گے جو کسی اور تاریخ میں تلاش کرنے سے بھی نہ مل سکیں۔ قیمت [illegible]

۲- **چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر** ۔ ۱ ۔ ۱۰ انچ عمری ۱ ... ۱۰/

۳- **دستور حکمرانی** ۔ یعنی ہندوستان قدیم کے مشہور جنرل اور مدبر بھیشم پتاما و یارجی مہاراج کے اُن سیاسی نکات کا مجموعہ جن کی تلقین انہوں نے راجہ یدھشٹر کو کی تھی۔ ۔ ۔ ۱۲/

مولفہ سنت راؤ صاحب مددگار خزانہ عامرہ سرکار عالی

۱- **نصائح چانکیہ** ۔ چانکیہ نامی سنسکرت کا ایک مستند عالم جو ڈیڑھ ہزار سال قبل راجہ چندرگپت کے زمانہ میں ہو گزرا ہے اُسکے حکیمانہ اور سبق آموز مواعظ کا مجموعہ جسکا ترجمہ مرہٹی زبان سے اردو میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

۲- **مقالات سعدی** ۔ گلستان کے اُن فقرات اور اشعار کا مجموعہ جو بطور ضرب المثل زبان زد خاص و عام اور واجب العمل ہیں۔ یہ کتاب مضامین ذیل پر مشتمل ہے:-

(۱) سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ شیرازی (۲) مضمون وجہ تسمیہ کتاب گلستان بہشت دیباچہ (۳) رسالہ حکایات (۴) فہرست اقوال بترتیب حروف تہجی (۵) اقوال مع ترجمہ با محاورہ۔ قیمت ۸/

کتب موصوفہ بالا ذیل کے پتہ پر نقد قیمت یا بذریعہ وی پی روانہ کیجا سکتے ہیں بیرونجات کیلئے محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

محمد عبدالرحیم ۔ روبروے مسجد مومنان محلہ حسینی علم حیدرآباد دکن